كنز المطالب

في

مناقب علي بن أبي طالب رضي الله عنه

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

منہاج القرآن پبلیکیشنز

كنز المطالب في مناقب علي بن أبي طالب رضي الله عنه

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

''حضرت صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ صبح کے وقت اس حال میں باہر تشریف لائے کہ آپ ﷺ نے ایک چادر اوڑھ رکھی تھی جس پر سیاہ اُون سے کجاووں کے نقش بنے ہوئے تھے۔ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما آئے تو آپ ﷺ نے اُنہیں اُس چادر میں داخل کر لیا، پھر حضرت حسین ؓ آئے اور ان کے ساتھ چادر میں داخل ہو گئے، پھر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں تو آپ ﷺ نے انہیں بھی چادر میں داخل کر لیا، پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ آئے تو آپ ﷺ نے انہیں بھی چادر میں داخل فرما لیا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت مبارکہ پڑھی: ''اے اہلِ بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دُور کر دے اور تمہیں خوب پاک و صاف کر دے۔''

''حضرت براء بن عازب ؓ سے روایت ہے ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر پر تھے، (راستے میں) ہم نے غدیر خم میں قیام کیا۔ وہاں ندا دی گئی کہ نماز کھڑی ہو گئی ہے اور حضور نبی اکرم ﷺ کے لئے دو درختوں کے نیچے صفائی کی گئی، پس آپ ﷺ نے نمازِ ظہر ادا کی اور حضرت علی ؓ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: کیا تمہیں معلوم نہیں کہ میں مومنوں کی جانوں سے بھی قریب تر ہوں؟ انہوں نے کہا: کیوں نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم نہیں کہ میں ہر مومن کی جان سے بھی قریب تر ہوں؟ انہوں نے کہا: کیوں نہیں! راوی کہتا ہے کہ پھر آپ ﷺ نے حضرت علی ؓ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: ''جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔ اے اللہ! اُسے تو دوست رکھ جو اِسے (علی کو) دوست رکھے اور اُس سے عداوت رکھ جو اِس سے عداوت رکھے۔'' راوی کہتا ہے کہ اس کے بعد حضرت عمر ؓ نے حضرت علی ؓ سے ملاقات کی اور اُن سے کہا: ''اے ابن ابی طالب! مبارک ہو، آپ صبح و شام (یعنی ہمیشہ کے لئے) ہر مومن و مومنہ کے مولا بن گئے۔''

منہاج القرآن پبلیکیشنز

Presented by www.ziaraat.com

جنابِ سید نذر عباس
کیلئے
از
سید حسن سجاد

كَنْزُ الْمَطَالِبِ

فِي

مَنَاقِبِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِب

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

ترتیب و تدوین :

محمد علی قادری، فیض اللہ بغدادی (منہاجینز)

منہاجُ القرآن پبلیکیشنز

365-ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون: 5168514، 3-5169111

یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، فون: 7237695

www.Minhaj.org - www.Minhaj.biz

Presented by www.ziaraat.com

حکومتِ پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر ایس او (پی۔ا) ۴-۱/ ۸۰ پی آئی وی، مؤرخہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء؛ حکومت بلوچستان کی چٹھی نمبر ۸۷-۴-۲۰ جنرل و ایم ۴/ ۹۷۰-۳-۷، مؤرخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۷ء؛ حکومت شمال مغربی سرحدی صوبہ کی چٹھی نمبر ۴۴۴۱-۶۷ این۔ا/ اے ڈی (لائبریری)، مؤرخہ ۲۰ اگست ۱۹۸۶ء؛ اور حکومتِ آزاد ریاست جموں و کشمیر کی چٹھی نمبر س ت انتظامیہ ۶۳-۸۰۶۱/ ۹۲، مؤرخہ ۲ جون ۱۹۹۲ء کے تحت ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصنیف کردہ کتب تمام سکولز اور کالجز کی لائبریریوں کے لئے منظور شدہ ہیں۔

فہرس

الرقم	المحتويات	الصفحة
۱	بَابٌ فِيْ كَوْنِه ﷺ أَوَّل مَنْ أَسْلم و صَلَّى ٭ قبول اسلام میں اول اور نماز پڑھنے میں اول٭	۹
۲	بَابٌ فِي إِخْتِصَاصِ زِوَاجِهِ ﷺ بِسَيِّدَةِ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّة ٭ سیدۂ کائنات فاطمۃ الزہراء سے شادی کا اعزاز پانے والے٭	۱۷
۳	بَابٌ فِي كَوْنِهِ ﷺ مِنْ أَهْلِ الْبَيْت ٭ علی المرتضٰی ﷺ اہلِ بیت میں سے ہیں٭	۲۱
۴	بَابٌ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ ٭ فرمانِ مصطفٰی ﷺ: جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے٭	۲۷
۵	بَابٌ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: عَلِيٌّ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِي ٭ حضور نبی اکرم ﷺ کا فرمان: میرے بعد علی ہر مومن کا ولی ہے٭	۶۲
۶	بَابٌ فِي قَوْلِ سَيِّدِنَا أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ و سَيِّدِنا عُمَرَ بْنِ الْخطَّاب ﷺ: عَلِيٌّ مَوْلَايَ وَ مَوْلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ ٭ فرمان صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ عنہما: علی ﷺ میرے اور تمام مومنین کے مولا ہیں٭	۶۸
۷	بَابٌ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: عَلِيٌّ مِنِّيْ وَ أَنَا مِنْهُ ٭ فرمانِ مصطفٰی ﷺ: علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں٭	۷۳

Presented by www.ziaraat.com

الصفحة	المحتويات	الرقم
۷۸	بَابٌ فِي إِخْتِصَاصِهِ بِأَنَّهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسَى علی المرتضیٰ حضور نبی اکرم ﷺ کے لئے ایسے ہیں جیسے حضرت ہارون حضرت موسیٰ کے لئے	۸
۸۴	بَابٌ فِي قُرْبِهِ وَ مَكَانَتِهِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ علی المرتضیٰ کا حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں قرب اور مقام و مرتبہ	۹
۹۵	بَابٌ فِي كَوْنِهِ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَى اللهِ وَ رَسُوْلِهِ ﷺ لوگوں میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے سب سے زیادہ محبوب	۱۰
۱۰۱	بَابٌ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: مَنْ أَحَبَّ عَلِيًا فَقَدْ أَحَبَّنِي وَمَنْ أَبْغَضَ عَلِيًا فَقَدْ أَبْغَضَنِي حبِ علی حبِ مصطفیٰ ﷺ ہے اور بغضِ علی بغضِ مصطفیٰ ﷺ ہے	۱۱
۱۰۹	بَابٌ فِي كَوْنِ حُبِّهِ عَلَامَةَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ بُغْضِهِ عَلَامَةَ الْمُنَافِقِيْنَ حبِ علی علامتِ ایمان ہے اور بغضِ علی علامتِ نفاق ہے	۱۲
۱۱۳	بَابٌ فِي تَلْقِيْبِ النَّبِيِّ ﷺ إِيَّاهُ بِأَبِي تُرَابٍ وَ سَيِّدِ الْعَرَبِ ابوتراب اور سید العرب کے مصطفوی القاب	۱۳

الصفحة	المحتويات	الرقم
۱۱۹	بَابٌ فِي كَوْنِهِ فَاتِحاً لِخَيْبَرَ وَ صَاحِبَ لِوَاءِ النَّبِيِّ ﷺ آپ کا فاتحِ خیبر اور علمبردارِ مصطفیٰ ﷺ ہونا	۱۴
۱۳۵	بَابٌ فِي أَمْرِ النَّبِيِّ بِسَدِّ الْأَبْوَابِ إِلَّا بَابَ عَلِيٍّ مسجدِ نبوی ﷺ میں بابِ علی کے سوا باقی سب دروازوں کا بند کروا دیا جانا	۱۵
۱۳۹	بَابٌ فِي مَكَانَتِهِ الْعِلْمِيَّةِ آپ کا علمی مقام و مرتبہ	۱۶
۱۴۲	بَابٌ فِي كَوْنِهِ أَقْضَى الصَّحَابَةِ صحابہ کرام میں سب سے بہتر فیصلہ کرنے والے	۱۷
۱۴۵	بَابٌ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: اَلنَّظْرُ إِلَى وَجْهِ عَلِيٍّ عِبَادَةٌ فرمانِ نبوی ﷺ: علی کے چہرے کو دیکھنا عبادت ہے	۱۸
۱۴۹	بَابٌ فِي تَشَرُّفِهِ بِتَغْسِيْلِ النَّبِيِّ ﷺ حضور نبی اکرم ﷺ کے غسل کے لئے آپ کا انتخاب	۱۹
۱۵۱	بَابٌ فِي إِعْلَامِ النَّبِيِّ ﷺ إِيَّاهُ بِاسْتِشْهَادِهِ حضور نبی اکرم ﷺ کا آپ کو شہادت کی خبر دینا	۲۰
۱۵۷	بَابٌ فِي جَامِعِ صِفَاتِهِ آپ کی جامع صفات کا بیان	۲۱
۱۶۳	ماخذ و مراجع	❀

Presented by www.ziaraat.com

(١) بَابٌ فِيْ كَوْنِهِ رضي الله عنه أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ وَ صَلَّى

﴿قبولِ اسلام میں اوّل اور نماز پڑھنے میں اوّل﴾

١۔ عَنْ أَبِيْ حَمْزَةَ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ يَقُوْلُ: أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ عَلِيٌّ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

''ایک انصاری شخص ابوحمزہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ ایمان لائے۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔''

٢۔ فِيْ رِوَايَةٍ عَنْهُ أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ رَوَاهُ أَحْمَدُ.

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔

الحديث رقم١: أخرجه الترمذى فى الجامع الصحيح، ابواب المناقب، باب مناقب على، ٥/٦٤٢، الحديث رقم: ٣٧٣٥، و الطبراني في المعجم الكبير، ١١/٤٠٦، الحديث رقم: ١٢١٥١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٠٢۔

الحديث رقم ٢: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ٤ / ٣٦٧، و الحاكم في المستدرك، ٣/٤٤٧، الحديث رقم: ٤٦٦٣، و ابن أبي شيبة في ←

Presented by www.ziaraat.com

"حضور نبی اکرم ﷺ پر سب سے پہلے اسلام لانے والے حضرت علی ؓ ہیں۔ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔"

٣۔ **عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،** قَالَ بُعِثَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَصَلَّى عَلِيٌّ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

"حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ پیر کے دن حضور نبی اکرم ﷺ کی بعثت ہوئی اور منگل کے دن حضرت علی ؓ نے نماز پڑھی۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔"

٤۔ **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** قَالَ: أَوَّلُ مَنْ صَلَّى عَلِيٌّ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَ قَالَ قَدِ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ هَذَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ: أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ أَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ عَلِيٌّ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ: أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ الرِّجَالِ أَبُوْبَكْرٍ، وَأَسْلَمَ عَلِيٌّ وَهُوَ غُلَامٌ ابْنُ ثَمَانِ سِنِيْنَ، وَأَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ النِّسَاءِ خَدِيْجَةُ.

"حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں

المصنف، ٦/٣٧١، الحديث رقم: ٣٢١٠٦، و الطبراني في المعجم اكبير، ٢٢/٤٥٢، الحديث رقم: ١١٠٢.

الحديث رقم٣: أخرجه الترمذی فی الجامع الصحيح، ابواب المناقب، باب مناقب علی بن أبي طالب، ٥/٦٤٠، الحديث رقم: ٣٧٢٨، و الحاكم فی المستدرك علی الصحيحين، ٣/١٢١، الحديث رقم: ٤٥٨٧، و المناوي في فيض القدير، ٤/٣٥٥.

الحديث رقم٤: أخرجه الترمذی فی الجامع الصحيح، ابواب المناقب، باب مناقب علی، ٥/٦٤٢، الحديث رقم: ٣٧٣٤.

سب سے پہلے حضرت علی ؓ نے نماز پڑھی۔ اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ اس کے بارے میں اہل علم کا اختلاف ہے۔ بعض نے کہا: سب سے پہلے ابو بکر صدیق ؓ اسلام لائے اور بعض نے کہا: سب سے پہلے حضرت علی ؓ اسلام لائے جبکہ بعض محدثین کا کہنا ہے کہ مردوں میں سب سے پہلے اسلام لانے والے حضرت ابوبکر ؓ ہیں اور بچوں میں سب سے پہلے اسلام لانے والے حضرت علی ؓ ہیں کیونکہ وہ آٹھ برس کی عمر میں اسلام لائے اور عورتوں میں سب سے پہلے مشرف بہ اسلام ہونے والی حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا ہیں۔"

٥۔ **عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** فِيْ رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ مِنْهَا عَنْهُ قَالَ: وَ كَانَ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ النَّاسِ بَعْدَ خَدِيْجَةَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

"حضرت عمرو بن میمون ؓ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک طویل حدیث میں روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا: حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد حضرت علی ؓ لوگوں میں سب سے پہلے اسلام لائے۔ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔"

٦۔ **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** قَالَ: أَوَّلُ مَنْ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، بَعْدَ خَدِيْجَةَ، عَلِيٌّ، وَ قَالَ مَرَّةً: أَسْلَمَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

"حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سب سے پہلے

الحديث رقم٥: أخرجه احمد بن حنبل فی المسند، ١/٣٣٠، الحديث رقم: ٣٠٦٢، و ابن ابي عاصم في السنة، ٢/٦٠٣، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١١٩، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٣/٢١.

الحديث رقم٦: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ١/٣٧٣، الحديث رقم: ٣٥٤٢، و الطيالسي في المسند، ١/٣٦٠، الحديث رقم: ٢٧٥٣.

Presented by www.ziaraat.com

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد جس شخص نے حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نماز ادا کی وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں اور ایک دفعہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد سب سے پہلے جو شخص اسلام لایا وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں۔ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔''

٧۔ **عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ إِيَاسِ بْنِ عَفِيْفٍ الْكِنْدِيِّ** عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: كُنْتُ امْرَءً ا تَاجِرًا، فَقَدِمْتُ الْحَجَّ فَأَتَيْتُ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لِأَبْتَاعَ مِنْهُ بَعْضَ التِّجَارَةِ وَ كَانَ امْرَءً ا تَاجِرًا، فَوَاللهِ إِنِّي لَعِنْدَهُ بِمِنًى، إِذْ خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ خِبَاءٍ قَرِيْبٍ مِنْهُ فَنَظَرَ إِلَى الشَّمْسِ، فَلَمَّا رَآهَا مَالَتْ، يَعْنِي قَامَ يُصَلِّي قَالَ: ثُمَّ خَرَجَتِ امْرَأَةٌ مِنْ ذَلِكَ الْخِبَاءِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ ذَلِكَ الرَّجُلُ، فَقَامَتْ خَلْفَهُ تُصَلِّي، ثُمَّ خَرَجَ غُلَامٌ حِيْنَ رَاهَقَ الْحُلُمَ مِنْ ذَلِكَ الْخِبَاءِ، فَقَامَ مَعَهُ يُصَلِّي. قَالَ: فَقُلْتُ لِلْعَبَّاسِ: مَنْ هَذَا يَا عَبَّاسُ؟ قَالَ: هَذَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ابْنُ أَخِي قَالَ: فَقُلْتُ: مَنِ الْمَرْأَةُ؟ قَالَ: هَذِهِ امْرَأَتُهُ خَدِيْجَةُ ابْنَةُ خُوَيْلِدٍ قَالَ: قُلْتُ: مَنْ هَذَا الْفَتَى؟ قَالَ: هَذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ابْنُ عَمِّهِ قَالَ: فَقُلْتُ: فَمَا هَذَا الَّذِي يَصْنَعُ؟ قَالَ: يُصَلِّي وَ هُوَ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ وَ لَمْ يَتْبَعْهُ عَلَى أَمْرِهِ إِلَّا امْرَأَتُهُ وَ ابْنُ عَمِّهِ هَذَا الْفَتَى وَ هُوَ يَزْعُمُ أَنَّهُ سَيُفْتَحُ عَلَيْهِ كُنُوْزُ كِسْرَى وَ قَيْصَرَ قَالَ: فَكَانَ عَفِيْفٌ وَ هُوَ ابْنُ عَمِّ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ يَقُوْلُ: وَ أَسْلَمَ بَعْدَ ذَلِكَ فَحَسُنَ إِسْلَامُهُ لَوْ كَانَ اللهُ رَزَقَنِي

الحديث رقم٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/ ٢٠٩ و الحديث رقم: ١٧٨٧، و ابن عبد البر في الإستيعاب، ٣/ ١٠٩٦، و المقدسي في الأحاديث المختارة، ٨/ ٣٨٨، الحديث رقم: ٦٤٧٩

الْإِسْلَامَ يَوْمَئِذٍ، فَأَكُوْنَ ثَالِثًا مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ. رواه أحمد.

''حضرت اسماعیل بن ایاس بن عفیف کندی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں ایک تاجر تھا، میں حج کی غرض سے مکہ آیا تو حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے ملنے گیا تاکہ آپ سے کچھ مال تجارت خرید لوں اور آپ رضی اللہ عنہ بھی ایک تاجر تھے۔ بخدا میں آپ رضی اللہ عنہ کے پاس منیٰ میں تھا کہ اچانک ایک آدمی اپنے قریبی خیمہ سے نکلا اس نے سورج کی طرف دیکھا، پس جب اس نے سورج کو ڈھلتے ہوئے دیکھا تو کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے لگا۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر اسی خیمہ سے جس سے وہ آدمی نکلا تھا ایک عورت نکلی اور اس کے پیچھے نماز پڑھنے کے لئے کھڑی ہوگئی پھر اسی خیمہ میں سے ایک لڑکا جو قریب البلوغ تھا نکلا اور اس شخص کے ساتھ کھڑا ہو کر نماز پڑھنے لگا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے کہا اے عباس! یہ کون ہے؟ تو انہوں نے کہا: یہ میرا بھتیجا محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہے۔ میں نے پوچھا: یہ عورت کون ہے؟ انہوں نے کہا: یہ ان کی بیوی خدیجہ بنت خویلد ہے۔ میں نے پوچھا: یہ نوجوان کون ہے؟ تو انہوں نے کہا: یہ ان کے چچا کا بیٹا علی بن ابی طالب ہے۔ راوی کہتے ہیں: پھر میں نے پوچھا کہ یہ کیا کام کر رہے ہیں؟ تو انہوں نے کہا یہ نماز پڑھ رہے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ یہ نبی ہیں حالانکہ ان کی اتباع سوائے ان کی بیوی اور چچا زاد اس نوجوان کے کوئی نہیں کرتا اور وہ یہ بھی گمان کرتے ہیں کہ عنقریب قیصر و کسریٰ کے خزانے ان کے لئے کھول دیئے جائیں گے۔ راوی بیان کرتے ہیں: عفیف جو کہ اشعث بن قیس کے بیٹے ہیں وہ کہتے ہیں کہ وہ اس کے بعد اسلام لائے، پس اس کا اسلام لانا اچھا ہے مگر کاش اللہ تبارک و تعالیٰ اس دن مجھے اسلام کی دولت عطا فرما دیتا تو میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تیسرا اسلام قبول کرنے والا شخص ہو جاتا۔ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔''

Presented by www.ziaraat.com

٨۔ **عَنْ حَبَّةَ الْعُرَنِيِّ** قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ: أَنَا أَوَّلُ رَجُلٍ صَلَّى مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''حضرت حبہ عرنی ؓ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں میں نے حضرت علی ؓ کو فرماتے ہوئے سنا: میں وہ پہلا شخص ہوں جس نے حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔''

٩۔ **عَنْ حَبَّةَ الْعُرَنِيِّ** قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا ضَحِكَ عَلَى الْمِنْبَرِ، لَمْ أَرَهُ ضَحِكَ ضَحِكًا أَكْثَرَ مِنْهُ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ ثُمَّ قَالَ: ذَكَرْتُ قَوْلَ أَبِي طَالِبٍ ظَهَرَ عَلَيْنَا أَبُوْطَالِبٍ وَ أَنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَ نَحْنُ نُصَلِّي بِبَطْنِ نَخْلَةَ، فَقَالَ: مَا تَصْنَعَانِ يَا بْنَ أَخِي؟ فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِلَى الْإِسْلَامِ، فَقَالَ: مَا بِالَّذِي تَصْنَعَانِ بَأْسٌ أَوْ بِالَّذِي تَقُوْلَانِ بَأْسٌ وَ لَكِنْ وَاللهِ! لَا تَعْلُوْنِي سِنِّي أَبَدًا! وَضَحِكَ تَعَجُّبًا لِقَوْلِ أَبِيهِ ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ! لَا أَعْتَرِفُ أَنَّ عَبْدًا لَكَ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ عَبَدَكَ قَبْلِي، غَيْرَ نَبِيِّكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَقَدْ صَلَّيْتُ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ النَّاسُ سَبْعًا. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''حضرت حبہ عرنی ؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی ؓ کو منبر پر

الحديث رقم٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/ ١٤١، الحديث رقم: ١١٩١، وابن ابي شيبة في المصنف، ٦/ ٣٦٨، الحديث رقم: ٣٢٠٨٥، و الشيباني في الآحاد و المثاني، ١/ ١٤٩، الحديث رقم: ١٧٩.

الحديث رقم٩: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/ ٩٩، الحديث رقم: ٧٧٦، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ١٠٢، و الطيالسي في المسند، ١/ ٣٦، الحديث رقم: ١٨٨.

ہنستے ہوئے دیکھا اور میں نے کبھی بھی آپ ؓ کو اس سے زیادہ ہنستے ہوئے نہیں دیکھا۔ یہاں تک کہ آپ ؓ کے دانت نظر آنے لگے۔ پھر آپ ؓ نے فرمایا مجھے اپنے والد ابو طالب کا قول یاد آ گیا تھا۔ ایک دن وہ ہمارے پاس آئے جبکہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھا اور ہم وادئ نخلہ میں نماز ادا کر رہے تھے، پس انہوں نے کہا: اے میرے بھتیجے! آپ کیا کر رہے ہیں؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے آپ کو اسلام کی دعوت دی تو انہوں نے کہا: جو کچھ آپ کر رہے ہیں یا کہہ رہے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں لیکن آپ کبھی بھی (تجربہ میں) میری عمر سے زیادہ نہیں ہو سکتے۔ پس حضرت علی ؓ اپنے والد کی اس بات پر ہنس دیئے پھر فرمایا: اے اللہ! میں نہیں جانتا کہ مجھ سے پہلے اس امت کے کسی اور فرد نے تیری عبادت کی ہو سوائے تیرے نبی ﷺ کے، یہ تین مرتبہ دہرایا پھر فرمایا: تحقیق میں نے عامۃ الناس کے نماز پڑھنے سے سات سال پہلے نماز ادا کی۔ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔''

١٠۔ **عَنْ سَلْمَانَ**، قَالَ: أَوَّلُ هَذِهِ الْأُمَّةِ وُرُوْدًا عَلَى نَبِيِّهَا ﷺ أَوَّلُهَا إِسْلَامًا، عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ؓ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَة وَ الطَّبَرَانِيُّ وَالْهَيْثَمِيُّ.

''حضرت سلمان فارسی ؓ سے روایت ہے: وہ بیان کرتے ہیں کہ امت میں سے سب سے پہلے حوض کوثر پر حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے والے اسلام لانے میں سب سے اول علی بن ابی طالب ؓ ہیں۔ اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ، امام طبرانی اور امام ہیثمی نے روایت کیا ہے۔''

الحديث رقم١٠: أخرجه ابن أبي شيبه في المصنف، ٧/ ٢٦٧، الحديث رقم: ٣٥٩٥٤، و الطبراني في المعجم الكبير، ٦/ ٢٦٥، الحديث رقم: ٦١٧٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ١٠٢، والشيباني في الآحاد والمثاني، ١/ ١٤٩، الحديث رقم: ١٧٩

Presented by www.ziaraat.com

١١. **عَنْ مُجَاهِدٍ** أَوَّلُ مَنْ صَلَّى عَلِيٌّ، وَ هُوَ ابْنُ عَشْرِ سِنِيْنَ وَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمنِ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ: أَسْلَمَ عَلِيٌّ وَ هُوَ ابْنُ تِسْعِ سِنِيْنَ وَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، حِيْنَ دَعَاهُ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْإِسْلَامِ كَانَ ابْنَ تِسْعِ سِنِيْنَ قَالَ الْحَسَنُ بْنُ زَيْدٍ وَ يُقَالُ: دُوْنَ تِسْعِ سِنِيْنَ وَ لَمْ يَعْبُدِ الْأَوْثَانَ قَطُّ لِصِغَرِهِ.
رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ فِي الطَّبَقَاتِ الْكُبْرىٰ.

''حضرت مجاہد ؓ سے روایت ہے کہ سب سے پہلے حضرت علی ؓ نے نماز ادا کی اور وہ اس وقت دس سال کے تھے اور حضرت محمد بن عبد الرحمٰن بن زرارہ ؓ سے مروی ہے کہ آپ ؓ نے اسلام قبول کیا جب آپ ؓ کی عمر نو سال تھی اور حسن بن زید بن حسن بن علی بن ابی طالب سے روایت ہے کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ نے آپ ؓ کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دی اس وقت آپ ؓ کی عمر نو سال تھی اور حسن بن زید بیان کرتے ہیں کہ کہا جاتا ہے کہ آپ ؓ نو سال سے بھی کم عمر میں اسلام لائے لیکن آپ نے اپنے بچپن میں بھی کبھی بتوں کی پوجا نہیں کی تھی۔ اسے ابن سعد نے ''الطبقات الکبریٰ'' میں روایت کیا ہے۔''

الحديث رقم ١١: أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرىٰ، ٣/ ٢١

(٢) بَابٌ فِي إِخْتِصَاصِ زِوَاجِهِ ؓ بِسَيِّدَةِ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ رضی اللہ عنہا

﴿سیدۂ کائنات فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے شادی کا اعزاز پانے والے﴾

١٢. **عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ** رضی الله عنهما، **عَنْ رَسُوْلِ اللهِ** ﷺ، **قَالَ:** إِنَّ اللهَ أَمَرَنِي أَنْ أُزَوِّجَ فَاطِمَةَ مِنْ عَلِيٍّ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ.

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں فاطمہ کا نکاح علی سے کردوں۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے ''المعجم الکبیر'' میں روایت کیا ہے۔''

١٣. **عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أُمِّ أَيْمَنَ** قَالَتْ: زَوَّجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ابْنَتَهُ فَاطِمَةَ مِنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَأَمَرَهُ أَنْ يَدْخُلَ عَلَى فَاطِمَةَ حَتَّى يَجِيْئَهُ. وَكَانَ الْيَهُوْدُ يُؤَخِّرُوْنَ الرَّجُلَ عَنْ أَهْلِهِ. فَجَاءَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ حَتَّى وَقَفَ بِالْبَابِ وَسَلَّمَ، فَاسْتَأْذَنَ فَأُذِنَ لَهُ، فَقَالَ: أَثَمَّ أَخِي؟ فَقَالَتْ أُمُّ أَيْمَنَ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَارَسُوْلَ اللهِ! مَنْ أَخُوْكَ؟ قَالَ: عَلِيٌّ

الحديث رقم ١٢: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٠/ ١٥٦، رقم: ١٠٣٠٥، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ٢٠٤، والمناوي في فيض القدير، ٢/ ٢١٥، و الحسيني في البيان و التعريف، ١/ ١٧٤.
الحديث رقم ١٣: أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرىٰ، ٨/ ٢٤.

Presented by www.ziaraat.com

بْنُ أَبِي طَالِبِ، قَالَتْ: وَکَيْفَ يَکُوْنُ أَخَاکَ وَقَدْ زَوَّجْتَهُ ابْنَتَکَ؟ قَالَ: هُوَ ذَاکَ يَا أُمَّ أَيْمَنَ، فَدَعَا بِمَاءٍ إِنَاءٍ فَغَسَلَ فِيْهِ يَدَيْهِ ثُمَّ دَعَا عَلِيًّا فَجَلَسَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَنَضَحَ عَلَى صَدْرِهِ مِنْ ذٰلِکَ الْمَاءِ وَبَيْنَ کَتِفَيْهِ، ثُمَّ دَعَا فَاطِمَةَ فَجَاءَ تْ بِغَيْرِ خِمَارٍ تَعْثُرُ فِي ثَوْبِهَا ثُمَّ نَضَحَ عَلَيْهَا مِنْ ذٰلِکَ الْمَاءِ، ثُمَّ قَالَ: وَاللهِ مَا أَلَوْتُ أَنْ زَوَّجْتُکِ خَيْرَ أَهْلِي وَقَالَتْ أُمُّ أَيْمَنَ: وُلِيْتُ جِهَازَهَا فَکَانَ فِيْمَا جَهَّزْتُهَا بِهِ مِرْفَقَةٌ مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيْفٌ، وَبَطْحَاءُ مَفْرُوْشٌ فِي بَيْتِهَا. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ فِي الطَّبَقَاتِ الْکُبْرَی.

’’حضرت سعید بن میّب رضی اللہ عنہ حضرت اُم ایمن رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کی اور آپ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ وہ فاطمہ کے پاس جائیں یہاں تک کہ وہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آ گئے (یہ حکم اس لیے فرمایا گیا کہ یہودیوں کی مخالفت ہو کیونکہ یہودیوں کی یہ عادت تھی کہ وہ شوہر کی اپنی بیوی سے پہلی ملاقات کرانے میں تاخیر کرتے تھے)۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لائے یہاں تک کہ آپ ﷺ دروازے پر کھڑے ہوگئے اور سلام کیا اور اندر آنے کی اجازت طلب فرمائی پس آپ ﷺ کو اجازت دی گئی، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا یہاں میرا بھائی ہے؟ تو ام ایمن نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ آپ کا بھائی کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میرا بھائی علی بن ابی طالب ہے پھر انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ آپ کے بھائی کیسے ہو سکتے ہیں؟ حالانکہ آپ نے اپنی صاحبزادی کا نکاح ان کے ساتھ کیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ام ایمن! وہ اسی طرح ہے۔ پھر آپ ﷺ نے پانی کا ایک برتن منگوایا اور اس میں اپنے ہاتھ مبارک دھوئے اور

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے بیٹھ گئے اور آپ ﷺ نے اس پانی میں سے کچھ آپ رضی اللہ عنہ کے سینہ پر اور کچھ آپ رضی اللہ عنہ کے کندھوں کے درمیان چھڑکا۔ پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا پس آپ اپنے کپڑوں میں لپٹی ہوئی آئیں، حضور نبی اکرم ﷺ نے وہ پانی آپ رضی اللہ عنہا پر بھی چھڑکا پھر فرمایا: خدا کی قسم! اے فاطمہ! میں نے تمہاری شادی اپنے خاندان میں سے بہترین شخص کے ساتھ کردی ہے اور تمہارے حق میں کوئی تقصیر نہیں کی۔ حضرت ام ایمن فرماتی ہیں کہ مجھے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے جہیز کی ذمہ داری سونپی گئی پس جو چیزیں آپ رضی اللہ عنہا کے جہیز میں تیار کی گئیں ان میں ایک چمڑے کا تکیہ تھا جو کھجور کی چھال سے بھرا ہوا تھا اور ایک بچھونا تھا جو آپ رضی اللہ عنہا کے گھر بچھایا گیا۔ اسے ابن سعد نے ’’الطبقات الکبریٰ‘‘ میں روایت کیا ہے۔‘‘

١٤۔ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ، إِذْ قَالَ ﷺ لِعَلِيٍّ: هٰذَا جِبْرِيْلُ يُخْبِرُنِي أَنَّ اللهَ ﷻ زَوَّجَکَ فَاطِمَةَ، وَأَشْهَدَ عَلَى تَزْوِيْجِکَ أَرْبَعِيْنَ أَلْفَ مَلَکٍ، وَأَوْحَى إِلَى شَجَرَةِ طُوْبَى أَنِ انْثُرِي عَلَيْهِمُ الدُّرَّ وَالْيَاقُوْتَ، فَنَثَرَتْ عَلَيْهِمُ الدُّرَّ وَالْيَاقُوْتَ، فَابْتَدَرَتْ إِلَيْهِ الْحُوْرُ الْعِيْنُ يَلْتَقِطْنَ مِنْ أَطْبَاقِ الدُّرِّ وَالْيَاقُوْتِ، فَهُمْ يَتَهَادُوْنَهُ بَيْنَهُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ مُحِبُّ الدِّيْنِ أَحْمَدُ الطَّبَرِيُّ فِي الرِّيَاضِ النَّضِرَةِ۔

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ مسجد میں تشریف

الحديث رقم ١٤: أخرجه محب الدين أحمد الطبرى فى الرياض النضره فى مناقب العشره، ٣/١٤٦ و فى ذخائر العقبى فى مناقب ذوى القربى: ٧٢

Presented by www.ziaraat.com

فرماتے تھے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: یہ جبرئیل امین علیہ السلام ہیں جو مجھے خبر دے رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فاطمہ سے تمہاری شادی کر دی ہے۔ اور تمہارے نکاح پر (ملاء اعلیٰ میں) چالیس ہزار فرشتوں کو گواہ کے طور پر مجلس نکاح میں شریک کیا، اور شجر ہائے طوبیٰ سے فرمایا: ان پر موتی اور یاقوت نچھاور کرو، پھر دلکش آنکھوں والی حوریں اُن موتیوں اور یاقوتوں سے تھال بھرنے لگیں۔ جنہیں (تقریب نکاح میں شرکت کرنے والے) فرشتے قیامت تک ایک دوسرے کو بطور تحائف دیتے رہیں گے۔ اس کو امام محب الدین احمد الطبری نے روایت کیا ہے۔''

۱۵۔ عَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَتَانِي مَلَکٌ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّ اللهَ تَعَالٰی يَقْرَأُ عَلَيْکَ السَّلَامَ، وَ يَقُوْلُ لَکَ: إِنِّي قَدْ زَوَّجْتُ فَاطِمَةَ ابْنَتَکَ مِنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فِي الْمَلَأِ الْأَعْلٰی، فَزَوِّجْهَا مِنْهُ فِي الْأَرْضِ. رَوَاهُ مُحِبُّ الدِّيْنِ أَحْمَدُ الطَّبَرِيُّ فِي ذَخَائِرِ الْعُقْبٰی۔

''حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے پاس ایک فرشتے نے آ کر کہا ہے اے محمد! اللہ تعالیٰ نے آپ پر سلام بھیجا ہے اور فرمایا ہے: میں نے آپ کی صاحبزادی فاطمہ کا نکاح ملاء اعلیٰ میں علی بن ابی طالب سے کر دیا ہے، پس آپ زمین پر بھی فاطمہ کا نکاح علی سے کر دیں۔ اس کو امام محب الدین احمد الطبری نے روایت کیا۔''

الحديث رقم ۱۵: أخرجه محب الدين أحمد الطبری فی ذخائر العقبی فی مناقب ذوی القربی: ۷۳

(۳) بَابٌ فِي كَوْنِهِ رضي الله عنه مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ

﴿علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اہلِ بیت میں سے ہیں﴾

۱۶۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضي الله عنه قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ ﴿فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَآءَ نَا وَ أَبْنَآءَ كُمْ﴾ آل عمران: ۶۱، دَعَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلِيًّا وَ فَاطِمَةَ وَ حَسَنًا وَ حُسَيْنًا فَقَالَ: اللَّهُمَّ هٰؤُلَاءِ أَهْلِي. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ التِّرْمِذِيُّ.

وَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب آیتِ مباہلہ ''آپ فرما دیں آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلاتے ہیں اور تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ'' نازل ہوئی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حسین علیہم السلام کو بلایا، پھر فرمایا: یا اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں۔'' اس حدیث کو امام مسلم اور ترمذی نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔

الحديث رقم ۱۶: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب: من فضائل علي بن أبي طالب رضي الله عنه، ۴/ ۱۸۷۱، الحديث رقم: ۲۴۰۴، والترمذی فی الجامع الصحيح، كتاب تفسير القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: و من سورة آل عمران، ۵/ ۲۲۵، الحديث رقم: ۲۹۹۹، وفی كتاب المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: (۲۱)، ۵/ ۶۳۸، الحديث رقم: ۳۷۲۴، و أحمد بن حنبل فی المسند، ۱/ ۱۸۵، الحديث رقم: ۱۶۰۸، والبيهقی فی السنن الكبری، ۷/ ۶۳، الحديث رقم: (۱۳۱۶۹. ۱۳۱۷۰)، والنسائی في السنن الكبری، ۵/ ۱۰۷، الحديث رقم: ۸۳۹۹، و الحاكم فی المستدرك، ۳/ ۱۶۳، الحديث رقم: ۴۷۱۹

Presented by www.ziaraat.com

١٧۔ **عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ،** قَالَتْ: قَالَتْ عَائِشَةُ رضی الله عنها: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ غَدَاةً وَ عَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ، مِنْ شَعْرٍ أَسْوَدَ۔ فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رضی الله عنهما فَأَدْخَلَهُ، ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ رضی الله عنه فَدَخَلَ مَعَهُ، ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ رضی الله عنها فَأَدْخَلَهَا، ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ رضی الله عنه فَأَدْخَلَهُ، ثُمَّ قَالَ: ﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا﴾. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’حضرت صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ صبح کے وقت اس حال میں باہر تشریف لائے کہ آپ ﷺ نے ایک چادر اوڑھ رکھی تھی جس پر سیاہ اُون سے کجاووں کے نقش بنے ہوئے تھے۔ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما آئے تو آپ ﷺ نے اُنہیں اُس چادر میں داخل فرما لیا، پھر حضرت حسین رضی اللہ عنہ آئے اور ان کے ساتھ چادر میں داخل ہو گئے، پھر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں تو آپ ﷺ نے اُنہیں بھی چادر میں داخل فرما لیا، پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ آئے تو آپ ﷺ نے اُنہیں بھی چادر میں داخل فرما لیا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت مبارکہ پڑھی: ’’اے اہلِ بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دُور کر دے اور تمہیں خوب پاک و صاف کر دے۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ١٧: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب فضائل أهل بيت النبي، ٤/١٨٨٣، الحديث رقم: ٢٤٢٤، و إبن أبي شيبه في المصنف، ٦/٣٧٠، الحديث رقم: ٣٦١٠٢، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابه، ٢/٦٧٢، الحديث رقم: ١١٤٩، و إبن راهويه في المسند، ٣/٦٧٨، الحديث رقم: ١٢٧١، و الحاكم في المستدرك، ٣/١٥٩، الحديث رقم: ٤٧٠٧، و البيهقي في السنن الكبرى، ٢/١٤٩.

١٨۔ **عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ** رضی الله عنه: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَمُرُّ بِبَابِ فَاطِمَةَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ إِذَا خَرَجَ إِلَى صَلَاةِ الْفَجْرِ، يَقُوْلُ: اَلصَّلَاةَ! يَا أَهْلَ الْبَيْتِ ﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا﴾ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ چھ (٦) ماہ تک حضور نبی اکرم ﷺ کا یہ معمول رہا کہ جب نمازِ فجر کے لئے نکلتے تو حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے دروازہ کے پاس سے گزرتے ہوئے فرماتے: اے اہل بیت! نماز قائم کرو (اور پھر یہ آیتِ مبارکہ پڑھتے:) ...... اے اہلِ بیت! اللہ چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دُور کر دے اور تم کو خوب پاک و صاف کر دے۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے۔

١٩۔ **عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ** رَبِيْبِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ

الحديث رقم ١٨: أخرجه الترمذي في الجامع الصحيح، كتاب التفسير، باب ومن سورة الأحزاب، ٥/٣٥٢، الحديث رقم: ٣٢٠٦، و أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٢٥٩، ٢٨٥، و الحاكم في المستدرك، ٣/١٧٢، الحديث رقم: ٤٧٤٨، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابه، ٢/٧٦١، الحديث رقم: ١٣٤٠، ١٣٤١، و إبن أبي شيبه في المصنف، ٦/٣٨٨، الحديث رقم: ٣٢٢٧٢، و الشيباني في الآحادو المثاني، ٥/٣٦٠، الحديث رقم: ٢٩٥٣، و عبد بن حميد في المسند: ٣٦٧، الحديث رقم: ١٢٢٢٣.

الحديث رقم ١٩: أخرجه الترمذي في الجامع الصحيح، كتاب التفسير، باب و من سورة الأحزاب، ٥/٣٥١، الحديث رقم: ٣٢٠٥، و في كتاب المناقب، باب مناقب أهل بيت النبي، ٥/٦٦٣، الحديث رقم: ٣٧٨٧،

Presented by www.ziaraat.com

الْآيَةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ: ﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا﴾ فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، فَدَعَا فَاطِمَةَ وَ حَسَنًا وَ حُسَيْنًا ﷺ فَجَلَّلَهُمْ بِكِسَاءٍ، وَ عَلِيٌّ ﷺ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَجَلَّلَهُ بِكِسَاءٍ، ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ! هٰؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي، فَأَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَ طَهِّرْهُمْ تَطْهِيْرًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

''پروردۂ نبی حضرت عمر بن ابی سلمہ ﷺ سے روایت ہے کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ پر حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں یہ آیت مبارکہ ..... اے اہلِ بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دُور کر دے اورتم کو خوب پاک و صاف کر دے ..... نازل ہوئی۔ تو آپ ﷺ نے حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین ﷺ کو بلایا اور ایک چادر میں ڈھانپ لیا۔ حضرت علی ﷺ حضور نبی اکرم ﷺ کے پیچھے تھے، آپ ﷺ نے انہیں بھی کملی میں ڈھانپ لیا، پھر فرمایا: الٰہی! یہ میرے اہل بیت ہیں، ان سے ہر آلودگی کو دور کردے اور انہیں خوب پاک و صاف فرما دے۔'' اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۲۰۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ ﷺ فِي قَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ

أحمد بن حنبل فی المسند، ٦/٢٩٢، و الحاكم فی المستدرك علی الصحيحين، ٢/٤٥١، الحديث رقم: ٣٥٥٨، و فيه أيضاً، ٣/١٥٨، الحديث رقم: ٤٧٠٥، و الطبرانی فی المعجم الكبير، ٣/٥٤، الحديث رقم: ٢٦٦٨، و أحمد بن حنبل أيضاً فی فضائل الصحابة، ٢/٥٨٧، الحديث رقم: ٩٩٤.

الحديث رقم ٢٠: أخرجه الطبرانی فی المعجم الاوسط، ٣/٣٨٠، الحديث رقم: ٣٤٥٦، و الطبرانی فی المعجم الصغير، ١/٢٣١، الحديث رقم: ٣٧٥، و إبن حيان فی طبقات المحدثين باصبهان، ٣/٣٨٤، و خطيب البغدادی فی تاريخ بغداد، ١٠/٢٧٨.

لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ﴾ قَالَ: نَزَلَتْ فِي خَمْسَةٍ: فِي رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَ عَلِيٍّ، وَ فَاطِمَةَ، وَالْحَسَنِ، وَ الْحُسَيْنِ ﷺ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْأَوْسَطِ.

''حضرت ابو سعید خدری ﷺ نے فرمانِ خداوندی: ''اے اہلِ بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دُور کر دے'' کے بارے میں کہا ہے کہ یہ آیت مبارکہ پانچ تن کے حق میں نازل ہوئی؛ حضور نبی اکرم ﷺ، حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین ﷺ کے حق میں، اس حدیث کو طبرانی نے ''المعجم الأوسط'' میں روایت کیا ہے۔

۲۱۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما. قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿قُلْ لَّا أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْراً إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى﴾ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ! مَنْ قَرَابَتُكَ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ وَجَبَتْ عَلَيْنَا مَوَدَّتُهُمْ؟ قَالَ: عَلِيٌّ وَ فَاطِمَةُ وَابْنَاهُمَا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ.

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی۔ ''اے محبوب! فرما دیجئے کہ میں تم سے صرف اپنی قرابت کے ساتھ محبت کا سوال کرتا ہوں'' تو صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کی قرابت والے کون ہیں جن کی محبت ہم پر واجب کی گئی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: علی، فاطمہ، اور ان کے دونوں بیٹے (حسن اور حسین)۔ اس حدیث کو طبرانی نے ''المعجم الکبیر'' میں روایت کیا ہے۔''

الحديث رقم ٢١: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٣/٤٧، الحديث رقم: ٢٦٤١، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ٩/١٦٨.

Presented by www.ziaraat.com

٢٢۔ **عَنْ أَبِي بَرْزَةَ** قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لاَ يَنْعَقِدُ قَدَمَا عَبْدٍ حَتَّى يُسْأَلَ عَنْ أَرْبَعَةٍ عَنْ جَسَدِهِ فِيْمَا أَبْلَاهُ، وَعُمْرِهِ فِيْمَا أَفْنَاهُ، وَ مَالِهِ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَ فِيْمَا أَنْفَقَهُ، وَ عَنْ حُبِّ أَهْلِ الْبَيْتِ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ! فَمَا عَلَامَةُ حُبِّكُمْ فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى مَنْكَبِ عَلِيٍّ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ.

''حضرت ابو برزہ ؓ بیان کرتے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آدمی کے دونوں قدم اس وقت تک اگلے جہان میں نہیں پڑتے جب تک کہ اس سے چار چیزوں کے بارے سوال نہ کر لیا جائے ،اس کے جسم کے بارے میں کہ اس نے اسے کس طرح کے اعمال میں بوسیدہ کیا ؟اور اس کی عمر کے بارے میں کہ کس حال میں اسے ختم کیا ؟اور اس کے مال کے بارے میں کہ اس نے یہ کہاں سے کمایا اورکہاں کہاں خرچ کیا؟ اور اہل بیت کی محبت کے بارے میں؟ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! آپ کی (یعنی اہل بیت کی) محبت کی کیا علامت ہے؟ تو آپ ﷺ نے اپنا دست اقدس حضرت علی ؓ کے شانے پر مارا (کہ یہ محبت کی علامت ہے) اس حدیث کو امام طبرانی نے ''المعجم الأوسط'' میں روایت کیا ہے۔''

الحديث رقم٢٢: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٢/ ٣٤٨، الحديث رقم:٢١٩١، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/ ٣٤٦.

(٤) بَابٌ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ

﴿فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے﴾

٢٣ **عَنْ شُعْبَةَ**، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الطُّفَيْلِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَرِيْحَةَ ...... أَوْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، (شَكَّ شُعْبَةُ) ...... عَنِ النَّبِيِّ ، قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَ قَالَ هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. (قَالَ:) وَ قَدْ رَوَى شُعْبَةُ هَذَا

الحديث رقم٢٣: أخرجه الترمذى فى الجامع الصحيح، ابواب المناقب باب مناقب علي بن أبى طالب ؓ، ٥/ ٦٣٣، الحديث رقم:٣٧١٣، و الطبرانى فى المعجم الكبير، ٥/ ١٩٥، ٢٠٤، الحديث رقم:٥٠٧١، ٥٠٩٦.

وَ قَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيْثُ عَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ فِي الْكُتُبِ الْآتِيَةِ.

أخرجه الحاكم فى المستدرك، ٣/ ١٣٤، الحديث رقم: ٤٦٥٢، والطبرانى فى المعجم الكبير، ١٢/ ٧٨، الحديث رقم:١٢٥٩٣، ابن ابى عاصم فى السنه، ٢/ ٦٠٢، الحديث رقم:١٣٥٩، وحسام الدين الهندى فى كنزالعمال، ١١/ ٦٠٨، رقم:٣٢٩٤٦، وابن عساكرفى تاريخ دمشق الكبير، ٤٥/ ٧٧، ١٤٤، و خطيب البغدادى فى تاريخ بغداد، ١٢/ ٣٤٣، و ابن كثير فى البدايه و النهايه، ٥/ ٤٥١، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ٩/ ١٠٨.

Presented by www.ziaraat.com

الْحَدِيْثَ عَنْ مَيْمُوْنٍ أَبِيْ عَبْدِ اللهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

''حضرت شعبہ ؓ سلمہ بن کہیل سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابوطفیل سے سنا کہ ابوسریحہ...... یا زید بن ارقم رضی اللہ عنہما...... سے مروی ہے (شعبہ کو راوی کے متعلق شک ہے) کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس کا میں مولا ہوں، اُس کا علی مولا ہے۔'' اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

......وَ قد رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ أيضاً عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ فِى الْكُتُبِ الْآتِيَةِ.

أخرجه ابن ابى عاصم فى السنه:٢:٦٠٢، الحديث رقم:١٣٥٥، وابن ابى شيبه فى المصنف، ٦/ ٣٦٦، الحديث رقم: ٣٢٠٧٢

وَقَدْ رُوِيَ هَذَ الْحَدِيثُ عَنْ أيُّوبِ الْأَنْصَارِيِّ فِي الْكُتُبِ الْآتِيَةِ.

أخرجه ابن ابى عاصم فى السنه:٢:٦٠٢، الحديث رقم: ١٣٥٤، والطبرانى فى المعجم الكبير، ٤/ ١٧٣، الحديث رقم: ٤٠٥٢، والطبرانى فى المعجم الاوسط، ١/ ٢٢٩، الحديث رقم: ٣٤٨.

وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ بُرَيْدَةَ فِي الْكُتُبِ الْآتِيَةِ.

أخرجه عبدالرزاق فى المصنف، ١١/ ٢٢٥، الحديث رقم:٢٠٣٨٨، و الطبرانى فى المعجم الصغير، ١: ٧١، وابن عساكرفى تاريخ دمشق الكبير، ٤٥ / ١٤٣، وابن ابى عاصم فى السنه:١:٦٠١، الحديث رقم: ١٣٥٣، وابن عسكر فى تاريخ دمشق الكبير، ٤٥/ ١٤٦، وابن كثيرفى البدايه و النهايه، ٥/ ٤٥٧، وحسام الدين هندى فى كنز العمال، ١١/ ٦٠٢، رقم:٣٢٩٠٤.

وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ مَالِكِ بْنِ حُوَيْرِثٍ فِي الْكُتُبِ الْآتِيَةِ.

أخرجه الطبرانى فى المعجم الكبير، ١٩/ ٢٥٢، الحديث رقم:٦٤٦، و ابن عسكر، تاريخ دمشق الكبير، ٤٥: ١٧٧، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ٩/ ١٠٦.

شعبہ نے اس حدیث کو میمون ابوعبد اللہ سے، اُنہوں نے زید بن ارقم سے اور اُنہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا ہے۔

٢٤. عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، قَالَ فِي رِوَايَةٍ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، وَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى، إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ، وَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ الْيَوْمَ رَجُلًا يُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالنَّسَائِيّ.

''حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جس کا میں ولی ہوں اُس کا علی ولی ہے اور میں نے آپ ﷺ کو (حضرت علی ؓ سے) یہ فرماتے ہوئے سنا: تم میرے لیے اسی طرح ہو جیسے ہارون علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام کے لیے تھے، مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں، اور میں نے آپ ﷺ کو (غزوۂ خیبر کے موقع پر) یہ بھی فرماتے ہوئے سنا: میں آج اس شخص کو جھنڈا عطا کروں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے۔'' اس حدیث کو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔''

٢٥. عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي حَجَّتِهِ الَّتِي حَجَّ، فَنَزَلَ فِي بَعْضِ الطَّرِيْقِ، فَأَمَرَ الصَّلَاةَ جَامِعَةً، فَأَخَذَ بِيَدِ

الحديث رقم٢٤: أخرجه ابن ماجة فى السنن، المقدمه، باب فى فضائل أصحاب رسول الله ﷺ، ١/ ٤٥، الحديث رقم: ١٢١، و النسائي في الخصائص أمير المؤمنين علي بن أبي طالب ص:، ٣٢، ٣٣، الحديث رقم: ٩١.

الحديث رقم ٢٥: أخرجه ابن ماجه فى السنن، المقدمه، باب فضائل أصحاب رسول الله ﷺ، ١/ ٨٨، الحديث رقم: ١١٦.

Presented by www.ziaraat.com

عَلِيٍّ ؓ، فَقَالَ: أَلَسْتُ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟ قَالُوْا: بَلَى، قَالَ: أَلَسْتُ أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ؟ قَالُوْا: بَلَى، قَالَ: فَهَذَا وَلِيُّ مَنْ أَنَا مَوْلَاهُ، اللَّهُمَّ! وَالِ مَنْ وَالَاهُ، اللَّهُمَّ! عَادِ مَنْ عَادَاهُ۔ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

’’حضرت براء بن عازب ؓ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حج ادا کیا، آپ ﷺ نے راستے میں ایک جگہ قیام فرمایا اور نماز باجماعت (قائم کرنے) کا حکم دیا، اس کے بعد حضرت علی ؓ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: کیا میں مومنوں کی جانوں سے قریب تر نہیں ہوں؟ انہوں نے جواب دیا: کیوں نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں ہر مومن کی جان سے قریب تر نہیں ہوں؟ انہوں نے جواب دیا: کیوں نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: پس یہ (علی) ہر اس شخص کا ولی ہے جس کا میں مولا ہوں۔ اے اللہ! جو اسے دوست رکھے اسے تو بھی دوست رکھ (اور) جو اس سے عداوت رکھے اُس سے تو بھی عداوت رکھ۔‘‘ اس حدیث کو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٢٦۔ **عَنْ بُرَيْدَةَ**، قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ عَلِيٍّ الْيَمَنَ فَرَأَيْتُ مِنْهُ جَفْوَةً، فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ ذَكَرْتُ عَلِيًّا، فَتَنَقَّصْتُهُ، فَرَأَيْتُ وَجْهَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَتَغَيَّرُ، فَقَالَ: يَا بُرَيْدَةُ! أَلَسْتُ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟ قُلْتُ: بَلَى، يَارَسُوْلَ اللهِ! قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ فِي السُّنَنِ الْكُبْرَى وَالْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

الحديث رقم ٢٦: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ٥/٣٤٧، الحديث رقم: ٢٢٩٩٥، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/١٣٠، الحديث رقم: ٨٤٦٥، والحاكم فی المستدرك، ٣/١١٠، الحديث رقم: ٤٥٧٨، وابن أبي شيبه فی المصنف، ١٢/٨٤، الحديث رقم: ١٢١٨١۔

وَ قَالَ الْحَاكِمُ هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

’’حضرت بریدہ ؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی ؓ کے ساتھ یمن کے غزوہ میں شرکت کی جس میں مجھے آپ سے کچھ شکوہ ہوا۔ جب میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں واپس آیا تو میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے حضرت علی ؓ کا ذکر کرتے ہوئے ان کے بارے میں تنقیص کی۔ میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ کا چہرہ مبارک متغیر ہوگیا اور آپ ﷺ نے فرمایا: ’’اے بریدہ! کیا میں مومنین کی جانوں سے قریب تر نہیں ہوں؟‘‘ تو میں نے عرض کیا: کیوں نہیں، یا رسول اللہ! اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: ’’جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد نے اپنی مسند میں، امام نسائی نے ’’السنن الکبریٰ‘‘ میں اور امام حاکم اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے اور امام حاکم کہتے ہیں کہ یہ حدیث امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔‘‘

٢٧۔ **عَنْ مَيْمُوْنٍ أَبِي عَبْدِ اللهِ**، قَالَ: قَالَ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ ؓ وَ أَنَا أَسْمَعُ: نَزَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ بِوَادٍ يُقَالُ لَهُ وَادِي خُمٍّ. فَأَمَرَ بِالصَّلَاةِ، فَصَلَّاهَا بِهَجِيْرٍ، قَالَ: فَخَطَبَنَا وَ ظُلِّلَ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ بِثَوْبٍ عَلَى شَجَرَةِ سَمُرَةٍ مِنَ الشَّمْسِ، فَقَالَ: أَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ أَوْ لَسْتُمْ تَشْهَدُوْنَ أَنِّي أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ؟ قَالُوْا: بَلَى، قَالَ: فَمَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَإِنَّ عَلِيًّا مَوْلَاهُ، اللَّهُمَّ! عَادِ مَنْ عَادَاهُ وَ وَالِ مَنْ وَالَاهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي السُّنَنِ الْكُبْرَى وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ.

الحديث رقم ٢٧: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ٤/٣٧٢، والبيهقی فی السنن الكبرى، ٥/١٣١، والطبرانی فی المعجم الكبير، ٥/١٩٥، الحديث رقم: ٥٠٦٨، بسنده.

Presented by www.ziaraat.com

’’حضرت میمون ابو عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک وادی ...... جسے وادئ خم کہا جاتا تھا ...... میں اُترے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز کا حکم دیا اور سخت گری میں جماعت کروائی۔ پھر ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا درآنحالیکہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سورج کی گرمی سے بچانے کے لئے درخت پر کپڑا لٹکا کر سایہ کیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ’’کیا تم نہیں جانتے یا (اس بات کی) گواہی نہیں دیتے کہ میں ہر مومن کی جان سے قریب تر ہوں؟‘‘ لوگوں نے کہا: کیوں نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ’’پس جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! تو اُس سے عداوت رکھ جو اِس سے عداوت رکھے اور اُسے دوست رکھ جو اِسے دوست رکھے۔ اس حدیث کو امام احمد نے اپنی ’’مسند‘‘ میں اور بیہقی نے ’’السنن الکبریٰ‘‘ میں اور طبرانی نے ’’المعجم الکبیر‘‘ میں روایت کیا ہے۔‘‘

۲۸. عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْأَوْسَطِ.

(خود) حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضور نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غدیر خم کے دن فرمایا: ’’جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔ اس حدیث کو امام احمد

الحديث رقم ۲۸: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱/۱۵۲، و الطبراني في المعجم الاوسط، ۷/۴۴۸، الحديث رقم: ۶۸۷۸، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/۱۰۷، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابه، ۲/۷۰۵، الحديث رقم: ۱۲۰۶، و ابن ابي عاصم في كتاب السنه: ۶۰۴، الحديث رقم: ۱۳۶۹، و ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ۴۵: ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، و ابن كثير في البدايه و النهايه، ۴/۱۷۱، وحسام الدين الهندي في كنز العمال، ۱۳/۷۷، ۱۶۸، الحديث رقم: ۳۶۵۱۱،۳۲۹۵۰.

بن حنبل نے، اور طبرانی نے المعجم الاوسط میں روایت کیا ہے۔‘‘

۲۹. عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رضی اللہ عنہ، يَقُوْلُ: وَقَفَ عَلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ سَائِلٌ وَ هُوَ رَاكِعٌ فِي تَطَوُّعٍ فَنَزَعَ خَاتَمَهُ فَأَعْطَاهُ السَّائِلَ، فَأَتَى رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَأَعْلَمَهُ ذَلِکَ، فَنَزَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللهُ وَ رَسُوْلُهُ وَ الَّذِيْنَ آمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلَاةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكَاةَ وَ هُمْ رَاكِعُوْنَ﴾ فَقَرَأَهَا رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثُمَّ قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اللَّهُمَّ! وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَ عَادِ مَنْ عَادَاهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْأَوْسَطِ.

’’حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سائل حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آکر کھڑا ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہ نماز میں حالتِ رکوع میں تھے۔ اُس نے آپ رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی کھینچی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے انگوٹھی سائل کو عطا فرما دی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اُس کی خبر دی۔ اس موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی: ﴿بے شک تمہارا (مددگار) دوست اللہ اور اُس کا رسول ہی ہے اور (ساتھ) وہ ایمان والے ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں

الحديث رقم ۲۹: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱:۱۱۹ وفيه أيضا، ۴/۳۷۲، و الحاكم في المستدرك، ۳/۱۱۹، ۳۷۱، الحديث رقم: ۴۵۷۶، ۵۵۹۴، والطبراني في المعجم الاوسط، ۷/۱۲۹، ۱۳۰، الحديث رقم: ۶۲۲۸، و الطبراني في المعجم الكبير، ۴/۱۷۴، الحديث رقم: ۴۰۵۳، و في، ۵/۱۹۵، ۲۰۳، ۲۰۴، الحديث رقم: ۵۰۶۸، ۵۰۶۹، ۵۰۹۲، ۵۰۹۷، و الطبراني في المعجم الصغير، ۱/۶۵، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ۷/۱۷، و الهيثمي في موارد الظمآن: ۵۴۴، الحديث رقم: ۲۲۰۵، وخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ۷/۳۷۷.

Presented by www.ziaraat.com

اور وہ (اللہ کے حضور عاجزی سے) جھکنے والے ہیں﴾ آپ ﷺ نے اس آیت کو پڑھا اور فرمایا: ''جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! جو اِسے دوست رکھے تو اُسے دوست رکھ اور جو اِس سے عداوت رکھے تو اُس سے عداوت رکھ۔ اس حدیث کوامام احمد بن حنبل، امام حاکم اورامام طبرانی نے المعجم الکبیر اورالمعجم الاوسط میں روایت کیا ہے۔''

۳۰۔ **عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ**، قَالَ: سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ، فَقُلْتُ لَهُ: أَنَّ خَتَناً لِي حَدَّثَنِي عَنْكَ بِحَدِيْثٍ فِي شَأْنِ عَلِيٍّ ﷺ يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ، فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْكَ، فَقَالَ: إِنَّكُمْ مَعْشَرُ أَهْلِ الْعِرَاقِ فِيْكُمْ مَا فِيْكُمْ، فَقُلْتُ لَهُ: لَيْسَ عَلَيْكَ مِنِّي بَأْسٌ، فَقَالَ: نَعَمْ، كُنَّا بِالْجُحْفَةِ، فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِلَيْنَا ظُهْراً وَ هُوَ آخِذٌ بِعَضُدِ عَلِيٍّ ﷺ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! أَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ أَنِّي أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟ قَالُوْا: بَلٰى، قَالَ: فَمَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: هَلْ قَالَ: اللّٰهُمَّ! وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَ عَادِ مَنْ عَادَاهُ؟ فَقَالَ: إِنَّمَا أُخْبِرُكَ كَمَا سَمِعْتُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ.

''حضرت عطیہ عوفی ﷺ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے زید بن ارقم سے پوچھا: میرا ایک داماد ہے جو غدیر خم کے دن حضرت علی ﷺ کی شان میں آپ کی روایت سے حدیث بیان کرتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس حدیث کو آپ سے (براہِ راست) سنوں۔ زید بن ارقم نے کہا: تم اہلِ عراق ہو تمہاری عادتیں تمہیں مبارک ہوں۔ میں نے ان سے کہا کہ میری طرف سے انہیں کوئی اذیت نہیں پہنچے

الحديث رقم ۳۰: أخرجه احمد بن حنبل فى المسند، ۴/۳۶۸، و الطبرانى فى المعجم الكبير، ۵/۱۹۵، الحديث رقم: ۵۰۷۰.

گی۔ (اس پر) انہوں نے کہا: ہم جحفہ کے مقام پر تھے کہ ظہر کے وقت حضور نبی اکرم ﷺ حضرت علی ﷺ کا بازو تھامے ہوئے باہر تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے لوگو! کیا تمہیں علم نہیں کہ میں مومنوں کی جانوں سے بھی قریب تر ہوں؟'' انہوں نے کہا: کیوں نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے۔'' عطیہ نے کہا: میں نے مزید پوچھا: کیا آپ ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا: ''اے اللہ! جو علی کو دوست رکھے اُسے تو بھی دوست رکھ اور جو اِس سے عداوت رکھے اُس سے تو بھی عداوت رکھ؟'' زید بن ارقم نے کہا: میں نے جو کچھ سنا تھا وہ تمہیں بیان کر دیا ہے۔ اس حدیث کو امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔''

۳۱۔ **عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ**، قَالَ: جَمَعَ عَلِيٌّ ﷺ النَّاسَ فِي الرَّحْبَةِ، ثُمَّ قَالَ لَهُمْ: أَنْشُدُ اللهَ كُلَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ مَا سَمِعَ لَمَّا قَامَ، فَقَامَ ثَلَاثُوْنَ مِنَ النَّاسِ، وَ قَالَ أَبُوْنُعَيْمٍ: فَقَامَ نَاسٌ كَثِيْرٌ فَشَهِدُوْا حِيْنَ أَخَذَهُ بِيَدِهِ، فَقَالَ لِلنَّاسِ: أَتَعْلَمُوْنَ أَنِّي أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟ قَالُوْا: نَعَمْ، يَا رَسُوْلَ اللهِ! قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَهَذَا مَوْلَاهُ، اللّٰهُمَّ! وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَ عَادِ مَنْ عَادَاهُ، قَالَ فَخَرَجْتُ وَ كَأَنَّ

الحديث رقم ۳۱: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ۱۵/۳۷۶، الحديث رقم: ۶۹۳۱، و أحمد بن حنبل في المسند، ۴/۳۷۰، و أحمد بن حنبل، فضائل الصحابه، ۲:۶۸۲، رقم: ۱۱۶۷، و الحاكم في المستدرك، ۳/۱۰۹، الحديث رقم: ۴۵۷۶، و البزار في المسند، ۲/۱۳۳، و الهيثمى في مجمع الزوائد، ۹/۱۰۴، و ابن ابى عاصم في كتاب السنه: ۶۰۳، الحديث رقم: ۱۳۶۶، و البيهقى في السنن الكبرىٰ، ۵/۱۳۴، و محب الدين أحمد الطبرى في الرياض النضرة فى مناقب العشره، ۳/۱۲۷، و ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ۴۵/۱۵۶، و ابن كثير في البدايه والنهايه، ۵/ ۴۶۰، ۴۶۱.

Presented by www.ziaraat.com

فِي نَفْسِي شَيْئًا فَلَقِيتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ فَقُلْتُ لَهُ: إِنِّي سَمِعْتُ عَلِيًّا ؓ يَقُوْلُ كَذَا وَ كَذَا، قَالَ فَمَا تُنْكِرُ قَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ ذٰلِكَ لَهُ. رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

''ابوطفیل سے روایت ہے کہ حضرت علی ؓ نے لوگوں کو ایک کھلی جگہ (رحبہ) میں جمع کیا، پھر اُن سے فرمایا: میں ہر مسلمان کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ جس نے رسولِ اکرم ﷺ کو غدیرِ خم کے دن (میرے متعلق) کچھ فرماتے ہوئے سنا ہے وہ کھڑا ہو جائے۔ اس پر تیس (۳۰) افراد کھڑے ہوئے جبکہ ابونعیم نے کہا کہ کثیر افراد کھڑے ہوئے اور اُنہوں نے گواہی دی کہ (ہمیں وہ وقت یاد ہے) جب حضور نبی اکرم ﷺ نے آپ کا ہاتھ پکڑ کر لوگوں سے فرمایا: ''کیا تمہیں اس کا علم ہے کہ میں مؤمنین کی جانوں سے قریب تر ہوں؟'' سب نے کہا: ہاں، یا رسول اللہ! پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس کا میں مولا ہوں اُس کا یہ (علی) مولا ہے، اے اللہ! تو اُسے دوست رکھ جو اِسے دوست رکھے اور تو اُس سے عداوت رکھ جو اِس سے عداوت رکھے۔'' راوی کہتے ہیں کہ جب میں وہاں سے نکلا تو میرے دل میں کچھ شک تھا۔ اسی دوران میں زید بن ارقم ؓ سے ملا اور اُنہیں کہا کہ میں نے حضرت علی ؓ کو اس طرح فرماتے ہوئے سنا ہے۔ (اس پر) زید بن ارقم ؓ نے کہا: تو کیسے انکار کرتا ہے جبکہ میں نے خود حضور نبی اکرم ﷺ کو حضرت علی ؓ کے متعلق ایسا ہی فرماتے ہوئے سنا ہے؟ اس حدیث کو ابن حبان، احمد بن حنبل اور حاکم نے روایت کیا ہے۔''

٣٢. عَنْ رِيَاحِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: جَاءَ رَهْطٌ إِلَى عَلِيٍّ ؓ بِالرَّحْبَةِ

الحديث رقم ٣٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/ ٤١٩، و الطبرانی في المعجم الكبير، ٤: ١٧٣، ١٧٤، الحديث رقم: ٤٠٥٢، ←

فَقَالُوْا: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَانَا! قَالَ: كَيْفَ أَكُوْنُ مَوْلَاكُمْ وَأَنْتُمْ قَوْمٌ عَرَبٌ؟ قَالُوْا: سَمِعْنَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ يَقُوْلُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَإِنَّ هَذَا مَوْلَاهُ، قَالَ رِيَاحٌ: فَلَمَّا مَضَوْا تَبِعْتُهُمْ فَسَأَلْتُ مَنْ هَؤُلَاءِ؟ قَالُوْا: نَفَرٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فِيْهِمْ أَبُوْ أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيُّ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ.

''حضرت ریاح بن حارث سے روایت ہے کہ ایک وفد نے حضرت علی ؓ سے ملاقات کی اور کہا: اے ہمارے مولا! آپ پر سلامتی ہو۔ حضرت علی ؓ نے پوچھا: میں کیسے آپ کا مولا ہوں حالانکہ آپ تو قومِ عرب ہیں (کسی کو جلدی قائد نہیں مانتے)۔ اُنہوں نے کہا: ہم نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا ہے: ''جس کا میں مولا ہوں بے شک اس کا یہ (علی) مولا ہے۔'' حضرت ریاح نے کہا: جب وہ لوگ چلے گئے تو میں نے ان سے جا کر پوچھا کہ وہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا کہ انصار کا ایک وفد ہے، ان میں حضرت ابوایوب انصاری ؓ بھی ہیں۔ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے اور طبرانی نے المعجم الکبیر میں روایت کیا ہے۔''

٣٣. عَنْ رِيَاحِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: بَيْنَا عَلِيٌّ ؓ جَالِسٌ فِي الرَّحْبَةِ إِذْ

٤٠٥٣، و ابن ابی شيبه في المصنف، ١٢/ ٦٠، الحديث رقم: ١٢١٢٢، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابه، ٢/ ٥٧٢، الحديث رقم: ٩٦٧، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ١٠٣، ١٠٤، و محب طبری في الرياض النضره فی مناقب العشره، ٢/ ١٦٩، و محب الدين الطبری في الرياض النضره فی مناقب العشره، ٣/ ١٢٦، و ابن كثير في البدايه و النهايه، ٤/ ١٧٢، و ابن كثير في البدايه والنهايه، ٥/ ٤٦٢.

الحديث رقم ٣٣: أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ٤/ ١٧٣، الحديث ←

Presented by www.ziaraat.com

جَاءَ رَجُلٌ وَ عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا مَوْلَايَ فَقِيْلَ مَنْ هَذَا؟ قَالَ: أَبُوْأَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ: أَبُوْأَيُّوْب سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجِمِ الْكَبِيْرِ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت ریاح بن حارث ﷺ بیان کرتے ہیں کہ اس دوران جبکہ حضرت علی ﷺ صحن میں تشریف فرما تھے ایک آدمی آیا، اس پر سفر کے اثرات نمایاں تھے، اس نے کہا: السلام علیک اے میرے مولا! پوچھا گیا یہ کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ابو ایوب انصاری ہیں۔ حضرت ابو ایوب انصاری ﷺ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے ''المعجم الکبیر'' میں اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔''

٣٤۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، قَالَ اسْتَشْهَدَ عَلِيٌّ النَّاسَ، فَقَالَ: أَنْشُدُ اللهَ رَجُلًا سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ! مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ، فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اَللّٰهُمَّ! وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَ عَادِ مَنْ عَادَاهُ، قَالَ: فَقَامَ سِتَّةَ عَشَرَ رَجُلاً،

...... رقم: ٤٠٥٢، ٤٠٥٣، و ابن ابي شيبة في المصنف، ٦/٣٦٦، الحديث رقم: ٣٢٠٧٣، والنيسابورى فى شرف المصطفى، ٥: ٤٩٥

الحديث رقم ٣٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند،٥/٣٧٠، و الطبراني في المعجم الكبير،٥/١٧١، الحديث رقم:٤٩٨٥، و الهيثمى في مجمع الزوائد،٩/١٠٦، و محب الدين أحمد الطبرى في ذخائر العقبى فى مناقب ذوى القربى:١٢٥،١٢٦ وأيضاً في الرياض النضره فى مناقب العشره، ٣/١٢٧، و ابن كثير في البدايه والنهايه، ٥/٤٦١.

فَشَهِدُوْا. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ.

''حضرت زید بن ارقم ﷺ سے روایت ہے کہ حضرت علی ﷺ نے لوگوں سے گواہی طلب کرتے ہوئے کہا کہ میں تمہیں قسم دیتا ہوں جس نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''اے اللہ! جس کا میں مولا ہوں، اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! تو اُسے دوست رکھ جو اِسے دوست رکھے اور تو اُس سے عداوت رکھ جو اِس سے عداوت رکھے۔'' پس اس (موقع) پر سولہ (١٦) آدمیوں نے کھڑے ہو کر گواہی دی۔ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔''

٣٥۔ عَنْ زَاذَانَ بْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا ﷺ فِي الرَّحْبَةِ وَهُوَ يَنْشُدُ النَّاسَ: مَنْ شَهِدَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ وَ هُوَ يَقُوْلُ مَا قَالَ، فَقَامَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلاً فَشَهِدُوْا أَنَّهُمْ سَمِعُوْا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَهُوَ يَقُوْلُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ. رَوَاهُ أحْمَدُ وَ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْأَوْسَطِ.

''حضرت زاذان بن عمر سے روایت ہے، آپ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی ﷺ کو مجلس میں لوگوں سے حلفاً یہ پوچھتے ہوئے سنا: کس نے حضور نبی اکرم ﷺ کو غدیر خم کے دن کچھ فرماتے ہوئے سنا ہے؟ اس پر تیرہ (١٣) آدمی

الحديث رقم ٣٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند،١/٨٤، و الطبراني في المعجم الاوسط،٣/٦٩، الحديث رقم: ٢١٣١، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابه،٢/٥٨٥، الحديث رقم: ٩٩١، و الهيثمى في مجمع الزوائد،٩/١٠٧، و ابن ابى عاصم في كتاب السنه: ٦٠٤، الحديث رقم:١٣٧١، و البيهقى في السنن الكبرىٰ، ٥/١٣١، و أبو نعيم في حلية الاولياء و طبقات الاصفياء، ٥/٢٦، و ابن كثير في البدايه والنهايه، ٥/٤٦٢، و حسام الدين الهندى في كنز العمال،١٣/١٥٨، الحديث رقم:٣٦٤٨٧.

Presented by www.ziaraat.com

کھڑے ہوئے اور انہوں نے تصدیق کی کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔ اس کو امام احمد بن حنبل اور طبرانی نے المعجم الاوسط میں روایت کیا ہے۔''

۳٦۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰی قَالَ: شَهِدْتُ عَلِيًّا رضی الله عنه فِي الرَّحْبَةِ يَنْشُدُ النَّاسَ: أَنْشُدُ اللهَ مَنْ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ۔ لَمَّا قَامَ فَشَهِدَ، قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: فَقَامَ إِثْنَا عَشَرَ بَدَرِيًّا كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَی أَحَدِهِمْ، فَقَالُوْا: نَشْهَدُ أَنَّا سَمِعْنَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ: أَلَسْتُ أَوْلَی بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَ أَزْوَاجِي أُمَّهَاتُهُمْ؟ فَقُلْنَا: بَلٰی، يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: فَمَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اَللّٰهُمَّ! وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَ عَادِ مَنْ عَادَاهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ أَبُوْيَعْلٰی.

''حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ رضی الله عنه روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی الله عنه کو وسیع میدان میں دیکھا، اُس وقت آپ لوگوں سے حلفاً پوچھ رہے تھے کہ جس نے حضور نبی اکرم ﷺ کو غدیر خم کے دن ...... جس کا میں مولا ہوں، اُس کا علی مولا ہے ...... فرماتے ہوئے سنا ہو وہ کھڑا ہو کر گواہی دے۔ عبدالرحمن نے کہا:

الحديث رقم ٣٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/١١٩، و أبويعلیٰ في المسند، ١/٢٥٧، الحديث رقم: ٥٦٣، و الطحاوی في مشكل الآثار، ٢/٣٠٨، و المقدسی في الاحاديث المختاره، ٢/٨٠، ٨١، الحديث رقم: ٤٥٨، و خطيب بغدادی في تاريخ بغداد، ١٤/٢٣٦، و ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٤٥/١٥٦، ١٥٧، و ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٤٥/١٦١، و محب الدين الطبری في الرياض النضره فی مناقب العشره، ٣/١٢٨۔

اس پر بارہ (۱۲) بدری صحابۂ کرام رضی الله عنهم کھڑے ہوئے، گویا میں اُن میں سے ایک کی طرف دیکھ رہا ہوں۔ ان (بدری صحابۂ کرام رضی الله عنهم) نے کہا: ہم گواہی دیتے ہیں کہ ہم نے رسولِ اکرم ﷺ کو غدیر خم کے دن یہ فرماتے ہوئے سنا: ''کیا میں مؤمنوں کی جانوں سے قریب تر نہیں ہوں، اور میری بیویاں اُن کی مائیں نہیں ہیں؟' سب نے کہا: کیوں نہیں، یا رسول اللہ! اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس کا میں مولا ہوں، اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! جو اِسے دوست رکھے تو اُسے دوست رکھ اور جو اِس سے عداوت رکھے تو اُس سے عداوت رکھ۔ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل اور ابویعلی نے روایت کیا ہے۔''

۳۷۔ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ وَهْبٍ وَ عَنْ زَيْدِ بْنِ يُثَيْعٍ رضي الله عنهما قَالَ: نَشَدَ عَلِيٌّ النَّاسَ فِي الرَّحْبَةِ مَنْ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ إِلَّا قَامَ۔ قَالَ: فَقَامَ مِنْ قِبَلِ سَعِيْدٍ سِتَّةٌ وَ مِنْ قِبَلِ زَيْدٍ سِتَّةٌ، فَشَهِدُوْا أَنَّهُمْ سَمِعُوْا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ لِعَلِيٍّ رضی الله عنه يَوْمَ غَدِيْرَ خُمٍّ: أَلَيْسَ اللهُ أَوْلَی بِالْمُؤْمِنِيْنَ؟ قَالُوْا: بَلٰی قَالَ: اَللّٰهُمَّ! مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اَللّٰهُمَّ!

الحديث رقم ٣٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/١١٨، والطبرانی في المعجم الأوسط، ٣/٦٩، ١٣٤، الحديث رقم: ٢١٣٠، ٢٢٧٥، و الطبرانی في المعجم الصغير، ١/٦٥، و ابن ابی شيبه في المصنف، ١٢/٦٧، الحديث رقم: ١٢١٤٠، و النسائی في خصائص امير المؤمنين علی بن ابی طالب: ٩٠، ١٠٠، الحديث رقم/٨٤، ٩٥، و المقدسی في الاحاديث المختاره، ٢/١٠٥، ١٠٦، الحديث رقم: ٤٨٠، و الهيثمی في مجمع الزوائد، ٩/١٠٧، ١٠٨، و ابونعيم في حلية الأولياء و طبقات الاصفياء، ٥/٢٦، و ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٤٥/١٦٠، و حسام الدين الهندی في كنز العمال، ١٣/١٥٧، الحديث رقم: ٣٦٤٨٥۔

Presented by www.ziaraat.com

وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَ عَادِ مَنْ عَادَاهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْأَوْسَطِ وَ الصَّغِيْرِ وَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت سعید بن وہب اور زید بن یثیع رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نے کھلے میدان میں لوگوں کو قسم دی کہ جس نے حضور نبی اکرم ﷺ کو غدیر خم کے دن کچھ فرماتے ہوئے سنا ہو کھڑا ہو جائے۔ راوی کہتے ہیں: چھ (آدمی) سعید کی طرف سے اور چھ (۶) زید کی طرف سے کھڑے ہوئے اور اُنہوں نے گواہی دی کہ اُنہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو غدیر خم کے دن حضرت علی ؓ کے حق میں یہ فرماتے ہوئے سنا: ''کیا اللہ مؤمنین کی جانوں سے قریب تر نہیں ہے؟'' لوگوں نے کہا: کیوں نہیں! پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! تو اُسے دوست رکھ جو اِسے دوست رکھے اور تو اُس سے عداوت رکھ اور جو اِس سے عداوت رکھے۔ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں، طبرانی نے المعجم الاوسط اور المعجم الصغیر میں اور ابن ابی شیبہ نے اپنی مصنف میں روایت کیا ہے۔''

۳۸۔ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ وَهْبٍ، قَالَ: نَشَدَ عَلِيٌّ ؓ النَّاسَ فَقَامَ خَمْسَةٌ أَوْ سِتَّةٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَشَهِدُوْا أَنَّ

الحديث رقم ۳۸: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۵/ ۳۶۶، و النسائي في خصائص امير المؤمنين على بن ابى طالب ؓ: ۹۰، الحديث رقم: ۸۳، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابه، ۲/ ۵۹۸، ۵۹۹، الحديث رقم: ۱۰۲۱، و المقدسي في الاحاديث المختاره، ۲/ ۱۰۵، الحديث رقم: ۴۷۹، و البيهقي في السنن الكبرىٰ، ۵/ ۱۳۱، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/ ۱۰۴، و ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ۴۵/ ۱۶۰، و محب الدين الطبرى في الرياض النضره فى مناقب العشره، ۳/ ۱۲۷.

رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''ابو اسحاق سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سعید بن وہب کو یہ کہتے ہوئے سنا: حضرت علی ؓ نے لوگوں سے قسم لی جس پر پانچ (۵) یا چھ (۶) صحابہ نے کھڑے ہو کر گواہی دی کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تھا: ''جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔ اس حدیث کو احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔''

۳۹۔ عَنْ عُمَيْرَةَ بْنِ سَعْدٍ ؓ، أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا ؓ وَ هُوَ يَنْشُدُ فِي الرَّحْبَةِ: مَنْ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ؟ فَقَامَ سِتَّةُ نَفَرٍ فَشَهِدُوْا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْأَوْسَطِ.

''عمیرہ بن سعد سے روایت ہے کہ اُنہوں نے حضرت علی ؓ کو کھلے میدان میں قسم دیتے ہوئے سنا کہ کس نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جس کا میں مولا ہوں، اُس کا علی مولا ہے؟ تو (اِس پر) چھ (۶) افراد نے کھڑے ہو کر گواہی دی۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے المعجم الاوسط میں روایت کیا ہے۔''

۴۰۔ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، قَالَ: نَشَدَ عَلِيٌّ النَّاسَ: مَنْ

الحديث رقم ۳۹: أخرجه الطبراني في المعجم الاوسط، ۲/ ۱۲۴، الحديث رقم: ۲۲۷۵، و الطبراني في المعجم الصغير، ۱/ ۶۴، ۶۵، و النسائي في خصائص امير المؤمنين على بن ابى طالب ؓ: ۸۹، ۹۱، الحديث رقم: ۸۲، ۸۵، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/ ۱۰۸، و البيهقي في السنن الكبرى، ۵/ ۱۳۲، و ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ۴۵/ ۱۵۹، و مزى في تهذيب الكمال، ۲۲/ ۳۹۷، ۳۹۸

الحديث رقم ۴۰: أخرجه الطبراني في المعجم الاوسط، ۲/ ۵۷۶، الحديث رقم: ۱۹۸۷، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/ ۱۰۶، و ابن

Presented by www.ziaraat.com

سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ: أَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ أَنِّي أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟ قَالُوْا: بَلٰى، قَالَ: فَمَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اَللّٰهُمَّ! وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَ عَادِ مَنْ عَادَاهُ. فَقَامَ إِثْنَا عَشَرَ رَجُلاً فَشَهِدُوْا بِذَلِكَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْأَوْسَطِ.

''ابوطفیل حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے حلفاً پوچھا کہ تم میں سے کون ہے جس نے حضور نبی اکرم ﷺ کو غدیر خم کے دن یہ فرماتے ہوئے سنا ہو: ''کیا تم نہیں جانتے کہ میں مؤمنوں کی جانوں سے قریب تر ہوں؟ اُنہوں نے کہا: کیوں نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! جو اِسے دوست رکھے تو بھی اُسے دوست رکھ، اور جو اِس سے عداوت رکھے تو اُس سے عداوت رکھ۔'' (سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی اس گفتگو پر) بارہ (۱۲) آدمی کھڑے ہوئے اور اُنہوں نے اس واقعہ کی شہادت دی۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے المعجم الاوسط میں روایت کیا ہے۔''

۴۱۔ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيْدٍ الْغِفَارِيِّ ...... فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي قَدْ نَبَّأَنِي اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ أَنَّهُ لَنْ يُعَمَّرَ نَبِيٌّ إِلَّا نِصْفَ عُمْرِ الَّذِي يَلِيْهِ مِنْ

...... عسكر في تاريخ دمشق الكبير، ٤٥/١٥٧، ١٥٨، و محب الدين طبرى في الرياض النضره فى مناقب العشره، ٣/١٢٧، و حسام الدين الهندى في كنز العمال، ١٣/١٥٧، الحديث رقم: ٣٦٤٨٥.

الحديث رقم ٤١: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٣/١٨٠، ١٨١، الحديث رقم: ٣٠٥٢، و في ٣/٦٧، الحديث رقم: ٢٦٨٣، و في ٥/١٦٦، ١٦٧، الحديث رقم: ٤٩٧١، و الهيثمى في مجمع الزوائد، ٩/١٦٤، ١٦٥، و حسام الدين الهندى في كنز العمال، ١/١٨٨، ١٨٩، الحديث رقم: ٩٥٧، ٩٥٨، و ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٤٥/١٦٦، ١٦٧، و ابن كثير في البدايه والنهايه، ٥/٤٦٣.

قَبْلِهِ، وَ إِنِّي لَأَظُنُّ أَنِّي يُوْشِكُ أَنْ أُدْعَى فَأُجِيْبُ، وَ إِنِّي مَسْؤُوْلٌ، وَ إِنَّكُمْ مَسْؤُوْلُوْنَ، فَمَاذَا أَنْتُمْ قَائِلُوْنَ؟ قَالُوْا: نَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ وَ جَهَدْتَ وَ نَصَحْتَ، فَجَزَاكَ اللهُ خَيْرًا، فَقَالَ: أَلَيْسَ تَشْهَدُوْنَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ، وَ أَنَّ جَنَّتَهُ حَقٌّ وَ نَارَهُ حَقٌّ، وَ أَنَّ الْمَوْتَ حَقٌّ، وَ أَنَّ الْبَعْثَ بَعْدَ الْمَوْتِ حَقٌّ، وَ أَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيْهَا وَ أَنَّ اللهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ؟ قَالُوْا: بَلٰى، نَشْهَدُ بِذَلِكَ، قَالَ: اَللّٰهُمَّ! إِشْهَدْ، ثُمَّ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ اللهَ مَوْلَايَ وَ أَنَا مَوْلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَ أَنَا أَوْلَى بِهِمْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ، فَمَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَهَذَا مَوْلَاهُ يَعْنِي عَلِيًّا رضي الله عنه ...... اَللّٰهُمَّ! وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَ عَادِ مَنْ عَادَاهُ. ثُمَّ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي فَرَطُكُمْ وَ إِنَّكُمْ وَارِدُوْنَ عَلَى الْحَوْضِ، حَوْضٌ أَعْرَضُ مَا بَيْنَ بُصْرَى وَ صَنْعَاءَ، فِيْهِ عَدَدَ النُّجُوْمِ قِدْحَانٌ مِنْ فِضَّةٍ، وَ إِنِّي سَائِلُكُمْ حِيْنَ تَرِدُوْنَ عَلَيَّ عَنِ الثَّقَلَيْنِ، فَانْظُرُوْا كَيْفَ تُخْلِفُوْنِي فِيْهِمَا، الثَّقَلُ الْأَكْبَرُ كِتَابُ اللهِ عزوجل سَبَبٌ طَرَفُهُ بِيَدِ اللهِ وَ طَرَفُهُ بِأَيْدِيْكُمْ فَاسْتَمْسِكُوْا بِهِ لَا تَضِلُّوْا وَ لَا تُبَدِّلُوْا، وَ عِتْرَتِي أَهْلُ بَيْتِي، فَإِنَّهُ قَدْ نَبَّأَنِي اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ أَنَّهُمَا لَنْ يَنْقَضِيَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ.

''حضرت حذیفہ بن اُسید غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! مجھے لطیف و خبیر ذات نے خبر دی ہے کہ اللہ نے ہر نبی کو اپنے سے پہلے نبی کی نصف عمر عطا فرمائی اور مجھے گمان ہے کہ مجھے (عنقریب) بلاوا آئے گا اور میں اُسے قبول کر لوں گا، اور مجھ سے (میری ذمہ داریوں کے متعلق) پوچھا جائے گا اور تم سے بھی (میرے متعلق) پوچھا جائے گا، (اس بابت) تم کیا کہتے ہو؟ انہوں

Presented by www.ziaraat.com

نے کہا: ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نے ہمیں انتہائی جدوجہد کے ساتھ دین پہنچایا اور بھلائی کی باتیں ارشاد فرمائیں، اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات کی گواہی نہیں دیتے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، جنت و دوزخ حق ہیں اور موت اور موت کے بعد کی زندگی حق ہے، اور قیامت کے آنے میں کوئی شک نہیں، اور اللہ تعالیٰ اہل قبور کو دوبارہ اٹھائے گا؟ سب نے جواب دیا: کیوں نہیں! ہم ان سب کی گواہی دیتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! تو گواہ بن جا، آپ ﷺ نے فرمایا اے لوگو! بیشک اللہ میرا مولیٰ ہے اور میں تمام مؤمنین کا مولا ہوں اور میں ان کی جانوں سے قریب تر ہوں۔ جس کا میں مولا ہوں یہ اُس کا یہ (علی) مولا ہے۔ اے اللہ! جو اِسے دوست رکھے تو اُسے دوست رکھ، جو اِس سے عداوت رکھے تو اُس سے عداوت رکھ۔ ''اے لوگو! میں تم سے پہلے جانے والا ہوں اور تم مجھے حوض پر ملو گے، یہ حوض بصرہ اور صنعاء کے درمیانی فاصلے سے بھی زیادہ چوڑا ہے۔ اس میں ستاروں کے برابر چاندی کے پیالے ہیں، جب تم میرے پاس آؤ گے میں تم سے دو انتہائی اہم چیزوں کے متعلق پوچھوں گا، دیکھنے کی بات یہ ہے کہ تم میرے پیچھے ان دونوں سے کیا سلوک کرتے ہو! پہلی اہم چیز اللہ کی کتاب ہے، جو ایک حیثیت سے اللہ سے تعلق رکھتی ہے اور دوسری حیثیت سے بندوں سے تعلق رکھتی ہے۔ تم اسے مضبوطی سے تھام لو تو گمراہ ہو گے نہ (حق سے) منحرف، اور (دوسری اہم چیز) میری عترت یعنی اہلِ بیت ہیں (اُن کا دامن تھام لینا)۔ مجھے لطیف وخبیر ذات نے خبر دی ہے کہ بیشک یہ دونوں حق سے نہیں ہٹیں گی یہاں تک کہ مجھے حوض پر ملیں گی۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے ''المعجم الکبیر'' میں روایت کیا ہے۔''

٤٢۔ عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ: شَهِدْنَا الْمَوْسِمَ فِي حَجَّةٍ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ،

الحديث رقم ٤٢: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢/٣٥٧، الحديث ←

وَ هِيَ حَجَّةُ الْوَدَاعِ، فَبَلَغْنَا مَكَانًا يُقَالُ لَهُ غَدِيْرُ خُمٍّ، فَنَادَى: الصَّلَاةَ جَامِعَةً، فَاجْتَمَعْنَا الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْأَنْصَارُ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَسْطَنَا، فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ! بِمَ تَشْهَدُوْنَ؟ قَالُوْا: نَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ؟ قَالَ: ثُمَّ مَهْ؟ قَالُوْا: وَ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ، قَالَ: فَمَنْ وَلِيُّكُمْ؟ قَالُوْا: اللهُ وَ رَسُوْلُهُ مَوْلَانَا، قَالَ: مَنْ وَلِيُّكُمْ؟ ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ إِلَى عَضُدِ عَلِيٍّ ﷺ، فَأَقَامَهُ فَنَزَعَ عَضُدَهُ فَأَخَذَ بِذِرَاعَيْهِ، فَقَالَ: مَنْ يَكُنِ اللهُ وَ رَسُوْلُهُ مَوْلَيَاهُ فَإِنَّ هَذَا مَوْلَاهُ، اللَّهُمَّ! وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَ عَادِ مَنْ عَادَاهُ، اللَّهُمَّ! مَنْ أَحَبَّهُ مِنَ النَّاسِ فَكُنْ لَهُ حَبِيْبًا، وَمَنْ أَبْغَضَهُ فَكُنْ لَهُ مُبْغِضًا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ.

''حضرت جریر ﷺ سے روایت ہے کہ ہم حجۃ الوداع کے موقع پر حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے، ہم ایک ایسی جگہ پہنچے جسے غدیر خم کہتے ہیں۔ نماز باجماعت ہونے کی ندا آئی تو سارے مہاجرین و انصار جمع ہو گئے۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور خطاب فرمایا: اے لوگو! تم کس چیز کی گواہی دیتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر کس کی؟ انہوں نے کہا: بیشک محمد ا اس کے بندے اور رسول ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا ولی کون ہے؟ انہوں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول ﷺ۔ پھر فرمایا: تمہارا ولی اور کون ہے؟ تب آپ ﷺ نے حضرت علی ﷺ کو بازو سے پکڑ کر کھڑا کیا اور (حضرت علی ﷺ کے) دونوں بازو تھام کر فرمایا: ''اللہ اور

...... رقم: ٢٥٠٥، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٠٦، و حسام الدين الهندى في كنزالعمال، ١٣/١٣٨، ١٣٩، الحديث رقم: ٣٦٤٣٧، و ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٤٥/١٧٩.

Presented by www.ziaraat.com

اُس کا رسول جس کے مولا ہیں اُس کا یہ (علی) مولا ہے، اے اللہ! جو علی کو دوست رکھے تو اُسے دوست رکھ (اور) جو اِس (علی) سے عداوت رکھے تو اُس سے عداوت رکھ، اے اللہ! جو اِسے محبوب رکھے تو اُسے محبوب رکھ اور جو اِس سے بغض رکھے تو اُس سے بغض رکھ۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے ''المعجم الکبیر'' میں روایت کیا ہے۔''

۴۳۔ **عَنْ عَمْرٍو ذِي مُرٍّ وَ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَا: خَطَبَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ، فَقَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَهُ، اَللّٰهُمَّ! وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَ عَادِ مَنْ عَادَاهُ، وَ انْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ وَ أَعِنْ مَنْ أَعَانَهُ.** رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ.

''عمرو ذی مر اور زید بن ارقم سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے غدیر خم کے مقام پر خطاب فرمایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! جو اِسے دوست رکھے تو اُسے دوست رکھ اور جو اس سے عداوت رکھے تو اُس سے عداوت رکھ، اور جو اِس کی نصرت کرے اُس کی تو نصرت فرما، اور جو اِس کی اِعانت کرے تو اُس کی اِعانت فرما۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے المعجم الکبیر میں روایت کیا ہے۔''

۴۴۔ **عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ عَلِيًّا جَمَعَ النَّاسَ فِي الرَّحْبَةِ وَ أَنَا شَاهِدٌ،**

الحديث رقم ٤٣: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٥/١٩٢، الحديث رقم: ٥٠٥٩، و النسائي في خصائص امير المؤمنين على بن ابى طالب ؓ، ١٠٠، ١٠١، الحديث رقم: ٩٦، و الهيثمى في مجمع الزوائد، ٩/١٠٤، ١٠٦، و ابن كثير في البداية والنهاية، ٤/١٧٠، وحسام الدين الهندى في كنز العمال، ١١/٦٠٩، الحديث رقم: ٣٢٩٤٦.

الحديث رقم ٤٤: أخرجه الهيثمى في مجمع الزوائد، ٩/١٠٨، و قال رواه الطبراني و أسناده حسن، و ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ←

فَقَالَ: أَنْشُدُ اللهَ رَجُلًا سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، فَقَامَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ رَجُلًا فَشَهِدُوا أَنَّهُمْ سَمِعُوْا النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ذَالِكَ. رَوَاهُ الْهَيْثَمِيُّ.

''حضرت عمیر بن سعد سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت علی ؓ کو کھلے میدان میں یہ قسم دیتے ہوئے سنا کہ کس نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے؟ تو اٹھارہ (۱۸) افراد نے کھڑے ہو کر گواہی دی۔ اس حدیث کو ہیثمی نے روایت کیا ہے۔''

۴۵۔ **عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ؓ قَالَ: لَمَّا رَجَعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنْ حَجَّةِ الْوِدَاعِ وَ نَزَلَ غَدِيْرَ خُمٍّ، أَمَرَ بِدَوْحَاتٍ، فَقُمْنَ، فَقَالَ: كَأَنِّي قَدْ دُعِيْتُ فَأَجَبْتُ، إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ، أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ: كِتَابُ اللهِ تَعَالٰى، وَعِتْرَتِي، فَانْظُرُوْا كَيْفَ تُخْلِفُوْنِي فِيْهِمَا، فَإِنَّهُمَا لَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ. ثُمَّ قَالَ: إِنَّ اللهَ ﷻ مَوْلَايَ وَ أَنَا مَوْلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ. ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ، فَقَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَهَذَا وَلِيُّهُ، اَللّٰهُمَّ! وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَ عَادِ مَنْ عَادَاهُ.** رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وَ قَالَ هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

.... ٤٥/١٥٨، وابن كثير في البدايه والنهايه، ٤/١٧١، و فيه ٥/٤٦١، و حسام الدين الهندى في كنز العمال، ١٣/١٥٤، ١٥٥، الحديث رقم: ٣٦٤٨٠.

الحديث رقم ٤٥: أخرجه الحاكم فى المستدرك، ٣/١٠٩، الحديث رقم: ٤٥٧٦، والنسائى فى السنن الكبرىٰ، ٥/٤٥، ١٣٠، الحديث رقم: ٨١٤٨، ٨٤٦٤، والطبرانى فى المعجم الكبير، ٥/١٦٦، الحديث رقم: ٤٩٦٩.

Presented by www.ziaraat.com

’’حضرت زید بن ارقم ؓ سے روایت ہے کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ حجۃ الوداع سے واپس تشریف لائے اور غدیر خم پر قیام فرمایا۔ آپ ﷺ نے سائبان لگانے کا حکم دیا، وہ لگا دیئے گئے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ’’مجھے لگتا ہے کہ عنقریب مجھے (وصال کا) بلاوا آنے کو ہے، جسے میں قبول کر لوں گا۔ تحقیق میں تمہارے درمیان دو اہم چیزیں چھوڑ کر جارہا ہوں، جو ایک دوسرے سے بڑھ کر اہمیت کی حامل ہیں: ایک اللہ کی کتاب اور دوسری میری عترت۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ میرے بعد تم ان دونوں کے ساتھ کیا سلوک روا رکھتے ہو اور یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گی، یہاں تک کہ حوضِ کوثر پر میرے سامنے آئیں گی۔‘‘ پھر فرمایا: ’’بے شک اللہ میرا مولا ہے اور میں ہر مومن کا مولا ہوں۔‘‘ پھر حضرت علی ؓ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: ’’جس کا میں مولا ہوں، اُس کا یہ ولی ہے، اے اللہ! جو اِسے (علی کو) دوست رکھے اُسے تو دوست رکھ اور جو اِس سے عداوت رکھے اُس سے تو بھی عداوت رکھ۔‘‘ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور وہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث امام بخاری اور امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔‘‘

٤٦۔ عَنِ ابْنِ وَاثِلَةَ أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ، يَقُوْلُ: نَزَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بَيْنَ مَكَّةَ وَ الْمَدِيْنَةِ عِنْدَ شَجَرَاتٍ خَمْسٍ دَوْحَاتٍ عِظَامٍ، فَكَنَسَ النَّاسُ مَا تَحْتَ الشَّجَرَاتِ، ثُمَّ رَاحَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَشِيَّةً، فَصَلَّى، ثُمَّ قَامَ خَطِيْباً فَحَمِدَ اللهَ وَ أَثْنَى عَلَيْهِ وَ ذَكَرَ وَ وَعَظَ، فَقَالَ: مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَقُوْلَ: ثُمَّ قَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ! إِنِّي تَارِكٌ فِيْكُمْ أَمْرَيْنِ، لَنْ تَضِلُّوْا إِنِ اتَّبَعْتُمُوْهُمَا، وَ هُمَا كِتَابُ اللهِ وَ أَهْلُ بَيْتِي عِتْرَتِي، ثُمَّ قَالَ:

الحديث رقم ٤٦: أخرجه الحاكم فى المستدرك، ٣ / ١٠٩، ١١٠، الحديث رقم: ٤٥٧٧

أَتَعْلَمُوْنَ أَنِّي أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالُوْا: نَعَمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ حَدِيْثُ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

’’حضرت ابن واثلہ ؓ سے روایت کہ اُنہوں نے زید بن ارقم ؓ سے سنا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مکہ اور مدینہ کے درمیان پانچ بڑے گھنے درختوں کے قریب پڑاؤ کیا۔ لوگوں نے درختوں کے نیچے صفائی کی اور آپ ﷺ نے کچھ دیر آرام فرمایا، نماز ادا فرمائی، پھر خطاب فرمانے کیلئے کھڑے ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان فرمائی اور وعظ و نصیحت فرمائی، پھر جو اللہ تعالیٰ نے چاہا آپ ﷺ نے بیان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’اے لوگو! میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں، جب تک تم ان کی پیروی کرو گے کبھی گمراہ نہیں ہوگے اور وہ (دو چیزیں) اللہ کی کتاب اور میرے اہلِ بیت و عترت ہیں۔‘‘ اس کے بعد فرمایا: ’’کیا تمہیں علم نہیں کہ میں مومنوں کی جانوں سے قریب تر ہوں؟‘‘ ایسا تین مرتبہ فرمایا۔ سب نے کہا: جی ہاں! پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ’’جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور کہا: بریدہ اسلمی کی روایت کردہ حدیث امام بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔‘‘

٤٧۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ؓ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلَى غَدِيْرِ خُمٍّ، فَأَمَرَ بِرَوْحٍ فَكُسِحَ فِي يَوْمٍ مَا أَتَى عَلَيْنَا يَوْمٌ كَانَ أَشَدُّ حَرًّا مِنْهُ، فَحَمِدَ اللهَ وَ أَثْنَى عَلَيْهِ، وَ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! أَنَّهُ لَمْ يُبْعَثْ

الحديث رقم ٤٧: أخرجه الحاكم فى المستدرك، ٣ / ٥٣٣، الحديث رقم: ٦٢٧٢، والطبرانى فى المعجم الكبير، ٥ / ١٧١، ١٧٢، الحديث رقم: ٤٩٨٦۔

Presented by www.ziaraat.com

نَبِيٌّ قَطُّ إِلَّا مَا عَاشَ نِصْفَ مَا عَاشَ الَّذِي كَانَ قَبْلَهُ وَ إِنِّي أُوْشِکُ أَنْ أُدْعَى فَأُجِيْبَ، وَ إِنِّي تَارِکٌ فِيْکُمْ مَا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهُ كِتَابُ اللهِ ﷻ. ثُمَّ قَامَ وَ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ ؓ، فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! مَنْ أَوْلَى بِكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ؟ قَالُوْا: اللهُ وَ رَسُوْلُهُ أَعْلَمُ، أَلَسْتُ أَوْلَى بِكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ؟ قَالُوْا: بَلَى، قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.
وَقَالَ هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت زید بن ارقم ؓ روایت کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نکلے یہاں تک کہ غدیرِ خم پہنچ گئے۔ آپ ﷺ نے سائبان لگانے کا حکم دیا۔ آپ ﷺ اس دن تھکاوٹ محسوس کر رہے تھے اور ہمارے اوپر اس دن سے زیادہ گرم دن اس سے پہلے نہ گزرا تھا۔ آپ ﷺ نے اللہ کی حمد و ثنا بیان کی اور فرمایا: ’’اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے جتنے نبی بھیجے ہر نبی نے اپنے سے پہلے نبی سے نصف زندگی پائی، اور مجھے لگتا ہے کہ عنقریب مجھے (وصال کا) بلاوا آنے کو ہے جسے میں قبول کر لوں گا۔ میں تمہارے اندر وہ چیز چھوڑے جا رہا ہوں کہ اُس کے ہوتے ہوئے تم ہرگز گمراہ نہیں ہو گے، وہ کتاب اللہ ہے۔‘‘ پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور حضرت علی ؓ کا ہاتھ تھام کر فرمایا: ’’اے لوگو! کون ہے جو تمہاری جانوں سے زیادہ قریب ہے؟‘‘ سب نے کہا: اللہ اور اُس کا رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔ (پھر) فرمایا: ’’کیا میں تمہاری جانوں سے قریب تر نہیں ہوں؟‘‘ اُنہوں نے کہا: کیوں نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: ’’جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا اور کہا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔‘‘

۴۸۔ **عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ إِيَاسٍ الضَّبِّيِّ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ،** قَالَ: كُنَّا مَعَ

الحديث رقم ۴۸: أخرجه الحاكم في المستدرك، ۳/ ۳۷۱، الحديث رقم: ۵۵۹۴

عَلِيٍّ ؓ يَوْمَ الْجَمَلِ، فَبَعَثَ إِلَى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ أَنْ إِلْقَنِيْ، فَأَتَاهُ طَلْحَةُ، فَقَالَ: نَشَدْتُکَ اللهَ، هَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَ عَادِ مَنْ عَادَاهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَلِمَ تُقَاتِلُنِي؟ قَالَ: لَمْ أَذْكُرْ، قَالَ: فَانْصَرَفَ طَلْحَةُ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

’’حضرت رفاعہ بن ایاس ضبی ؓ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ہم جمل کے دن حضرت علی ؓ کے ساتھ تھے۔ آپ ؓ نے طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہما کی طرف ملاقات کا پیغام بھیجا۔ پس طلحہ اُن کے پاس آئے۔ آپ ؓ نے کہا: ’’میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں، کیا آپ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا ہے کہ جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! جو علی کو دوست رکھے تو اُسے دوست رکھ، جو اُس سے عداوت رکھے تو اُس سے عداوت رکھ؟‘‘ حضرت طلحہ ؓ نے کہا: ہاں! حضرت علی ؓ نے کہا: ’’تو پھر میرے ساتھ کیوں جنگ کرتے ہو؟‘‘ طلحہ ؓ نے کہا: مجھے یہ بات یاد نہیں تھی۔ راوی نے کہا: (اُس کے بعد) طلحہ ؓ واپس لوٹ گئے۔ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔‘‘

۴۹۔ **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ** رضی اللہ عنہما قَالَ: كُنَّا بِالْجُحْفَةِ بِغَدِيْرِ خُمٍّ إِذْ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ ؓ فَقَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم جحفہ میں غدیر

الحديث رقم ۴۹: أخرجه ابن ابي شيبه في المصنف، ۱۲/ ۵۹، الحديث رقم: ۱۲۱۲۱

Presented by www.ziaraat.com

خم کے مقام پر تھے، جب حضور نبی اکرم ﷺ باہر ہمارے پاس تشریف لائے، پھر آپ ﷺ نے حضرت علی ؓ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: ''جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔ اس حدیث کو ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے''

٥٠۔ عَنْ أَبِي يَزِيْدَ الْأَوْدِيِّ عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: دَخَلَ أَبُوْهُرَيْرَةَ الْمَسْجِدَ فَاجْتَمَعَ إِلَيْهِ النَّاسُ، فَقَامَ إِلَيْهِ شَابٌّ، فَقَالَ: أَنْشُدُکَ بِاللهِ، أَسَمِعْتَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اللّٰهُمَّ! وَالِ مَنْ وَالَاهُ. فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اللّٰهُمَّ! وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَ عَادِ مَنْ عَادَاهُ. رَوَاهُ أَبُوْيَعْلَى فِي مُسْنَدِهِ.

''ابو یزید اودی ؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ (ایک دفعہ) حضرت ابوہریرہ ؓ مسجد میں داخل ہوئے تو لوگ آپ ؓ کے اردگرد جمع ہو گئے۔ اُن میں سے ایک جوان نے کھڑے ہو کر کہا: میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں، کیا آپ نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! جو علی کو دوست رکھے اُسے تو دوست رکھ؟ اِس پر انہوں نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسولِ اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! جو اِسے دوست رکھے اُسے تو دوست رکھ اور جو اِس سے عداوت رکھے اُس سے تو عداوت رکھ۔ اس حدیث کو ابو یعلی نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے۔''

الحديث رقم ٥٠: أخرجه أبو يعلى في المسند، ١١/ ٣٠٧، الحديث رقم: ٦٤٢٣، و ابن أبي شيبه في المصنف، ١٢/ ٦٨، الحديث رقم: ١٢١٤١، و ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٤٥/ ١٧٥، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ١٠٥، ١٠٦، و ابن كثير في البداية و النهاية، ٤/ ١٧٤.

٥١۔ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: قَالَ سَعْدٌ: أَمَا وَاللهِ إِنِّي لَأَعْرِفُ عَلِيًّا وَمَا قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَشْهَدُ لَقَالَ لِعَلِيٍّ يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ وَ نَحْنُ قُعُوْدٌ مَعَهُ فَأَخَذَ بِضُبْعِهِ ثُمَّ قَامَ بِهِ ثُمَّ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ مَوْلَاكُمْ قَالُوْا: اللهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ اللّٰهُمَّ عَادِ مَنْ عَادَاهُ وَوَالِ مَنْ وَالَاهُ. رَوَاهُ الشَّاشِيُّ فِي الْمُسْنَدِ.

''حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاص ؓ سے روایت ہے کہ حضرت سعد ؓ نے فرمایا: خدا کی قسم میں حضرت علی ؓ اور ان کے متعلق جو کچھ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اچھی طرح جانتا ہوں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو غدیرِ خم والے دن فرمایا: اس وقت جب ہم آپ ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، آپ ﷺ نے اپنی چادر کا کونہ پکڑا اور کھڑے ہوئے پھر فرمایا: اے لوگو! تمہارا مولی کون ہے؟ تو صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں تو علی اس کا مولا ہے۔ اے اللہ تو اس سے دشمنی رکھ جو علی سے دشمنی رکھتا ہے اور اس کو دوست بنا جو علی کو دوست بناتا ہے۔ اس حدیث کو شاشی نے روایت کیا ہے۔''

٥٢۔ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عُمَرَ بْنِ مُوْرِقٍ قَالَ: كُنْتُ بِالشَّامِ وَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ يُعْطِي النَّاسَ، فَتَقَدَّمْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ لِي: مِمَّنْ أَنْتَ؟ قُلْتُ: مِنْ

الحديث رقم ٥١: أخرجه الشاشي في المسند، ١/ ١٦٥، ١٦٦، الحديث رقم: ١٠٦.

الحديث رقم ٥٢: أخرجه أبو نعيم في حلية الاولياء و طبقات الاصفياء، ٥/ ٣٦٤، و ابن عساكر في التاريخ الدمشق الكبير، ٤٨/ ٢٣٣، و ابن عساكر، تاريخ دمشق الكبير، ٦٩/ ١٢٧، ابن اثير في اسد الغابه في معرفة الصحابه، ٦/ ٤٢٧، ٤٢٨.

Presented by www.ziaraat.com

قُرَيْشٍ، قَالَ: مِنْ أَيِّ قُرَيْشٍ؟ قُلْتُ: مِنْ بَنِي هَاشِمٍ، قَالَ: مِنْ أَيِّ بَنِي هَاشِمٍ؟ قَالَ: فَسَكَتُّ. فَقَالَ: مِنْ أَيِّ بَنِي هَاشِمٍ؟ قُلْتُ: مَوْلَى عَلِيٍّ، قَالَ: مَنْ عَلِيٌّ؟ فَسَكَتُّ، قَالَ: فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى صَدْرِي وَ قَالَ: وَ أَنَا وَاللهِ مَوْلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، ثُمَّ قَالَ: حَدَّثَنِي عِدَّةٌ أَنَّهُمْ سَمِعُوْا النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، ثُمَّ قَالَ: يَا مَزَاحِمُ! كَمْ تُعْطِي أَمْثَالَهُ؟ قَالَ: مِائَةً أَوْ مِائَتَي دِرْهَمٍ، قَالَ: أَعْطِهِ خَمْسِيْنَ دِيْنَارًا، وَقَالَ ابْنُ أَبِي دَاوُدَ: سِتِّيْنَ دِيْنَارًا لِوَلَايَتِهِ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ ؓ، ثُمَّ قَالَ: أَلْحَقْ بِبَلَدِكَ فَسَيَأْتِيْكَ مِثْلُ مَا يَأْتِي نُظَرَاءَكَ. رَوَاهُ أَبُوْنُعَيْمٍ.

''حضرت یزید بن عمر بن مورق روایت کرتے ہیں کہ ایک موقع پر میں شام میں تھا جب حضرت عمر بن عبدالعزیز ؓ لوگوں کو نواز رہے تھے۔ پس میں ان کے پاس آیا، اُنہوں نے مجھ سے پوچھا کہ آپ کس قبیلے سے ہیں؟ میں نے کہا: قریش سے۔ اُنہوں نے پوچھا کہ قریش کی کس (شاخ) سے؟ میں نے کہا: بنی ہاشم سے۔ اُنہوں نے پوچھا کہ بنی ہاشم کے کس (خاندان) سے؟ راوی کہتے ہیں کہ میں خاموش رہا۔ اُنہوں نے (پھر) پوچھا کہ بنی ہاشم کے کس (خاندان) سے؟ میں نے کہا: مولا علی (کے خاندان سے)۔ اُنہوں نے پوچھا کہ علی کون ہے؟ میں خاموش رہا۔ راوی کہتے ہیں کہ اُنہوں نے میرے سینے پر ہاتھ رکھا اور کہا: ''بخدا! میں علی بن اَبی طالب ؓ کا غلام ہوں۔'' اور پھر کہا کہ مجھے بے شمار لوگوں نے بیان کیا ہے کہ اُنہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔'' پھر مزاحم سے پوچھا کہ اِس قبیلہ کے لوگوں کو کتنا دے رہے ہو؟ تو اُس نے جواب دیا: سو (١٠٠) یا دو سو (٢٠٠) درہم۔ اِس پر اُنہوں نے کہا: ''علی بن ابی طالب ؓ کی قرابت کی وجہ سے اُسے پچاس (٥٠) دینار دے دو، اور

ابنِ اَبی داؤد کی روایت کے مطابق ساٹھ (٦٠) دینار دینے کی ہدایت کی، اور (اُن سے مخاطب ہو کر) فرمایا: آپ اپنے شہر تشریف لے جائیں، آپ کے پاس آپ کے قبیلہ کے لوگوں کے برابر حصہ پہنچ جائے گا۔ اس حدیث کو ابونعیم نے روایت کیا ہے۔''

٥٣۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ؓ، قَالَ: لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ فِي عَلِيٍّ ثَلَاثَ خِصَالٍ، لَأَنْ يَكُوْنَ لِي وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ. سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: إِنَّهُ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسَى، إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي، وَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: لَأُعْطِيَنَّ الرَّأْيَةَ غَدًا رَجُلًا يُحِبُّ اللهَ وَ رَسُوْلَهُ، وَ يُحِبُّهُ اللهُ وَ رَسُوْلُهُ وَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ، فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَ الشَّاشِيُّ فِي الْمُسْنَدِ.

''حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی ؓ کی تین خصلتیں ایسی بتائی ہیں کہ اگر میں اُن میں سے ایک کا بھی حامل ہوتا تو وہ مجھے سُرخ اُونٹوں سے زیادہ محبوب ہوتی۔ آپ ﷺ نے (ایک موقع پر) ارشاد فرمایا: ''علی میرے لیے اسی طرح ہے جیسے ہارون ؑ موسیٰ ؑ کے لیے تھے،(وہ نبی تھے) مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔'' اور فرمایا: ''میں آج اس شخص کو علم عطا کروں گا جو اللہ اور اُس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں۔'' (راوی کہتے ہیں کہ) میں نے حضور

الحديث رقم ٥٣: أخرجه النسائي في خصائص امير المومنين على بن ابى طالب ؓ: ٣٣، ٣٤، ٨٨، الحديث رقم: ١٠، ٨٠، و الشاشي في المسند، ١/١٦٥، ١٦٦، الحديث رقم: ١٠٦، و ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٤٥/٨٨، وحسام الدين هندى في كنز العمال، ١٥/١٦٣، الحديث رقم: ٣٦٤٩٦.

Presented by www.ziaraat.com

نبی اکرم ﷺ کو (اس موقع پر) یہ فرماتے ہوئے بھی سنا: ''جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔ اس حدیث کو امام نسائی اور شاشی نے روایت کیا ہے۔''

٥٤۔ عَنْ عَلِيٍّ رضی الله عنه، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَامَ بِحَفْرَةِ الشَّجَرَةِ بِخُمٍّ، وَ هُوَ آخِذٌ بِيَدِ عَلِيٍّ رضی الله عنه فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ! أَلَسْتُمْ تَشْهَدُوْنَ أَنَّ اللهَ رَبُّكُمْ؟ قَالُوْا: بَلَى، قَالَ: أَلَسْتُمْ تَشْهَدُوْنَ أَنَّ اللهَ وَ رَسُوْلَهُ أَوْلَى بِكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ۔ قَالُوْا: بَلَى، وَ أَنَّ اللهَ وَ رَسُوْلَهُ مَوْلَاكُمْ؟ قَالُوْا: بَلَى، قَالَ: فَمَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَإِنَّ هَذَا مَوْلَاهُ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي عَاصِمٍ وَ ابْنُ عَسَاكِرَ وَحُسَامُ الدِّيْنِ الْهِنْدِيُّ.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ مقامِ خم پر ایک درخت کے نیچے کھڑے ہوئے اور آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اے لوگو! کیا تم گواہی نہیں دیتے کہ اللہ تمہارا رب ہے؟'' اُنہوں نے کہا: کیوں نہیں! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''کیا تم گواہی نہیں دیتے کہ اللہ اور اس کا رسول تمہاری جانوں سے بھی قریب تر ہیں؟'' اُنہوں نے کہا: کیوں نہیں! پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس کا میں مولا ہوں اُس کا یہ (علی) مولا ہے۔ اس حدیث کو ابن ابی عاصم، ابن عساکر اور حسام الدین ہندی نے روایت کیا ہے۔''

٥٥۔ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَلَا! إِنَّ اللهَ وَلِيِّي وَ أَنَا وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ، مَنْ

الحديث رقم ٥٤: أخرجه ابن ابى عاصم في كتاب السنه:٦٠٣، الحديث رقم: ١٣٦٠، و ابن عسلكر في تاريخ دمشق الكبير، ٤٥/١٦١، ١٦٢، وحسام الدين هندى في كنزالعمال، ١٣/١٤٠، الحديث رقم:٣٦٤٤١۔

الحديث رقم ٥٥: أخرجه حسام الدين هندى في كنزالعمال، ١١/٦٠٨، الحديث رقم:٣٢٩٤٥، و ابن حجر عسقلانى في الإصابه فى تمييز الصحابه، ٤/٣٢٨

كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ. رَوَاهُ حُسَامُ الدِّيْنِ الْهِنْدِيُّ.

''(حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:) آگاہ رہو! بے شک اللہ میرا ولی ہے اور میں ہر مؤمن کا ولی ہوں، پس جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔ اس حدیث کو حسام الدین ہندی نے روایت کیا ہے۔''

٥٦۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ ذِي مُرٍّ وَ سَعِيْدِ بْنِ وَهْبٍ وَ عَنْ زَيْدِ بْنِ يُثَيْعٍ قَالُوْا: سَمِعْنَا عَلِيًّا يَقُوْلُ نَشَدْتُ اللهَ رَجُلاً سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ، لَمَّا قَامَ، فَقَامَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا فَشَهِدُوْا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: أَلَسْتُ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟ قَالُوْا: بَلَى، يَا رَسُوْلَ اللهِ! قَالَ: فَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ، فَقَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَهَذَا مَوْلَاهُ، اَللّٰهُمَّ! وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَ عَادِ مَنْ عَادَاهُ، وَ أَحِبَّ مَنْ أَحَبَّهُ، وَ أَبْغِضْ مَنْ يُبْغِضُهُ، وَ انْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ، وَ اخْذُلْ مَنْ خَذَلَهُ. رَوَاهُ الْبَزَّارُ.

''عمرو بن ذی مر، سعید بن وہب اور زید بن یثیع سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں ہر اس آدمی سے حلفاً پوچھتا ہوں جس نے غدیر خم کے دن حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہو، اس پر تیرہ آدمی کھڑے ہوئے اور اُنہوں نے گواہی دی کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں

الحديث رقم ٥٦: أخرجه البزار في المسند، ٣/٣٥، الحديث رقم: ٧٨٦، و الهيثمى في مجمع الزوائد، ٩/١٠٤، ١٠٥، و الطحاوى في مشكل الآثار، ٢/٣٠٨، و ابن عسكر في تاريخ دمشق الكبير، ٤٥/١٥٩، ١٦٠، و حسام الدين الهندى في كنز العمال، ١٣/١٥٨، الحديث رقم: ٣٦٤٨٧، و ابن كثير في البدايه والنهايه، ٤/١٦٩، و في ٥/٤٦٢۔

Presented by www.ziaraat.com

مؤمنین کی جانوں سے قریب تر نہیں ہوں؟'' سب نے جواب دیا: کیوں نہیں، یا رسول اللہ! راوی کہتا ہے: تب آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: ''جس کا میں مولا ہوں، اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! جو اِسے دوست رکھے تو اُسے دوست رکھ، جو اِس (علی) سے عداوت رکھے تو اُس سے عداوت رکھ، جو اِس (علی) سے محبت کرے تو اُس سے محبت کر، جو اِس (علی) سے بغض رکھے تو اُس سے بغض رکھ، جو اِس (علی) کی نصرت کرے تو اُس کی نصرت فرما اور جو اِسے رسوا (کرنے کی کوشش) کرے تو اُسے رسوا کر۔ اس کو بزار نے روایت کیا ہے۔''

٥٧۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى، قَالَ: خَطَبَ عَلِيٌّ رضي الله عنه فَقَالَ: أَنْشُدُ اللهَ امْرَئً نَشْدَةَ الْإِسْلَامِ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ أَخَذَ بِيَدِي، يَقُوْلُ: أَلَسْتُ أَوْلَى بِكُمْ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ أَنْفُسِكُمْ؟ قَالُوْا: بَلَى، يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اللّٰهُمَّ! وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ، وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ، وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَهُ، إِلَّا قَامَ فَشَهِدَ، فَقَامَ بِضْعَةَ عَشَرَ رَجُلاً فَشَهِدُوْا، وَكَتَمَ فَمَا فَنَوْا مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا عَمُوْا وَبَرَصُوْا. رَوَاهُ حُسَامُ الدِّيْنِ الْهِنْدِيُّ.

''عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے خطاب کیا اور فرمایا: میں اس آدمی کو اللہ اور اسلام کی قسم دیتا ہوں، جس نے رسولِ اکرم ﷺ کو غدیر خم کے دن میرا ہاتھ پکڑے ہوئے یہ فرماتے سنا ہو: ''اے مسلمانو! کیا میں تمہاری جانوں سے قریب تر نہیں ہوں؟'' سب نے جواب دیا:

الحديث رقم ٥٧: أخرجه حسام الدين هندی في كنز العمال، ١٣ / ١٣١، الحديث رقم: ٣٦٤١٧، و ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٤٥ / ١٥٨.

کیوں نہیں، یا رسول اللہ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! جو اِسے دوست رکھے تو اُسے دوست رکھ، جو اِس (علی) سے عداوت رکھے تو اُس سے عداوت رکھ، جو اِس (علی) کی مدد کرے تو اُس کی مدد فرما، جو اِس کی رسوائی چاہے تو اُسے رسوا کر؟'' اس پر تیرہ (١٣) سے زائد افراد نے کھڑے ہو کر گواہی دی اور جن لوگوں نے یہ باتیں چھپائیں وہ دُنیا میں اندھے ہو کر یا برص کی حالت میں مر گئے۔ اس کو حسام دین ہندی نے روایت کیا ہے۔''

Presented by www.ziaraat.com

(٥) بَابٌ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: عَلِيٌّ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِي

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کا فرمان: میرے بعد علی ہر مومن کا ولی ہے﴾

٥٨. عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، فِي رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ مِنْهَا إِنَّ عَلِيًّا مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِي. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.
وَقَالَ هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

”حضرت عمران بن حصین ؓ ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک علی مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں اور میرے بعد وہ ہر مسلمان کا ولی ہے۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے۔“

الحديث رقم ٥٨: أخرجه الترمذي في الجامع الصحيح، ابواب المناقب، باب مناقب علي بن أبي طالب، ٥/ ٦٣٢، الحديث رقم: ٣٧١٢، وابن حبان في الصحيح، ١٥/ ٣٧٣، الحديث رقم: ٦٩٢٩، و الحاكم في المستدرك، ٣/ ١١٩، الحديث رقم: ٤٥٧٩، و النسائي في السنن الكبرى، ٥/ ١٣٢، الحديث رقم: ٨٤٧٤، و ابن ابي شيبة في المصنف، ٦/ ٣٧٣، ٣٧٢، الحديث رقم: ٣٢١٢١، وأبويعلى في المسند، ١/ ٢٩٣، الحديث رقم: ٣٥٥، والطبراني في المعجم الكبير، ١٨/ ١٢٨، الحديث رقم: ٢٦٥.

٥٩. عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ وَ فِيهَا عَنْهُ قَالَ: قَالَ: وَ قَالَ لِبَنِي عَمِّهِ أَيُّكُمْ يُوَالِيْنِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ؟ قَالَ: وَ عَلِيٌّ مَعَهُ جَالِسٌ. فَأَبَوْا فَقَالَ عَلِيٌّ: أَنَا أُوَالِيْكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ قَالَ: أَنْتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ قَالَ، فَتَرَكَهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى رَجُلٍ مِنْهُمْ، فَقَالَ: أَيُّكُمْ يُوَالِيْنِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ؟ فَأَبَوْا قَالَ، فَقَالَ عَلِيٌّ: أَنَا أُوَالِيْكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. فَقَالَ: أَنْتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت عمرو بن میمون ؓ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک طویل حدیث میں روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے چچا کے بیٹوں سے کہا تم میں سے کون دنیا و آخرت میں میرے ساتھ دوستی کرے گا؟ راوی بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی ؓ اس وقت آپ ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، انہوں نے انکار کردیا تو حضرت علی ؓ نے کہا کہ میں آپ ﷺ کے ساتھ دنیا و آخرت میں دوستی کروں گا، اس پر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اے علی تو دنیا و آخرت میں میرا دوست ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ آپ ؓ سے آگے ان میں سے ایک اور آدمی کی طرف بڑھے اور فرمایا: تم میں سے دنیا و آخرت میں میرے ساتھ کون دوستی کرے گا؟ تو انہوں نے بھی انکار کردیا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ اس پر پھر حضرت علی ؓ نے کہا: یارسول اللہ! میں آپ کے ساتھ دنیا

الحديث رقم ٥٩: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/ ٣٣٠، الحديث رقم: ٣٠٦٢، والحاكم في المستدرك، ٣/ ١٤٣، الحديث رقم: ٤٦٥٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ١١٩، و ابن ابي عاصم في السنة، ٢/ ٦٠٣.

Presented by www.ziaraat.com

و آخرت میں دوستی کروں گا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے علی! تو دنیا و آخرت میں میرا دوست ہے۔ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔''

٦٠۔ **عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ وَ مِنْهَا عَنْهُ قَالَ: وَ قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَنْتَ وَلِيِّيْ فِيْ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِيْ.** رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''حضرت عمرو بن میمون ؓ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک طویل حدیث میں روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے علی! تو میرے بعد ہر مومن کے لئے میرا ولی ہے۔ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔''

٦١۔ **عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ كُنْتُ وَلِيُّهُ فَعَلِيٌّ وَلِيُّهُ.** رَوَاهُ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ وَ الْأَوْسَطِ.

''حضرت ابن بریدہ ؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی

الحديث رقم ٦٠: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/ ٣٣٠، الحديث رقم: ٣٠٦٢.

الحديث رقم ٦١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/ ٣٦١، الحديث رقم: ٢٣١٠٧، و الحاكم في المستدرك، ٢/ ١٤١، الحديث رقم: ٢٥٨٩، و الطبراني في المعجم الكبير، ٥/ ١٦٦، الحديث رقم: ٤٩٦٨، و الطبراني في المعجم الاوسط، ٣/ ١٠٠، ١٠١، الحديث رقم: ٢٢٠٤، و ابن ابي شيبه في المصنف، ١٢/ ٥٧، الحديث رقم: ١٢١١٤، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ١٠٨، و ابن ابي عاصم في كتاب السنه: ٦٠١، ٦٠٢، ٦٠٣، الحديث رقم: ١٣٥١، ١٣٦٦، و أحمد بن حنبل أيضاً في فضائل الصحابه، ٢/ ٥٦٣، الحديث رقم: ٩٤٧.

اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس کا میں ولی ہوں، اُس کا علی ولی ہے۔ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے اور طبرانی نے ''المعجم الکبیر،، اور ''المعجم الاوسط،، میں روایت کیا ہے۔''

٦٢۔ **عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ كُنْتُ وَلِيَّهُ فَإِنَّ عَلِيًّا وَلِيُّهُ۔ وَ فِي رِوَايَةٍ عَنْهُ: مَنْ كُنْتُ وَلِيَّهُ فَعَلِيٌّ وَلِيُّهُ.** رَوَاهُ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَ الْحَاكِمُ وَ عَبْدُالرَّزَّاقِ وَ ابْنُ اَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت عبد اللہ بن بریدہ اسلمی بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس کا میں ولی ہوں تحقیق اُس کا علی ولی ہے۔'' اُنہی سے ایک اور روایت میں ہے (کہ حضور نبیٔ اکرم ﷺ نے فرمایا:) ''جس کا میں ولی ہوں اُس کا علی ولی ہے۔ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل، حاکم، عبدالرزاق اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔''

٦٣۔ **عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ ؓ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أُوْصِي مَنْ**

الحديث رقم ٦٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/ ٣٥٨، الحديث رقم: ٢٣٠٨٠، و الحاكم في المستدرك، ٢/ ١٢٩، الحديث رقم: ٢٥٨٩، و عبدالرزاق في المصنف، ١١/ ٢٢٥، الحديث رقم: ٢٠٣٨٨، و ابن ابي شيبه في المصنف، ١٢/ ٨٤، الحديث رقم: ١٢١٨١، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ١٠٨، و النسائي في الخصائص امير المؤمنين علي بن ابي طالب ؓ: ٨٥، ٨٦، الحديث رقم: ٧٧، وحسام الدين الهندي في كنز العمال، ١١/ ٦٠٢، الحديث رقم: ٣٢٩٠٥، وأبو نعيم في حلية الاولياء و طبقات الاصفياء، ٤/ ٢٣، وابن عساكر في تاريخ الدمشق الكبير، ٤٥/ ٧٦.

الحديث رقم ٦٣: أخرجه الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ١٠٨، ١٠٩، و ابن عساكر في التاريخ الدمشق الكبير، ٤٥: ١٨١، ١٨٢، وحسام الدين الهندي في كنز العمال، ١١/ ٦١١، الحديث رقم: ٣٢٩٥٨

Presented by www.ziaraat.com

آمَنَ بِي وَ صَدَّقَنِيْ بِوِلَايَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، مَنْ تَوَلَّاهُ فَقَدْ تَوَلَّانِي وَ مَنْ تَوَلَّانِي فَقَدْ تَوَلَّى اللهَ ﷻ وَ مَنْ أَحَبَّهُ فَقَدْ أَحَبَّنِي، وَ مَنْ أَحَبَّنِي فَقَدْ أَحَبَّ اللهَ ﷻ وَ مَنْ أَبْغَضَهُ فَقَدْ أَبْغَضَنِيْ وَ مَنْ أَبْغَضَنِي فَقَدْ أَبْغَضَ اللهَ ﷻ. رَوَاهُ الْهَيْثَمِيُّ فِي مَجْمَعِ الزَّوَائِدِ.

”حضرت عمار بن یاسر ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”جو مجھ پر ایمان لایا اور میری تصدیق کی اُسے میں ولایتِ علی کی وصیت کرتا ہوں، جس نے اُسے ولی جانا اُس نے مجھے ولی جانا اور جس نے مجھے ولی جانا اُس نے اللہ کو ولی جانا، اور جس نے علی ؓ سے محبت کی اُس نے مجھ سے محبت کی، اور جس نے مجھ سے محبت کی اُس نے اللہ سے محبت کی، اور جس نے علی سے بغض رکھا اُس نے مجھ سے بغض رکھا، اور جس نے مجھ سے بغض رکھا اُس نے اللہ سے بغض رکھا۔ اس حدیث کو ہیثمی نے مجمع الزوائد میں روایت کیا ہے۔“

٦٤۔ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ فِي رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ وَ مِنْهَا عَنْهُ قَالَ: مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَنْتَقِصُوْنَ عَلِيًّا، مَنْ يَنْتَقِصْ عَلِيًّا فَقَدْ تَنَقَّصَنِيْ، وَمَنْ فَارَقَ عَلِيًّا فَقَدْ فَارَقَنِيْ، إِنَّ عَلِيًّا مِنِّيْ، وَأَنَا مِنْهُ، خُلِقَ مِنْ طِيْنَتِيْ وَ خُلِقْتُ مِنْ طِيْنَةِ إِبْرَاهِيْمَ، وَأَنَا أَفْضَلُ مِنْ إِبْرَاهِيْمَ، ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ وَاللهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ، ...... وَ إِنَّهُ وَلِيُّكُمْ مِنْ بَعْدِيْ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! بِالصُّحْبَةِ أَلَا بَسَطْتَ يَدَكَ حَتَّى أُبَايِعَكَ عَلَى الْإِسْلَامِ جَدِيْدًا؟ قَالَ: فَمَا فَارَقْتُهُ حَتَّى بَايَعْتُهُ عَلَى الْإِسْلَامِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْأَوْسَطِ.

الحديث رقم ٦٤: أخرجه الطبراني في المعجم الاوسط، ٦/١٦٣، ١٦٢، الحديث رقم: ٦٠٨٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٢٨.

”حضرت ابن بریدہ اپنے والد سے ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ان لوگوں کا کیا ہوگا جو علی کی شان میں گستاخی کرتے ہیں! (جان لو) جو علی کی گستاخی کرتا ہے وہ میری گستاخی کرتا ہے اور جو علی سے جدا ہوا وہ مجھ سے جدا ہوگیا۔ بیشک علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں، اُس کی تخلیق میری مٹی سے ہوئی ہے اور میری تخلیق ابراہیم کی مٹی سے، اور میں ابراہیم سے افضل ہوں۔ ہم میں سے بعض بعض کی اولاد ہیں، اللہ تعالیٰ یہ ساری باتیں سننے اور جاننے والا ہے۔..... وہ میرے بعد تم سب کا ولی ہے۔ (بریدہ بیان کرتے ہیں کہ) میں نے کہا: یا رسول اللہ! کچھ وقت عنایت فرمائیں اور اپنا ہاتھ بڑھائیں، میں تجدیدِ اسلام کی بیعت کرنا چاہتا ہوں، (اور) میں آپ ﷺ سے جدا نہ ہوا یہاں تک کہ میں نے اسلام پر (دوبارہ) بیعت کر لی۔ اس حدیث کو طبرانی نے المعجم الاوسط میں روایت کیا ہے۔“

Presented by www.ziaraat.com

(٢) بَابٌ فِي قَوْلِ سَيِّدِنَا أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ وَ سَيِّدِنَا عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﵁: عَلِيٌّ مَوْلَايَ وَ مَوْلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ

﴿فرمان صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ عنہما: علی ﵁ میرے اور تمام مومنین کے مولا ہیں﴾

٦٥۔ **عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ﵁**، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَنَزَلْنَا بِغَدِيْرِ خُمٍّ فَنُوْدِيَ فِيْنَا الصَّلَاةَ جَامِعَةً وَ كُسِحَ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ تَحْتَ شَجَرَتَيْنِ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ، فَقَالَ: أَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ أَنِّي أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟ قَالُوْا: بَلَى، قَالَ: أَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ أَنِّي أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ؟ قَالُوْا: بَلَى، قَالَ: فَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ، فَقَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اللّٰهُمَّ! وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ. قَالَ: فَلَقِيَهُ عُمَرُ ﵁ بَعْدَ ذٰلِكَ، فَقَالَ لَهُ: هَنِيْئًا يَا ابْنَ أَبِي طَالِبٍ! أَصْبَحْتَ وَ أَمْسَيْتَ مَوْلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ وَ مُؤْمِنَةٍ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت براء بن عازب ﵁ سے روایت ہے ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر پر تھے، (راستے میں) ہم نے وادی غدیر خم میں قیام کیا۔ وہاں نماز

الحديث رقم ٦٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/٢٨١، وابن أبي شيبة في المصنف، ١٢/٧٨، الحديث رقم: ١٢١٦٧.

کے لیے اذان دی گئی اور حضور نبی اکرم ﷺ کے لئے دو درختوں کے نیچے صفائی کی گئی، پس آپ ﷺ نے نمازِ ظہر ادا کی اور حضرت علی ﵁ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: کیا تمہیں معلوم نہیں کہ میں کل مومنوں کی جانوں سے بھی قریب تر ہوں؟ انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم نہیں کہ میں ہر مومن کی جان سے بھی قریب تر ہوں؟ انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں! راوی کہتا ہے کہ پھر آپ ﷺ نے حضرت علی ﵁ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: ”جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔ اے اللہ! اُسے تو دوست رکھ جو اِسے (علی کو) دوست رکھے اور اُس سے عداوت رکھ جو اِس سے عداوت رکھے۔“ راوی کہتا ہے کہ اس کے بعد حضرت عمر ﵁ نے حضرت علی ﵁ سے ملاقات کی اور اُن سے کہا: ”اے ابن ابی طالب! مبارک ہو، آپ صبح و شام (یعنی ہمیشہ کے لئے) ہر مومن اور مومنہ کے مولا بن گئے ہیں۔ اس حدیث کو امام احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔“

٦٦۔ **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﵁**، قَالَ: مَنْ صَامَ يَوْمَ ثَمَانِ عَشَرَةَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ كُتِبَ لَهُ صِيَامُ سِتِّيْنَ شَهْرًا، وَ هُوَ يَوْمُ غَدِيْرِ خُمٍّ لَمَّا أَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ﵁، فَقَالَ: أَلَسْتُ وَلِيَّ الْمُؤْمِنِيْنَ؟ قَالُوْا: بَلَى، يَا رَسُوْلَ اللهِ! قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: بَخٍ بَخٍ لَكَ يَا ابْنَ أَبِي طَالِبٍ! أَصْبَحْتَ مَوْلَايَ وَ مَوْلَى كُلِّ مُسْلِمٍ، فَأَنْزَلَ اللهُ ﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ﴾. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْأَوْسَطِ.

الحديث رقم ٦٦: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٣/٣٢٤، و خطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٨/٢٩٠، و ابن عساكر في تاريخ الدمشق الكبير، ٤٥/١٧٦، ١٧٧، و ابن كثير في البداية والنهاية، ٥/٤٦٤، و رازي في التفسير الكبير، ١١/١٣٩.

Presented by www.ziaraat.com

''حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ جس نے اٹھارہ ذی الحج کو روزہ رکھا اس کے لئے ساٹھ (٦٠) مہینوں کے روزوں کا ثواب لکھا جائے گا، اور یہ غدیر خم کا دن تھا جب حضور نبیٔ اکرم ﷺ نے حضرت علی ؓ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: کیا میں مؤمنین کا ولی نہیں ہوں؟ انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں، یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں، اُس کا علی مولا ہے۔ اس پر حضرت عمر بن خطاب ؓ نے فرمایا: مبارک ہو! اے ابنِ ابی طالب! آپ میرے اور ہر مسلمان کے مولا ٹھہرے۔ (اس موقع پر) اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا۔ اس حدیث کو طبرانی نے ''المعجم الاوسط'' میں روایت کیا ہے۔''

٦٧۔ عَنْ عُمَرَ ؓ: وَ قَدْ نَازَعَهُ رَجُلٌ فِي مَسْأَلَةٍ، فَقَالَ: بَيْنِي وَ بَيْنَکَ هَذَا الْجَالِسُ، وَ أَشَارَ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ؓ، فَقَالَ الرَّجُلُ: هَذَا الْأَبْطَنُ! فَنَهَضَ عُمَرُ ؓ عَنْ مَجْلِسِهِ وَ أَخَذَ بِتَلْبِيْبِهِ حَتَّى شَالَهُ مِنَ الْأَرْضِ، ثُمَّ قَالَ: أَتَدْرِي مَنْ صَغَّرْتَ، مَوْلَايَ وَ مَوْلَى كُلِّ مُسْلِمٍ! رَوَاهُ مُحِبُّ الدِّيْنِ أَحْمَدُ الطَّبَرِيُّ.

''حضرت عمر ؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے آپ کے ساتھ کسی معاملہ میں جھگڑا کیا تو آپ ؓ نے فرمایا کہ میرے اور تیرے درمیان یہ بیٹھا ہوا آدمی فیصلہ کرے گا ...... اور حضرت علی ؓ کی طرف اشارہ کیا ...... تو اس آدمی نے کہا: یہ بڑے پیٹ والا (ہمارے درمیان فیصلہ کرے گا)! حضرت عمر ؓ اپنی جگہ سے اٹھے، اسے گریبان سے پکڑا یہاں تک کہ اسے زمین سے اوپر اٹھا لیا، پھر فرمایا:

الحديث رقم ٦٧: أخرجه محب الدين الطبرى في الرياض النضره فى مناقب العشره، ٣/ ١٢٨۔

کیا تو جانتا ہے کہ تو جسے حقیر گردانتا ہے وہ میرے اور ہر مسلمان کے مولیٰ ہیں۔ اسے محبّ الدین طبری نے روایت کیا ہے۔''

٦٨۔ عَنْ عُمَرَ ؓ وَ قَدْ جَاءَهُ أَعْرَابِيَانِ يَخْتَصِمَانِ، فَقَالَ لِعَلِيٍّ ؓ: إِقْضِ بَيْنَهُمَا يَا أَبَا الْحَسَنِ! فَقَضَى عَلِيٌّ ؓ بَيْنَهُمَا، فَقَالَ أَحَدُهُمَا: هَذَا يَقْضِي بَيْنَنَا! فَوَثَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ ؓ وَ أَخَذَ بِتَلْبِيْبِهِ، وَ قَالَ: وَيْحَکَ! مَا تَدْرِيْ مَنْ هَذَا؟ هَذَا مَوْلَايَ وَ مَوْلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ، وَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَوْلَاهُ فَلَيْسَ بِمُؤْمِنٍ. رَوَاهُ مُحِبُّ الدِّيْنِ أَحْمَدُ الطَّبَرِيُّ.

''حضرت عمر ؓ سے روایت ہے کہ ان کے پاس دو بدّو جھگڑا کرتے ہوئے آئے۔ آپ ؓ نے حضرت علی ؓ سے فرمایا: اے ابوالحسن! ان دونوں کے درمیان فیصلہ فرما دیں۔ آپ ؓ نے اُن کے درمیان فیصلہ کر دیا۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ (کیا) یہی ہمارے درمیان فیصلہ کرنے کے لئے رہ گیا ہے؟ (اس پر) حضرت عمر ؓ اس کی طرف بڑھے اور اس کا گریبان پکڑ کر فرمایا: تو ہلاک ہو! کیا تو جانتا ہے کہ یہ کون ہیں؟ یہ میرے اور ہر مؤمن کے مولا ہیں (اور) جو ان کو اپنا مولا نہ مانے وہ مؤمن نہیں۔ اسے محبّ الدین طبری نے روایت کیا ہے۔''

٦٩۔ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ: عَلِيٌّ مَوْلَى مَنْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَوْلَاهُ. رَوَاهُ مُحِبُّ الدِّيْنِ أَحْمَدُ الطَّبَرِيُّ.

الحديث رقم ٦٨: أخرجه محب الدين أحمد الطبرى في الرياض النضره فى مناقب العشره، ٣/ ١٢٨، و محب الدين احمد الطبرى في ذخائر العقبى فى مناقب ذوى القربى، ١٢٦:۔

الحديث رقم ٦٩: أخرجه محب الدين أحمد الطبرى في الرياض النضره فى مناقب العشره، ٣/ ١٢٨، و ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٤٥/ ١٧٨۔

Presented by www.ziaraat.com

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ جس کے مولا ہیں علی رضی اللہ عنہ اس کے مولا ہیں۔ اسے محبّ الدین طبری نے روایت کیا ہے۔''

۷۰۔ عَنْ سَالِمٍ قِيْلَ لِعُمَرَ: إِنَّکَ تَصْنَعُ بِعَلِيٍّ شَيْئًا مَا تَصْنَعُهُ بِأَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، قَالَ: إِنَّهُ مَوْلَايَ. رَوَاهُ مُحِبُّ الدِّيْنِ أَحْمَدُ الطَّبَرِيُّ.

''حضرت سالم سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا: (کیا وجہ ہے کہ) آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایسا (امتیازی) برتاؤ کرتے ہیں جو آپ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے (عموماً) نہیں کرتے؟ (اس پر) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (جواباً) فرمایا: وہ (علی) تو میرے مولا (آقا) ہیں۔ اسے محبّ الدین طبری نے روایت کیا ہے۔''

۷۱۔ عَنْ سَعْدٍ قَالَ: لَمَّا سَمِعَ أَبُوْبَکْرٍ وَ عُمَرُ ذٰلِکَ (حَدِيْثَ الْوِلَايَةِ) قَالَا: أَمْسَيْتَ يَا بْنَ أَبِي طَالِبٍ؟ مَوْلَی کُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ. رَوَاهُ الْمُنَاوِيُّ.

''حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب حضرت ابوبکر صدیق اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما نے حدیث ولایت سنی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہنے لگے: اے ابن ابی طالب! آپ ہر مومن اور مومنہ کے مولا بن گئے ہیں۔ اسے مناوی نے روایت کیا ہے۔''

الحديث رقم ۷۰: أخرجه محب الدين أحمد الطبری في الرياض النضره فی مناقب العشره، ۳/ ۱۲۸، و ابن عسلکر في تاريخ دمشق الکبير، ۴۵/ ۱۷۸.

الحديث رقم ۷۱: أخرجه المناوی فی فيض القدير، ۶/ ۲۱۸.

(۷) بَابٌ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: عَلِيٌّ مِنِّي وَ أَنَا مِنْهُ

﴿فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں﴾

۷۲۔ عَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: عَلِيٌّ مِنِّي وَأَنَا مِنْ عَلِيٍّ، وَلَا يُؤَدِّي عَنِّي إِلَّا أَنَا أَوْ عَلِيٌّ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت حبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ علی رضی اللہ عنہ مجھ سے اور میں علی رضی اللہ عنہ سے ہوں اور میری طرف سے (عہد و نقض میں) میرے اور علی رضی اللہ عنہ کے سوا کوئی دوسرا (ذمہ داری) ادا نہیں کرسکتا۔ اس کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔''

الحديث رقم۷۲: أخرجه الترمذی فی الجامع الصحيح، ابواب المناقب، باب مناقب علی بن أبی طالب، ۵/ ۶۳۶، الحديث رقم: ۳۷۱۹، وابن ماجه فی السنن، مقدمه، باب فضائل أصحاب الرسول، فضل علی بن أبی طالب، ۱/ ۴۴، الحديث رقم: ۱۱۹، و أحمد بن حنبل فی المسند ۴/ ۱۶۵، و ابن أبی شيبه فی المصنف، ۶/ ۳۶۶، الحديث رقم: ۳۲۰۷۱، والطبراني في المعجم الکبير، ۴/ ۱۶، الحديث رقم: ۳۵۱۱، و الشيباني في الآحاد والمثاني، ۲/ ۱۸۳، الحديث رقم: ۱۵۱۴

Presented by www.zlaraat.com

٧٣۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: آخَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بَيْنَ أَصْحَابِهِ فَجَاءَ عَلِيٌّ تَدْمَعُ عَيْنَاهُ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ آخَيْتَ بَيْنَ أَصْحَابِكَ وَلَمْ تُؤَاخِ بَيْنِي وَ بَيْنَ أَحَدٍ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنْتَ أَخِيْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

وَ قَالَ هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ .وَفِي الْبَابِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَوْفَى.

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ نے انصار و مہاجرین کے درمیان اخوت قائم کی تو حضرت علی ﷺ روتے ہوئے آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے صحابہ کرام میں بھائی چارہ قائم فرمایا لیکن مجھے کسی کا بھائی نہیں بنایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم دنیا و آخرت میں میرے بھائی ہو اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا: یہ حدیث حسن ہے اور اسی باب میں حضرت زید بن ابی اوفی ﷺ سے بھی روایت ہے''

٧٤۔ عَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: عَلِيٌّ مِنِّي وَ أَنَا مِنْهُ وَلَا يُؤَدِّي عَنِّي إِلَّا عَلِيٌّ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

''حضرت حبشی بن جنادہ ﷺ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں اور میرا قرض میری طرف سے سوائے علی کے کوئی نہیں ادا کرسکتا۔ اس حدیث کو ابن ماجہ نے

الحديث رقم٧٣: أخرجه الترمذى فى الجامع الصحيح، ابواب المناقب، باب مناقب على بن أبى طالب، ٥ / ٦٣٦، الحديث رقم: ٣٧٢٠، و الحاكم فى المستدرك على الصحيحين، ٣ / ١٥، الحديث رقم: ٤٢٨٨۔

الحديث رقم٧٤: أخرجه ابن ماجه فى السنن، مقدمه، باب فضائل أصحاب رسول الله، ١ / ٤٤، الحديث رقم: ١١٩۔

روایت کیا ہے۔''

٧٥۔ عَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ وَ كَانَ قَدْ شَهِدَ يَوْمَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلِيٌّ مِنِّي وَ أَنَا مِنْهُ. وَلَا يُؤَدِّي عَنِّي إِلَّا أَنَا أَوْ عَلِيٌّ وَ فِي رِوَايَةٍ لَا يَقْضِ عَنِّي دَيْنِي إِلَّا أَنَا أَوْ عَلِيٌّ ﷺ رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''حضرت حبشی بن جنادہ ﷺ سے روایت ہے اور آپ حجۃ الوداع والے دن وہاں موجود تھے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ علی مجھ سے اور میں علی سے ہوں اور میرا قرض میری طرف سے سوائے میرے اور علی کے کوئی نہیں ادا کرسکتا۔ اس کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔''

٧٦۔ عَنْ أُسَامَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: اجْتَمَعَ جَعْفَرٌ وَ عَلِيٌّ وَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ. فَقَالَ جَعْفَرٌ: أَنَا أَحَبُّكُمْ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَ قَالَ عَلِيٌّ. أَنَا أَحَبُّكُمْ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَ قَالَ زَيْدٌ: أَنَا أَحَبُّكُمْ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالُوْا: انْطَلِقُوْا بِنَا إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ حَتَّى نَسْأَلَهُ. فَقَالَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ: فَجَاءُوْا يَسْتَأْذِنُوْنَهُ فَقَالَ اخْرُجْ فَانْظُرْ مَنْ هَؤُلَاءِ فَقُلْتُ: هَذَا جَعْفَرٌ وَ عَلِيٌّ وَ زَيْدٌ مَا أَقُوْلُ: أَبِي' قَالَ ائْذَنْ لَهُمْ وَ دَخَلُوْا فَقَالُوْا: مَنْ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: فَاطِمَةُ قَالُوْا: نَسْأَلُكَ عَنِ الرِّجَالِ. قَالَ أَمَّا أَنْتَ، يَا جَعْفَرُ! فَأَشْبَهَ خَلْقُكَ خَلْقِيْ وَ أَشْبَهَ خُلُقِيْ خُلُقَكَ، وَ أَنْتَ مِنِّيْ وَ شَجَرَتِيْ. وَ أَمَّا

الحديث رقم٧٥: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ٤ / ١٦٤۔

الحديث رقم٧٦: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ٥ / ٢٠٤، الحديث رقم: ٢١٨٢٥، و الحاكم في المستدرك، ٣/٢٣٩، الحديث رقم: ٤٩٥٧، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٤/١٥١، الحديث رقم: ١٣٦٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٢٧٤۔

Presented by www.ziaraat.com

أَنْتَ يَا عَلِيُّ فَخَتَنِيْ وَ أَبُو وَلَدَيَّ، وَ أَنَا مِنْكَ وَأَنْتَ مِنِّيْ وَ أَمَّا أَنْتَ يَا زَيْدُ! فَمَوْلَايَ، وَ مِنِّيْ وَ إِلَيَّ، وَ أَحَبُّ الْقَوْمِ إِلَيَّ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

''حضرت اسامہ ؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت جعفر اور حضرت علی اور حضرت زید بن حارثہ ؓ ایک دن اکٹھے ہوئے تو حضرت جعفر ؓ نے فرمایا کہ میں تم سب سے زیادہ حضور نبی اکرم ﷺ کو محبوب ہوں اور حضرت علی ؓ نے فرمایا کہ میں تم سب سے زیادہ حضور نبی اکرم ﷺ کو محبوب ہوں اور حضرت زید ؓ نے فرمایا کہ میں تم سب سے زیادہ حضور نبی اکرم ﷺ کو پیارا ہوں پھر انہوں نے کہا چلو حضور نبی اکرم ﷺ کے خدمت اقدس میں چلتے ہیں اور آپ ﷺ سے پوچھتے ہیں کہ آپ ﷺ کو سب سے زیادہ پیارا کون ہے؟ اسامہ بن زید کہتے ہیں پس وہ تینوں حضور نبی اکرم ﷺ سے اجازت طلب کرنے کے لئے حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: دیکھو یہ کون ہیں؟ میں نے عرض کیا جعفر علی اور زید بن حارثہ ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ان کو اجازت دو پھر وہ داخل ہوئے اور کہنے لگے یارسول اللہ! آپ ﷺ کو سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا فاطمہ، انہوں نے کہا یارسول اللہ! ہم نے مردوں کے بارے عرض کیا ہے تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے جعفر! تمہاری خلقت میری خلقت سے مشابہ ہے اور میرے خلق تمہارے خلق سے مشابہ ہیں اور تو مجھ سے اور میرے شجرہ نسب سے ہے، اے علی تو میرا داماد اور میرے دو بیٹوں کا باپ ہے اور میں تجھ سے ہوں اور تو مجھ سے ہے اور اے زید تو میرا غلام اور مجھ سے اور میری طرف سے ہے اور تمام قوم سے تو مجھے پسندیدہ ہے۔ اس حدیث کو امام احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم کہتے ہیں کہ یہ حدیث امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔''

٧٧۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ رِوَ... عَنْهُ قَالَ: ثُمَّ بَعَثَ فُلَانًا بِسُوْرَةِ التَّوْبَةِ. فَبَعَثَ عَلِيًّا خَـ... قَالَ: لَا يَذْهَبُ بِهَا إِلَّا رَجُلٌ مِنِّيْ وَ أَنَا مِنْهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''حضرت عمرو بن میمون ؓ حضرت عبداللہ بن عباس ؓ... طویل حدیث میں روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ... کر بھیجا پھر آپ ﷺ نے حضرت علی ؓ کو اس کے پیچھے بھیجا ... سورۃ اس سے لے لی۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس سورۃ ... کے جو مجھ میں سے ہے اور میں اس میں سے ہوں کوئی اور نہیں ... حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ٧٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١ ...

أَنْتَ يَا عَلِيُّ فَخَتَنِي وَ أَبُو وَلَدَيَّ، وَ أَنَا مِنْکَ وَأَنْتَ مِنِّي وَ أَمَّا أَنْتَ يَا زَيْدُ! فَمَوْلَايَ، وَ مِنِّي وَ إِلَيَّ، وَ أَحَبُّ الْقَوْمِ إِلَيَّ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاکِمُ

وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَی شَرْطِ مُسْلِمٍ.

''حضرت اسامہ ﷛ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت جعفر اور حضرت علی اور حضرت زید بن حارثہ ﷛ ایک دن اکٹھے ہوئے تو حضرت جعفر ﷛ نے فرمایا کہ میں تم سب سے زیادہ حضور نبی اکرم ﷺ کو محبوب ہوں اور حضرت علی ﷛ نے فرمایا کہ میں تم سب سے زیادہ حضور نبی اکرم ﷺ کو محبوب ہوں اور حضرت زید ﷛ نے فرمایا کہ میں تم سب سے زیادہ حضور نبی اکرم ﷺ کو پیارا ہوں پھر انہوں نے کہا چلو حضور نبی اکرم ﷺ کے خدمت اقدس میں چلتے ہیں اور آپ ﷺ سے پوچھتے ہیں کہ آپ ﷺ کو سب سے زیادہ پیارا کون ہے؟ اسامہ بن زید کہتے ہیں پس وہ تینوں حضور نبی اکرم ﷺ سے اجازت طلب کرنے کے لئے حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: دیکھو یہ کون ہیں؟ میں نے عرض کیا جعفر علی اور زید بن حارثہ ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ان کو اجازت دو پھر وہ داخل ہوئے اور کہنے لگے یارسول اللہ! آپ ﷺ کو سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا فاطمہ، انہوں نے کہا یارسول اللہ! ہم نے مردوں کے بارے عرض کیا ہے تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے جعفر! تمہاری خلقت میری خلقت سے مشابہ ہے اور میرے خلق تمہارے خلق سے مشابہ ہیں اور تو مجھ سے اور میرے شجرہ نسب سے ہے، اے علی تو میرا داماد اور میرے دو بیٹوں کا باپ ہے اور میں تجھ سے ہوں اور تو مجھ سے ہے اور اے زید تو میرا غلام اور مجھ سے اور میری طرف سے ہے اور تمام قوم سے تو مجھے پسندیدہ ہے۔ اس حدیث کو امام احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم کہتے ہیں کہ یہ حدیث امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔''

۷۷۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ وَ فِيْهَا عَنْهُ قَالَ: ثُمَّ بَعَثَ فُلَاناً بِسُوْرَةِ التَّوْبَةِ. فَبَعَثَ عَلِيًّا خَلْفَهُ فَأَخَذَهَا مِنْهُ، قَالَ: لَا يَذْهَبُ بِهَا إِلَّا رَجُلٌ مِنِّي وَ أَنَا مِنْهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''حضرت عمرو بن میمون ﷛ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنھما سے ایک طویل حدیث میں روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے کسی کو سورۃ توبہ دے کر بھیجا پھر آپ ﷺ نے حضرت علی ﷛ کو اس کے پیچھے بھیجا پس انہوں نے وہ سورۃ اس سے لے لی۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس سورۃ کو سوائے اس آدمی کے جو مجھ میں سے ہے اور میں اس میں سے ہوں کوئی اور نہیں لے جاسکتا۔ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔''

الحديث رقم۷۷: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱/ ۳۳۰، الحديث

Presented by www.ziaraat.com

(٨) بَابٌ فِي إِخْتِصَاصِهِ رضی اللہ عنہ بِأَنَّهُ مِنَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی

﴿علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ایسے ہیں جیسے حضرت ہارون علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے﴾

٧٨۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ، قَالَ: خَلَّفَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْکَ. فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللهِ أَ تُخَلِّفُنِيْ فِيْ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ؟ فَقَالَ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُوْنَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هٰرُوْنَ مِنْ مُوْسَى؟ إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

''حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غزوۂ تبوک کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مدینہ میں چھوڑ دیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں پیچھے چھوڑ کر جا رہے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ میرے ساتھ تمہاری وہی

الحديث رقم-٧٨: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب المغازى، باب غزوة تبوك وهى غزوة العسرة، ٤/ ١٦٠٢، الحديث رقم: ٤١٥٤، ومسلم فى الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل عثمان بن عفان، ٤/ ١٨٧١، ١٨٧٠، الحديث رقم: ٢٤٠٤، والترمذى فى الجامع الصحيح، كتاب المناقب، باب مناقب على بن أبى طالب، ٥/ ٦٣٨، الحديث رقم: ٣٧٢٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/ ١٨٥، الحديث رقم: ١٦٠٨، وابن حبان في الصحيح، ١٥/ ٣٧٠، الحديث رقم: ٦٩٢٧، والبيهقي في السنن الكبرى، ٩/ ٤٠،

نسبت ہو جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔''

٧٩۔ عَنْ سَعْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ إِبْرَاهِيْمَ بْنَ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لِعَلِيٍّ: أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُوْنَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسَى. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ میرے ساتھ تمہاری وہی نسبت ہو جو حضرت ہارون علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی۔ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔''

٨٠۔ عَنْ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أَنَّهُ قَالَ لِعَلِيٍّ: أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُوْنَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هٰرُوْنَ مِنْ مُوْسَى. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

''حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت

الحديث رقم ٧٩: أخرجه البخارى فى الصحيح، ٣/ ١٣٥٩، كتاب فضائل الصحابة، باب مناقب على بن أبى طالب، الحديث رقم: ٣٥٠٣، و ابن ماجه فى السنن، مقدمه، باب فضائل الصحابة، فضل على بن أبى طالب، ١/ ٤٢، الحديث رقم: ١١٥، وابن حبان في الصحيح، ١٥/ ٣٦٩، الحديث رقم: ٦٩٢٦، و أبو يعلى فى المسند، ٢/ ٧٣، الحديث رقم: ٧١٨.

الحديث رقم ٨٠: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب فضائل الصحابه، باب من فضائل على، ٤/ ١٨٧١، الحديث رقم: ٢٤٠٤، والنسائي في السنن الكبرىٰ، ٥/ ٤٤، الحديث رقم: ٨١٣٩، والطبراني في المعجم الأوسط، ٣/ ١٣٩، الحديث رقم: ٢٧٢٨.

Presented by www.ziaraat.com

علی ؓ سے فرمایا: کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ تم میرے لیے ایسے ہو جیسے موسیٰ ؑ کیلئے ہارون ؑ۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔“

٨١۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لِعَلِيٍّ أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هٰرُوْنَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي قَالَ سَعِيْدٌ: فَأَحْبَبْتُ أَنْ أُشَافِهَ بِهَا سَعْدًا فَلَقِيْتُ سَعْدًا فَحَدَّثْتُهُ بِمَا حَدَّثَنِي عَامِرٌ فَقَالَ: أَنَا سَمِعْتُهُ فَقُلْتُ: أَنْتَ سَمِعْتَهُ؟ فَوَضَعَ إِصْبَعَيْهِ عَلَى أُذُنَيْهِ فَقَالَ: نَعَمْ وَ إِلَّا فَاسْتَكَّتَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ.

”حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی ؓ سے فرمایا: تم میرے لئے ایسے ہو جیسے حضرت موسیٰ ؑ کے لئے حضرت ہارون ؑ تھے، مگر بلا شبہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں چاہتا تھا کہ میں حضرت سعد ؓ سے یہ حدیث بالمشافہ سن لوں۔ پس میری حضرت سعد ؓ سے ملاقات ہوئی تو میں نے ان کو عامر بن سعد ؓ کی یہ روایت سنائی۔ انہوں نے کہا میں نے اس حدیث کو خود سنا ہے میں نے عرض کیا، کیا آپ نے خود سنا ہے؟ انہوں نے اپنی دونوں انگلیاں کانوں پر رکھیں اور کہا اگر میں نے خود نہ سنا ہو تو میرے دونوں کان بہرے ہو جائیں۔ اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔“

الحديث رقم ٨١: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل على بن أبی طالب، ٤ / ١٨٧٠، الحديث رقم: ٢٤٠٤، والترمذی فی الجامع الصحيح، ابواب المناقب، باب مناقب على بن أبی طالب، ٥ / ٦٤١، الحديث رقم: ٣٧٣١، و ابن ماجه فی السنن، مقدمه، باب فی فضائل أصحاب الرسول، فضل على بن أبی طالب، ١ / ٤٥، الحديث رقم: ١٢١.

٨٢۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ لَهُ خَلَّفَهُ فِي بَعْضِ مَغَازِيْهِ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ يَا رَسُوْلَ اللهِ خَلَّفْتَنِي مَعَ النِّسَآءِ وَ الصِّبْيَانِ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُوْنَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نُبُوَّةَ بَعْدِي وَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ يَوْمَ خَيْبَرَ: لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللهَ وَ رَسُوْلَهُ وَ يُحِبُّهُ اللهُ وَ رَسُوْلُهُ قَالَ: فَتَطَاوَلْنَا لَهَا فَقَالَ ادْعُوْا لِي عَلِيًّا فَأُتِيَ بِهِ أَرْمَدَ فَبَصَقَ فِي عَيْنِهِ وَ دَفَعَ الرَّايَةَ إِلَيْهِ فَفَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ وَلَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ ﴿فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَآءَنَا وَ أَبْنَآءَكُمْ﴾ (آل عمران، ٣: ٦١)، دَعَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلِيًّا وَّ فَاطِمَةَ وَ حَسَنًا وَ حُسَيْنًا فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَآءِ أَهْلِي. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

”حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جبآپ ﷺ نے بعض مغازی میں حضرت علی ؓ کو پیچھے چھوڑ دیا، حضرت علی ؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے مجھے عورتوں اور بچوں میں پیچھے چھوڑ دیا ہے؟ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی ؓ سے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم میرے لیے ایسے ہو جیسے موسیٰ ؑ کیلئے ہارون ؑ تھے، البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا اور غزوہ خیبر کے دن میں نے آپ ﷺ سے یہ سنا کل میں اس شخص کو جھنڈا دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے، اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں، سو ہم سب اس

الحديث رقم ٨٢: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل على بن أبی طالب ؓ، ٤ / ١٨٧١، الحديث رقم: ٢٤٠٤، و الترمذی فی الجامع، الصحيح، كتاب المناقب، باب مناقب على بن ابی طالب ؓ، ٥ / ٦٣٨، الحديث رقم: ٣٧٢٤.

Presented by www.ziaraat.com

سعادت کے حصول کے انتظار میں تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: علی کو میرے پاس لائیں، حضرت علی ؓ کو لایا گیا، اس وقت آپ ؓ آشوب چشم میں مبتلا تھے، آپ ﷺ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن ڈالا اور انہیں جھنڈا عطا کیا، اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر خیبر فتح کر دیا اور جب یہ آیت نازل ہوئی۔ ﴿آپ فرما دیجئے آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلائیں اور تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ﴾ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین ؓ کو بلایا اور کہا اے اللہ! یہ میرا کنبہ ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔''

۸۳۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِعَلِيٍّ: أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے علی ؓ سے فرمایا: تم میرے لیے وہی حیثیت رکھتے ہو جو ہارون علیہ السلام کی موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک تھی۔ (فرق یہ ہے کہ وہ دونوں نبی تھے) مگر بلاشبہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا اور کہا یہ حدیث حسن ہے۔''

۸٤۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ وَ مِنْهَا عَنْهُ قَالَ: وَ خَرَجَ بِالنَّاسِ فِي غَزْوَةِ تَبُوْکَ. قَالَ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: أَخْرُجُ

الحديث رقم ٨٣: أخرجه الترمذی فی الجامع الصحيح، ابواب المناقب، باب مناقب علی، ٥/٦٤٠، الحديث رقم: ٣٧٣٠، أحمد بن حنبل فی المسند، ٣/٣٣٨، الحديث رقم: ١٤٦٧٩، و الطبرانی فی المعجم الكبير، ٢/٢٤٧، الحديث رقم: ٢٠٣٥.

الحديث رقم ٨٤: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ١/٣٣٠، الحديث رقم: ٣٠٦٢

مَعَکَ؟ قَالَ: فَقَالَ لَهُ نَبِيُّ اللهِ لَا فَبَکَی عَلِيٌّ فَقَالَ لَهُ أَمَا تَرْضٰی أَنْ تَکُوْنَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هٰرُوْنَ مِنْ مُوْسٰی؟ إِلَّا أَنَّکَ لَسْتَ بِنَبِيٍّ. إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي أَنْ أَذْهَبَ إِلَّا وَ أَنْتَ خَلِيْفَتِي. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''حضرت عمرو بن میمون ؓ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک طویل حدیث میں روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ لوگوں کے ساتھ غزوہ تبوک کے لئے نکلے تو حضرت علی ؓ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا: کیا میں بھی آپ صلی اللہ علیک وسلم کے ساتھ چلوں؟ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا نہیں اس پر حضرت علی ؓ رو پڑے تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ تو میرے لئے ایسے ہے جیسے ہارون علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام کے لئے تھے؟ مگر یہ کہ تو نبی نہیں۔ تجھے اپنا نائب بنائے بغیر میرا کوچ کرنا مناسب نہیں۔ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔''

Presented by www.ziaraat.com

(۹) بَابٌ فِي قُرْبِهِ وَ مَكَانَتِهِ رضي الله عنه عِنْدَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم

﴿علی المرتضیٰ کا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں قرب اور مقام و مرتبہ﴾

۸۵۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ هِنْدِ الْجَمَلِيِّ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: كُنْتُ إِذَا سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم أَعْطَانِي، وَ إِذَا سَكَتُّ ابْتَدَأَنِي. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَ قَالَ. هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت عبداللہ بن عمرو بن ہند جملی کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی چیز مانگتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے عطا فرماتے اور اگر خاموش رہتا تو بھی پہلے مجھے ہی دیتے۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔''

۸۶۔ عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: دَعَا رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم عَلِيًّا يَوْمَ الطَّائِفِ فَانْتَجَاهُ،

الحديث رقم ۸۵: أخرجه الترمذی فی الجامع الصحيح، ابواب المناقب،باب مناقب علی، ۵/۶۳۷، الحديث رقم: ۳۷۲۲، وفي ابواب المناقب، باب مناقب علی، ۵/۶۴۰، الحديث رقم: ۳۷۲۹، و الحاكم فی المستدرك علی الصحيحين، ۳/۱۳۵، الحديث رقم: ۴۶۳۰، والمقدسی فی الأحاديث المختاره، ۲/ ۲۳۵، الحديث رقم: ۶۱۴، والنسائی فی السنن الكبریٰ، ۵/۱۴۲، الحديث رقم: ۸۵۰۴۔

الحديث رقم ۸۶: أخرجه الترمذی فی الجامع الصحيح، ابواب المناقب،

فَقَالَ النَّاسُ: لَقَدْ طَالَ نَجْوَاهُ مَعَ ابْنِ عَمِّهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: مَا انْتَجَيْتُهُ وَلَكِنَّ اللهَ انْتَجَاهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَ قَالَ هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غزوۂ طائف کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان سے سرگوشی کی، لوگ کہنے لگے آج آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے چچا زاد بھائی کے ساتھ کافی دیر تک سرگوشی کی۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے نہیں کی بلکہ اللہ نے خود ان سے سرگوشی کی ہے۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث حسن ہے۔''

''اس قول کا معنی کہ ''بلکہ اللہ نے ان سے سرگوشی کی'' یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا کہ ان کے کان میں کچھ کہوں۔''

۸۷۔ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم لِعَلِيٍّ يَاعَلِيُّ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ يُجْنَبُ فِيْ هَذَا الْمَسْجِدِ غَيْرِيْ وَ غَيْرُكَ. قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ: قُلْتُ لِضَرَارِ بْنِ صُرَدَ: مَا مَعْنَى هَذَا الْحَدِيْثِ؟ قَالَ: لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ يَسْتَطْرِقُهُ جُنُباً غَيْرِيْ وَغَيْرُكَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

...... باب مناقب علی بن أبی طالب، ۵/۶۳۹، الحديث رقم: ۳۷۲۶، وابن أبی عاصم فی السنة، ۲/۵۹۸، الحديث رقم: ۱۳۲۱، والطبرانی فی المعجم الكبير، ۲/۱۸۶، الحديث رقم: ۱۷۵۶۔

الحديث رقم ۸۷: أخرجه الترمذی فی الجامع الصحيح، ابواب المناقب، باب مناقب علی، ۵/۶۳۹، الحديث رقم: ۳۷۲۷، والبزار في المسند، ۴/۳۶، الحديث رقم: ۱۱۹۷، و أبو يعلی فی المسند، ۲/۳۱۱، الحديث رقم: ۱۰۴۲، و البيهقی فی السنن الكبریٰ، ۷/۶۵، الحديث رقم: ۱۳۱۸۱۔

Presented by www.ziaraat.com

"حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے علی! میرے اور تمہارے علاوہ کسی کے لیے جائز نہیں کہ حالت جنابت میں اس مسجد میں رہے۔ علی بن منذر کہتے ہیں کہ میں نے ضرار بن صرد سے اس کے معنی پوچھے تو انہوں نے فرمایا: اس سے مراد مسجد کو بطور راستہ استعمال کرنا ہے۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا اور کہا یہ حدیث حسن ہے۔"

٨٨. عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ جَيْشًا فِيْهِمْ عَلِيٌّ قَالَتْ: فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ لَا تُمِتْنِي حَتّٰى تُرِيَنِي عَلِيًّا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

"حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تھے میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ ہاتھ اٹھا کر دعا کر رہے تھے کہ یا اللہ مجھے اس وقت تک موت نہ دینا جب تک میں علی کو (واپس بخیرو عافیت) نہ دیکھ لوں، اس حدیث کو امام ترمذی نے بیان کیا ہے اور کہا یہ حدیث حسن ہے۔"

٨٩. عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: رَحِمَ اللّٰهُ أَبَا بَكْرٍ زَوَّجَنِي

الحديث رقم ٨٨: أخرجه الترمذى فى الجامع الصحيح، ابواب المناقب، باب مناقب على، ٥/٦٤٣، الحديث رقم: ٣٧٣٧، و الطبراني في المعجم الكبير، ٢٥/٦٨، الحديث رقم: ١٦٨، والطبراني في المعجم الأوسط، ٣/٤٨، الحديث رقم: ٢٤٣٢، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٢/٦٠٩، الحديث رقم: ١٠٣٩.

الحديث رقم ٨٩: أخرجه الترمذى فى الجامع الصحيح، ابواب المناقب، باب مناقب على بن أبي طالب، ٥/٦٣٣، الحديث رقم: ٣٧١٤،

ابْنَتَهُ، وَ حَمَلَنِي إِلَى دَارِ الْهِجْرَةِ، وَ أَعْتَقَ بِلَالًا مِنْ مَالِهِ، رَحِمَ اللّٰهُ عُمَرَ، يَقُوْلُ الْحَقَّ وَ إِنْ كَانَ مُرًّا، تَرَكَهُ الْحَقُّ وَمَا لَهُ صَدِيْقٌ، رَحِمَ اللّٰهُ عُثْمَانَ، تَسْتَحْيِهِ الْمَلَائِكَةُ، رَحِمَ اللّٰهُ عَلِيًّا، اَللّٰهُمَّ أَدِرِ الْحَقَّ مَعَهُ حَيْثُ دَارَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

"حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابوبکر پر رحم فرمائے اس نے اپنی بیٹی میرے نکاح میں دی اور مجھے دار الہجرۃ لے کر آئے اور بلال کو بھی انہوں نے اپنے مال سے آزاد کرایا۔ اللہ تعالیٰ عمر پر رحم فرمائے یہ ہمیشہ حق بات کرتے ہیں اگرچہ وہ کڑوی ہو اسی لئے وہ اس حال میں ہیں کہ ان کا کوئی دوست نہیں۔ اللہ تعالیٰ عثمان پر رحم فرمائے۔ اس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ علی پر رحم فرمائے۔ اے اللہ یہ جہاں کہیں بھی ہو حق اس کے ساتھ رہے۔ اس حدیث کو امام ترمذي نے روایت کیا ہے۔"

٩٠. عَنْ حَنَشٍ قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ فَقُلْتُ لَهُ: مَا هٰذَا؟ فَقَالَ: أَوْصَانِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ أُضَحِّيَ عَنْهُ فَأَنَا أُضَحِّي عَنْهُ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

"حضرت حنش رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دو

و الحاكم فى المستدرك على الصحيحين، ٣/١٣٤، الحديث رقم: ٤٦٢٩، و الطبراني فى المعجم الاوسط، ٦/٩٥، الحديث رقم: ٥٩٠٦، و البزار فى المسند، ٣/٥٢، الحديث رقم: ٨٠٦، و أبويعلى فى المسند، ١:٤١٨، الحديث رقم: ٥٥٠.

الحديث رقم ٩٠: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب الضحايا، باب الأضحية عن الميت، ٣/٩٤، الحديث رقم: ٢٧٩٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/١٥٠، الحديث رقم: ١٢٨٥.

Presented by www.ziaraat.com

مینڈھوں کی قربانی کرتے ہوئے دیکھا تو میں نے ان سے پوچھا یہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے وصیت فرمائی ہے کہ میں ان کی طرف سے بھی قربانی کروں لہٰذا میں ان کی طرف سے قربانی کرتا ہوں۔ اس حدیث کو امام ابوداود نے روایت کیا ہے۔''

۹۱۔ عَنِ ابْنِ نُجَيٍّ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: كَانَ لِي مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مَدْخلاَنِ: مَدْخَلٌ بِاللَّيْلِ وَمَدْخَلٌ بِالنَّهَارِ، فَكُنْتُ إِذَا دَخَلْتُ بِاللَّيْلِ تَنَحْنَحَ لِي. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ.

''حضرت عبداللہ بن نجی ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نے فرمایا: کہ میں دن رات میں دو دفعہ حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوتا۔ جب میں آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں رات کے وقت حاضر ہوتا (اور آپ ﷺ نماز ادا فرما رہے ہوتے) تو آپ ﷺ مجھے اجازت عنایت فرمانے کے لئے کھانستے۔ اس حدیث کو نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔''

۹۲۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ إِذَا غَضِبَ لَمْ يَجْتَرِئْ أَحَدٌ مِنَّا أَنْ يُكَلِّمَهُ إِلَّا عَلِيٌّ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْأَوْسَطِ وَالْحَاكِمُ.
وَ قَالَ هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

الحديث رقم ۹۱: أخرجه النسائی فی السنن، کتاب السهو، باب التنحنح فی الصلاة، ۳/۱۲، الحديث رقم: ۱۲۱۲، و ابن ماجة في السنن، کتاب الأدب، باب الإستئذان، ۲/۱۲۲۲، الحديث رقم: ۳۷۰۸، و النسائی في السنن الکبریٰ، ۱/۳۶۰، الحديث رقم: ۱۱۳۶، و ابن أبي شيبة في المصنف، ۵/۲۴۲، الحديث رقم: ۲۵۶۷۶.

الحديث رقم ۹۲: أخرجه الطبرانی فی المعجم الاوسط، ۴/۳۱۸، الحديث رقم: ۴۳۱۴، والحاکم في المستدرک، ۳/۱۴۱، الحديث رقم: ۴۶۴۷، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/۱۱۶.

''حضرت ام سلمہ ؓ سے روایت ہے کہ بے شک حضور نبی اکرم ﷺ جب ناراضگی کے عالم میں ہوتے تو ہم میں سے آپ ﷺ کے سوائے حضرت علی ؓ کے کسی کو کلام کرنے کی جرأت نہ ہوتی تھی۔ اس حدیث کو طبرانی نے ''المعجم الکبیر'' میں اور حاکم نے مستدرک میں روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔''

۹۳۔ عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ قَالَ لِعَلِيٍّ: أَمَا تَرْضَى إِنَّكَ أَخِي وَ أَنَا أَخُوْكَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ.

''حضرت ابو رافع ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا: تم اس پر راضی نہیں کہ تو میرا بھائی اور میں تیرا بھائی ہوں۔ اس حدیث کو طبرانی نے ''المعجم الکبیر'' میں روایت کیا ہے۔''

۹۴۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُجَيٍّ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: كَانَتْ لِي سَاعَةٌ مِنَ السَّحَرِ أَدْخُلُ فِيْهَا عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَإِنْ كَانَ قَائِمًا يُصَلِّي سَبَّحَ بِي فَكَانَ ذَاكَ إِذْنُهُ لِي. وَ إِنْ لَمْ يَكُنْ يُصَلِّي أَذِنَ لِي. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''حضرت عبداللہ بن نجی ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نے فرمایا: سحری کے وقت ایک ساعت ایسی تھی کہ جس میں مجھے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہونا نصیب ہوتا۔ پس اگر آپ ﷺ نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوتے تو مجھے بتانے کے لیے تسبیح فرماتے پس یہ میرے لئے اجازت ہوتی اور اگر آپ ﷺ

الحديث رقم ۹۳: أخرجه الطبرانی فی المعجم الکبير، ۱/۳۱۹، الحديث رقم: ۹۴۹، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/۱۳۱.

الحديث رقم ۹۴: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ۱/۷۷، الحديث رقم: ۵۷۰

Presented by www.ziaraat.com

نماز نہ پڑھ رہے ہوتے تو مجھے اجازت عنایت فرما دیتے۔ اس حدیث کو احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔"

٩٥۔ **عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ نُجَيٍّ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِيْهِ** فِي رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ وَ فِيْهَا عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِيْ عَلِيٌّ: كَانَتْ لِيْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَنْزِلَةٌ لَمْ تَكُنْ لِأَحَدٍ مِنَ الْخَلاَئِقِ،..... رَوَاهُ أَحْمَدُ.

"حضرت عبداللہ بن نجی الحضرمی ﷺ اپنے والد سے ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت علی ﷺ نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں میرا ایک خاص مقام و مرتبہ تھا جو مخلوقات میں سے کسی اور کا نہیں تھا۔ اس حدیث کو احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔"

٩٦۔ **عَنْ جَابِرٍ** قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ امْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، صَنَعَتْ لَهُ طَعَامًا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يَدْخُلُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَدَخَلَ أَبُوْبَكْرٍ ﷺ فَهَنَّيْنَاهُ ثُمَّ قَالَ: يَدْخُلُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَدَخَلَ عُمَرُ ﷺ فَهَنَّيْنَاهُ ثُمَّ قَالَ: يَدْخُلُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ، يُدْخِلُ رَأْسَهُ تَحْتَ الْوَدِيِّ فَيَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ! إِنْ شِئْتَ جَعَلْتَهُ عَلِيًّا فَدَخَلَ عَلِيٌّ ﷺ فَهَنَّيْنَاهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

الحديث رقم ٩٥: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ١/ ٨٥، الحديث رقم: ٦٤٧، و البزار في المسند، ٣/ ٩٨، الحديث رقم: ٨٧٩، و المقدسي في الأحاديث المختارة، ٢/ ٣٧٤، الحديث رقم: ٧٥٧.

الحديث رقم ٩٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ٣٣١، الحديث رقم: ١٤٥٩٠، و أحمد بن حنبل في المسند، ١/ ٢٠٩، الحديث رقم:

٢٣٣

"حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی
م ﷺ کے ساتھ ایک انصاری عورت کے گھر میں تھے جس نے حضور نبی
رم ﷺ کیلئے کھانا تیار کیا تھا۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ابھی تمہارے
س ایک جنتی آدمی آئے گا پس ابو بکر صدیق ﷺ داخل ہوئے تو ہم نے انہیں
بارک باد دی پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس ایک جنتی آدمی آئے گا پس
حضرت عمر ﷺ داخل ہوئے تو ہم نے انہیں مبارک باد دی پھر آپ ﷺ نے فرمایا:
تمہارے پاس ایک جنتی آدمی آئے گا۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دیکھا کہ
حضور نبی اکرم ﷺ اپنا سر انور چھوٹی کھجور کی شاخوں میں سے نکالے ہوئے فرما
رہے تھے اے اللہ اگر تو چاہتا ہے تو اس آنے والے کو علی بنا دے پھر حضرت علی ﷺ
داخل ہوئے تو ہم نے انہیں مبارک باد دی۔ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا
ہے۔"

٩٧۔ **عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ** قَالَتْ: وَالَّذِي أَحْلِفُ بِهِ إِنْ كَانَ عَلِيٌّ لَأَقْرَبَ النَّاسِ عَهْدًا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَتْ: عُدْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ غَدَاةً بَعْدَ غَدَاةٍ يَقُوْلُ: جَاءَ عَلِيٌّ مِرَارًا. قَالَتْ: وَأَظُنُّهُ كَانَ بَعَثَهُ فِي حَاجَةٍ. قَالَتْ فَجَاءَ بَعْدُ فَظَنَنْتُ أَنَّ لَهُ إِلَيْهِ حَاجَةً فَخَرَجْنَا مِنَ الْبَيْتِ فَقَعَدْنَا عِنْدَ الْبَابِ فَكُنْتُ مِنْ أَدْنَاهُمْ إِلَى الْبَابِ، فَأَكَبَّ عَلَيْهِ عَلِيٌّ فَجَعَلَ يُسَارُّهُ وَيُنَاجِيْهِ، ثُمَّ قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ يَوْمِهِ ذٰلِكَ، فَكَانَ أَقْرَبَ النَّاسِ بِهِ عَهْدًا. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

"حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں اس ذات کی قسم جس کا میں

الحديث رقم ٩٧: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ٦/ ٣٠٠، الحديث رقم: ٢٦٦٠٧، و الحاكم في المستدرك، ٣/ ١٤٩، الحديث رقم: ٤٦٧١، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ١١٢.

اللّٰهِ وَ

سے

ۢقَالَ:

لِيٌّ

...يث رقم: ٣٨٦٨، والطبراني في

Presented by www.ziaraat.com

نماز نہ پڑھ رہے ہوتے تو مجھے اجازت عنایت فرما دیتے۔ اس حدیث کو احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔''

۹۵۔ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ نُجَيٍّ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِيْهِ فِيْ رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ وَ فِيْهَا عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِيْ عَلِيٌّ: كَانَتْ لِيْ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مَنْزِلَةٌ لَمْ تَكُنْ لِأَحَدٍ مِنَ الْخَلَائِقِ،..... رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''حضرت عبداللہ بن نجی الحضرمی ؓ اپنے والد سے ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت علی ؓ نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں میرا ایک خاص مقام و مرتبہ تھا جو مخلوقات میں سے کسی اور کا نہیں تھا۔ اس حدیث کو احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔''

۹۶۔ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ عِنْدَ امْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، صَنَعَتْ لَهُ طَعَامًا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يَدْخُلُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَدَخَلَ أَبُوبَكْرٍ ؓ فَهَنَّيْنَاهُ ثُمَّ قَالَ: يَدْخُلُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَدَخَلَ عُمَرُ ؓ فَهَنَّيْنَاهُ ثُمَّ قَالَ: يَدْخُلُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُدْخِلُ رَأْسَهُ تَحْتَ الْوَدِيِّ فَيَقُوْلُ: اللَّهُمَّ! إِنْ شِئْتَ جَعَلْتَهُ عَلِيًّا فَدَخَلَ عَلِيٌّ ؓ فَهَنَّيْنَاهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

الحديث رقم ۹۵: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱/ ۸۵، الحديث رقم: ۶۴۷، و البزار في المسند، ۳/ ۹۸، الحديث رقم: ۸۷۹، و المقدسي في الأحاديث المختارة، ۲/ ۳۷۴، الحديث رقم: ۷۵۷.

الحديث رقم ۹۶: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۳/ ۳۳۱، الحديث رقم: ۱۴۵۹۰، و أحمد بن حنبل في المسند، ۱/ ۲۰۹، الحديث رقم:

''حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک انصاری عورت کے گھر میں تھے جس نے حضور نبی اکرم ﷺ کیلئے کھانا تیار کیا تھا۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ابھی تمہارے پاس ایک جنتی آدمی آئے گا پس ابو بکر صدیق ؓ داخل ہوئے تو ہم نے انہیں مبارک باد دی پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس ایک جنتی آدمی آئے گا پس حضرت عمر ؓ داخل ہوئے تو ہم نے انہیں مبارک باد دی پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس ایک جنتی آدمی آئے گا۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دیکھا کہ حضور نبی اکرم ﷺ اپنا سر انور چھوٹی کھجور کی شاخوں میں سے نکالے ہوئے فرما رہے تھے اے اللہ اگر تو چاہتا ہے تو اس آنے والے کو علی بنا دے پھر حضرت علی ؓ داخل ہوئے تو ہم نے انہیں مبارک باد دی۔ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔''

۹۷۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: وَالَّذِي أَحْلِفُ بِهِ إِنْ كَانَ عَلِيٌّ لَأَقْرَبَ النَّاسِ عَهْدًا بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ، قَالَتْ: عُدْنَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ غَدَاةً بَعْدَ غَدَاةٍ يَقُوْلُ: جَاءَ عَلِيٌّ مِرَارًا. قَالَتْ: وَأَظُنُّهُ كَانَ بَعَثَهُ فِي حَاجَةٍ. قَالَتْ فَجَاءَ بَعْدُ فَظَنَنْتُ أَنَّ لَهُ إِلَيْهِ حَاجَةً فَخَرَجْنَا مِنَ الْبَيْتِ فَقَعَدْنَا عِنْدَ الْبَابِ فَكُنْتُ مِنْ أَدْنَاهُمْ إِلَى الْبَابِ، فَأَكَبَّ عَلَيْهِ عَلِيٌّ فَجَعَلَ يُسَارُّهُ وَيُنَاجِيْهِ، ثُمَّ قُبِضَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنْ يَوْمِهِ ذَلِكَ، فَكَانَ أَقْرَبَ النَّاسِ بِهِ عَهْدًا. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں اس ذات کی قسم جس کا میں

الحديث رقم ۹۷: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۶/ ۳۰۰، الحديث رقم: ۲۶۶۰۷، و الحاكم في المستدرك، ۳/ ۱۴۹، الحديث رقم: ۴۶۷۱، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/ ۱۱۲.

Presented by www.ziaraat.com

حلف اٹھاتی ہوں حضرت علی ؓ لوگوں میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ عہد کے اعتبار سے سب سے زیادہ قریب تھے۔ وہ بیان کرتی ہیں کہ ہم نے آئے روز حضور نبی اکرم ﷺ کی عیادت کی، آپ ﷺ فرماتے کہ علی (میری عیادت کے لئے) بہت مرتبہ آیا ہے۔ آپ بیان کرتی ہیں: میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت علی ؓ کو کسی ضروری کام سے بھیجا تھا۔ آپ فرماتی ہیں: اس کے بعد حضرت علی ؓ تشریف لائے تو میں نے سمجھا آپ کو شاید حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کوئی کام ہو گا پس ہم باہر آ گئے اور دروازے کے قریب بیٹھ گئے اور میں ان سب سے زیادہ دروازے کے قریب تھی پس حضرت علی ؓ حضور نبی اکرم ﷺ پر جھک گئے اور آپ ﷺ سرگوشی کرنے لگے پھر اس دن کے بعد حضور نبی اکرم ﷺ وصال فرما گئے پس حضرت علی ؓ سب لوگوں سے زیادہ عہد کے اعتبار سے حضور نبی اکرم ﷺ کے قریب تھے۔ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔''

۹۸۔ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: لَمَّا خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِلَى الْمَدِيْنَةِ فِي الْهِجْرَةِ، أَمَرَنِي أَنْ أُقِيْمَ بَعْدَهُ حَتَّى أُؤَدِّيَ وَدَائِعَ كَانَتْ عِنْدَهُ لِلنَّاسِ، وَلِذَا كَانَ يُسَمَّى الأَمِيْنُ. فَأَقَمْتُ ثَلاَ ثًا، فَكُنْتُ أَظْهَرُ، مَا تَغَيَّبْتُ يَوْمًا وَاحِدًا ثُمَّ خَرَجْتُ فَجَعَلْتُ أَتْبَعُ طَرِيْقَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ حَتَّى قَدِمْتُ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مُقِيْمٌ، فَنَزَلْتُ عَلَى كُلْثُوْمِ بْنِ الْهِدْمِ، وَهُنَالِکَ مَنْزِلُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ فِي الطَّبَقَاتِ الْكُبْرَى.

''حضرت علی ؓ بیان کرتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ ہجرت کی غرض سے مدینہ کی طرف روانہ ہوئے تو مجھے حکم دیا کہ میں ابھی مکہ میں ہی رکوں تاآنکہ میں لوگوں کی امانتیں جو حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس تھیں وہ انہیں لوٹا

دوں۔ اسی لئے حضور نبی اکرم ﷺ کو امین کے لقب سے یاد کیا جاتا تھا پس میں نے تین دن مکہ میں قیام کیا، میں مکہ میں لوگوں کے سامنے رہا، ایک دن بھی نہیں چھپا۔ پھر میں وہاں سے نکلا اور حضور نبی اکرم ﷺ کے پیچھے چلا یہاں تک کہ بنو عمرو بن عوف کے ہاں پہنچا تو حضور نبی اکرم ﷺ وہاں مقیم تھے۔ پس میں کلثوم بن ھدم کے ہاں مہمان ٹھہرا اور وہیں حضور نبی اکرم ﷺ کا قیام تھا۔ اس حدیث کو ابن سعد نے ''الطبقات الکبریٰ'' میں بیان کیا ہے۔''

۹۹۔ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: عَلِيٌّ ؓ: بِتْنَا لَيْلَةً بِغَيْرِ عَشَاءٍ، فَأَصْبَحْتُ فَخَرَجْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى فَاطِمَةَ عليها السلام **وَهِيَ مَحْزُوْنَةٌ فَقُلْتُ: مَا لَکِ؟ فَقَالَتْ: لَمْ نَتَعَشَّ الْبَارِحَةَ وَلَمْ نَتَغَدَّ الْيَوْمَ، وَلَيْسَ عِنْدَنَا عَشَاءٌ، فَخَرَجْتُ فَالْتَمَسْتُ فَأَصَبْتُ مَا اشْتَرَيْتُ طَعَامًا وَلَحْمًا بِدِرْهَمٍ، ثُمَّ أَتَيْتُهَا بِهِ فَخَبَزَتْ وَطَبَخَتْ، فَلَمَّا فَرَغَتْ مِنْ إِنْضَاجِ الْقِدْرِ قَالَتْ: لَوْ أَتَيْتَ أَبِيْ فَدَعَوْتَهُ، فَأَتَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ فِي الْمَسْجِدِ وَهُوَ يَقُوْلُ: أَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الْجُوْعِ ضَجِيْعًا، فَقُلْتُ: بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ يَارَسُوْلَ اللهِ، عِنْدَنَا طَعَامٌ فَهَلُمَّ، فَتَوَكَّأَ عَلَيَّ حَتَّى دَخَلَ وَالْقِدْرُ تَفُوْرُ فَقَالَ: اغْرِفِيْ لِعَائِشَةَ فَغَرَفَتْ فِي صَحْفَةٍ، ثُمَّ قَالَ: اغْرِفِي لِحَفْصَةَ فَغَرَفَتْ فِي صَحْفَةٍ، حَتَّى غَرَفَتْ لِجَمِيْعِ نِسَائِهِ التِّسْعِ، ثُمَّ قَالَ: اغْرِفِي لِأَبِيْکِ وَ زَوْجِکِ فَغَرَفَتْ فَقَالَ: اغْرِفِي فَكُلِيْ فَغَرَفَتْ، ثُمَّ رَفَعَتِ الْقِدْرَ وَإِنَّهَا لَتَفِيْضُ، فَأَكَلْنَا مِنْهَا مَاشَاءَ اللهُ.** رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ فِي الطَّبَقَاتِ الْكُبْرَى.

الحديث رقم ۹۹: أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، ۱ / ۱۸۷.

...ted by www.ziaraat.com

''امام جعفر بن محمد الباقر رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ ہم نے ایک رات بغیر شام کے کھانے کے گزاری پس میں صبح کے وقت گھر سے نکل گیا پھر میں فاطمہ کی طرف لوٹا تو وہ بہت زیادہ پریشان تھی میں نے کہا اے فاطمہ کیا بات ہے؟ تو اس نے کہا کہ ہم نے گذشتہ رات کھانا نہیں کھایا اور آج دوپہر کا کھانا بھی نہیں کھایا اور آج پھر رات کے کھانے کے لئے کچھ نہیں ہے پس میں باہر نکلا اور کھانے کے لئے کوئی چیز تلاش کرنے لگا پس میں نے وہ چیز پائی جس سے میں کچھ طعام اور ایک درہم کے بدلے گوشت خرید سکوں پھر میں یہ چیزیں لے کر فاطمہ کے پاس آیا، اس نے آٹا گوندھا اور کھانا پکایا اور جب ہنڈیا پکانے سے فارغ ہوگئی تو کہنے لگی اگر آپ میرے والد ماجد کو بھی بلا لائیں؟ پس میں گیا تو حضور نبی اکرم ﷺ مسجد میں لیٹے ہوئے تھے اور فرما رہے تھے کہ اے اللہ! میں بھوک کے لیٹنے سے پناہ مانگتا ہوں پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں ہمارے پاس کھانا موجود ہے آپ تشریف لائیے۔ آپ ﷺ میرا سہارا لے کر اٹھے اور ہم گھر میں داخل ہو گئے۔ اس وقت ہنڈیا ابل رہی تھی۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اے فاطمہ! عائشہ کے لئے کچھ سالن رکھ لو۔ پس فاطمہ نے ایک پلیٹ میں ان کے لئے سالن نکال دیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: حفصہ کے لئے بھی کچھ سالن نکال لو پس انہوں نے ایک پلیٹ میں ان کے لئے بھی سالن رکھ دیا یہاں تک کہ انہوں نے آپ ﷺ کی نو ازواج کے لئے سالن رکھ دیا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے والد اور خاوند کے لئے سالن نکالو پس انہوں نے نکالا پھر فرمایا: اپنے لئے سالن نکالو اور کھاؤ۔ انہوں نے ایسا ہی کیا پھر انہوں نے ہنڈیا کو اٹھا کر دیکھا تو وہ بھری ہوئی تھی پس ہم نے اس میں سے کھایا جتنا اللہ نے چاہا۔ اس حدیث کو ابن سعد نے ''الطبقات الکبریٰ'' میں بیان کیا ہے۔'' (سبحان اللہ)

(۱۰) بَابٌ فِي كَوْنِهِ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَى اللهِ وَ رَسُوْلِهِ ﷺ

﴿لوگوں میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے سب سے زیادہ محبوب﴾

۱۰۰. **عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ**، قَالَ: كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ طَيْرٌ فَقَالَ: اللَّهُمَّ ائْتِنِي بِأَحَبِّ خَلْقِكَ إِلَيْكَ يَأْكُلُ مَعِي هَذَا الطَّيْرَ، فَجَاءَ عَلِيٌّ فَأَكَلَ مَعَهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک پرندے کا گوشت تھا، آپ ﷺ نے دعا کی یا اللہ! اپنی مخلوق میں سے محبوب ترین شخص میرے پاس بھیج تاکہ وہ میرے ساتھ اس پرندے کا گوشت کھائے۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے اور آپ ﷺ کے ساتھ وہ گوشت تناول کیا۔ اس حدیث کو امام ترمذي نے روایت کیا ہے۔''

۱۰۱: **عَنْ بُرَيْدَةَ** قَالَ: كَانَ أَحَبَّ النِّسَاءِ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَاطِمَةُ

الحديث رقم ۱۰۰: أخرجه الترمذی في الجامع الصحيح، ابواب المناقب، باب مناقب علی بن أبی طالب، ۵/ ۶۳۶، الحديث رقم: ۳۷۲۱، و الطبرانی فی المعجم الاوسط، ۹/ ۱۴۶، الحديث رقم: ۹۳۷۲، وابن حيان في الطبقات المحدثين بأصبهان، ۳/ ۴۵۴.

الحديث رقم ۱۰۱: أخرجه الترمذی فی ابواب المناقب باب فضل فاطمة بنت محمد ﷺ، ۵/ ۶۹۸، الحديث رقم: ۳۸۶۸، والطبرانی فی

Presented by www.ziaraat.com

وَمِنَ الرِّجَالِ عَلِيٌّ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت بریدۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کو عورتوں میں سب سے زیادہ محبوب اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا تھیں اور مردوں میں سے سب سے زیادہ محبوب حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔ اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث حسن ہے۔''

۱۰۲۔ عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ التَّيْمِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ عَمَّتِي عَلَى عَائِشَةَ فَسَئَلْتُ أَيُّ النَّاسِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ؟ قَالَتْ فَاطِمَةُ، فَقِيْلَ مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَتْ زَوْجُهَا، إِنْ كَانَ مَا عَلِمْتُ صَوَّاماً قَوَّاماً. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت جمیع بن عمیر تیمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ میں اپنی خالہ کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا پھر میں نے ان سے پوچھا لوگوں میں کون حضور نبی اکرم ﷺ کو سب سے زیادہ محبوب تھے؟ انہوں نے فرمایا: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا پھر عرض کیا گیا اور مردوں میں سے کون سب سے زیادہ محبوب تھا؟ فرمایا: اس کا خاوند اگرچہ مجھے ان کا زیادہ روزے رکھنا اور زیادہ قیام کرنا

المعجم الاوسط، ۸/ ۱۳۰، الحدیث رقم: ۷۲۵۸، والحاکم فی المستدرک، ۳: ۱۶۸، رقم: ۴۷۳۵.

...یث رقم ۱۰۲: أخرجه الترمذی فی الجامع الصحیح، أبواب المناقب، ...ل فاطمة بنت محمد ﷺ، ۵/ ۷۰۱، الحدیث رقم: ۳۸۷۴، ...م فی المستدرک، ۳/ ۱۷۱.

معلوم نہیں۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث حسن ہے۔''

۱۰۳۔ عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ أُمِّي عَلَى عَائِشَةَ فَسَمِعْتُهَا مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ وَهِيَ تَسْأَلُهَا عَنْ عَلِيٍّ فَقَالَتْ: تَسْأَلُنِي عَنْ رَجُلٍ وَاللهِ مَا أَعْلَمُ رَجُلًا كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مِنْ عَلِيٍّ وَلَا فِي الْأَرْضِ إِمْرَأَةً كَانَتْ أَحَبَّ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مِنْ إِمْرَأَتِهِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ

وَقَالَ هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْأَسْنَادِ.

''حضرت جمیع ابن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اپنی والدہ کے ہمراہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوا، میں نے پردہ کے پیچھے سے آواز سنی ام المومنین میری والدہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق پوچھ رہی تھیں۔ انہوں نے فرمایا: آپ مجھ سے اس شخص کے بارے میں پوچھ رہی ہیں بخدا میرے علم میں حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں کوئی شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ سے زیادہ محبوب نہ تھا اور نہ روئے زمین پر ان کی بیوی (آپ ﷺ کی صاحبزادی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا) سے بڑھ کر کوئی عورت آپ ﷺ کی بارگاہ میں محبوب تھی۔ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔''

۱۰۴۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنْتُ أَخْدِمُ رَسُوْلَ ﷺ فَقَدِمَ

الحدیث رقم ۱۰۳: أخرجه الحاکم فی المستدرک، ۳/ ۱۶۷، الحدیث رقم: ۴۷۳۱، والنسائي في السنن الکبریٰ، ۵/ ۱۴۰، الحدیث رقم: ۸۴۹۷.

الحدیث رقم ۱۰۴: أخرجه الحاکم فی المستدرک، ۳/ ۱۴۱، الحدیث رقم: ۴۶۵۰، و الطبراني في المعجم الأوسط، ۷/ ۲۶۷، الحدیث رقم: ۷۴۶۶، والطبراني في المعجم الکبیر، ۱/ ۲۵۳، الحدیث رقم: ۷۳۰، والهیثمي في مجمع الزوائد، ۹/ ۱۲۶.

Presented by www.ziaraat.com

لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَرْخٌ مَشْوِيٌّ فَقَالَ: اللَّهُمَّ ائْتِنِي بِأَحَبِّ خَلْقِکَ إِلَيْکَ يَأْکُلُ مَعِي مِنْ هَذَا الطَّيْرِ قَالَ: فَقُلْتُ: اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ رَجُلاً مِنَ الْأَنْصَارِ فَجَاءَ عَلِيٌّ ؓ. فَقُلْتُ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ عَلَى حَاجَةٍ ثُمَّ جَاءَ فَقُلْتُ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ عَلَى حَاجَةٍ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: افْتَحْ فَدَخَلَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا حَبَسَکَ عَلِيُّ فَقَالَ: إِنَّ هَذِهِ آخِرُ ثَلَاثِ کَرَّاتٍ يَرُدُّنِي أَنَسٌ يَزْعَمُ إِنَّکَ عَلَى حَاجَةٍ فَقَالَ: مَا حَمَلَکَ عَلَيَّ مَا صَنَعْتَ؟ فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللهِ سَمِعْتُ دُعَاءَکَ فَأَحْبَبْتُ أَنْ يَکُوْنَ رَجُلاً مِنْ قَوْمِي فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ: إِنَّ الرَّجُلَ قَدْ يُحِبُّ قَوْمَهُ. رَوَاهُ الْحَاکِمُ.

وَقَالَ هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

''حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا۔ پس آپ ﷺ کی خدمت میں ایک بھنا ہوا پرندہ پیش کیا گیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! میرے پاس اسے بھیج جو مخلوق میں تجھے سب سے زیادہ محبوب ہے۔ حضرت انس ؓ کہتے ہیں کہ میں نے دعا کی یا اللہ! کسی انصاری کو اس دعا کا مصداق بنا دے، اتنے میں حضرت علی ؓ تشریف لائے تو میں نے کہا حضور نبی اکرم ﷺ مشغول ہیں۔ وہ واپس چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد پھر تشریف لائے اور دروازہ کھٹکھٹایا، پھر میں نے کہا حضور نبی اکرم ﷺ مشغول ہیں۔ آپ ؓ پھر آئے تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا انس! اس کیلئے دروازہ کھول دو، وہ اندر داخل ہوئے تو حضور نبی اکرم ﷺ نے ان سے پوچھا: تجھے کس نے میرے پاس آنے سے روکا؟ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ تین میں سے آخری بار ہے کہ انس مجھے یہ کہہ کر واپس کرتے رہے کہ آپ کسی کام میں مشغول ہیں۔ آپ ﷺ نے مجھ سے میرے اس عمل کی وجہ دریافت کی تو میں نے عرض کیا:

یا رسول اللہ! میں نے آپ کو دعا کرتے سن لیا تھا۔ پس میری خواہش تھی کہ یہ (خوش نصیب) شخص انصار میں سے ہو۔ اس پر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر آدمی اپنی قوم سے پیار کرتا ہے۔ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث شیخین کی شرائط پر صحیح ہے۔''

۱۰۵۔ **عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ** قَالَ: إِشْتَکَى عَلِيًّا النَّاسُ، قَالَ: فَقَامَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِيْنَا خَطِيْبًا، فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: أَيُّهَا النَّاسُ! لَا تَشْکُوْا عَلِيًّا، فَوَاللهِ! إِنَّهُ لَأَخْشَنُ فِي ذَاتِ اللهِ، أَوْ فِي سَبِيْلِ اللهِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ الْحَاکِمُ.

وَ قَالَ هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت ابوسعید خدری ؓ بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے حضرت علی ؓ کے بارے میں کوئی شکایت کی۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور خطبہ ارشاد فرمایا۔ پس میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! علی کی شکایت نہ کرو، اللہ کی قسم وہ اللہ کی ذات میں یا اللہ کے راستہ میں بہت سخت ہے۔ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل اور حاکم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔''

۱۰۶۔ **عَنْ أَبِي رَافِعٍ** أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ بَعَثَ عَلِيًّا مَبْعَثًا فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، اللهُ وَ رَسُوْلُهُ وَ جِبْرِيْلُ عَنْکَ رَاضُوْنَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْکَبِيْرِ.

الحديث رقم ١٠٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ٨٦، الحديث رقم: ١١٨٣٥، و الحاكم في المستدرك، ٣/ ١٤٤، الحديث رقم: ٤٦٥٤، و ابن هشام في السيرة النبوية، ٦/ ٨.

الحديث رقم ١٠٦: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١/ ٣١٩، الحديث رقم: ٩٤٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ١٣١.

Presented by www.ziaraat.com

''حضرت ابو رافع ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی ؓ کو ایک جگہ بھیجا، جب وہ واپس تشریف لائے تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: اللہ تعالیٰ، اس کا رسول ﷺ اور جبرئیل آپ سے راضی ہیں۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے ''المعجم الکبیر'' میں روایت کیا ہے۔''

(۱۱) بَابٌ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: مَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ أَحَبَّنِي وَمَنْ أَبْغَضَ عَلِيًّا ؓ فَقَدْ أَبْغَضَنِي

﴿حبِ علی ؓ حبِ مصطفیٰ ﷺ ہے اور بغضِ علی ؓ بغضِ مصطفیٰ ﷺ ہے﴾

۱۰۷۔ **عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ** أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَخَذَ بِيَدِ حَسَنٍ وَ حُسَيْنٍ فَقَالَ: مَنْ أَحَبَّنِي وَأَحَبَّ هَذَيْنِ وَ أَبَاهُمَا وَ أُمَّهُمَا كَانَ مَعِي فِي دَرَجَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت علی بن ابی طالب ؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت حسن ؓ اور حضرت حسین ؓ کے ہاتھ پکڑے اور فرمایا: جو مجھ سے محبت کرے گا اور ان دونوں سے اور ان دونوں کے والد (یعنی علی ؓ) اور دونوں کی والدہ (یعنی فاطمہ رضی اللہ عنہا) سے محبت کرے گا وہ قیامت کے دن میرے ساتھ میرے درجہ میں ہوگا۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔''

الحديث رقم ۱۰۷: أخرجه الترمذى فى الجامع الصحيح، ابواب المناقب باب مناقب على، ۵/۶۴۱، الحديث رقم: ۳۷۳۳، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱/۷۷، الحديث رقم: ۵۷۶، و الطبرانى فى المعجم الكبير، ۲/۷۷، الحديث رقم: ۵۷۶، و ايضاً فى ۲/۱۶۳، الحديث رقم: ۲۶۵۴، والمقدسى فى الأحاديث المختارة، ۲/۴۵، الحديث رقم: ۴۲۱.

Presented by www.ziaraat.com

١٠٨۔ **عَنْ عَمْرِو بْنِ شَاسٍ** الْأَسْلَمِيِّ قَالَ (وَ كَانَ مِنْ أَصْحَابِ الْحُدَيْبِيَةِ) قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ عَلِيٍّ إِلَى الْيَمَنِ، فَجَفَانِي فِي سَفَرِي ذَلِكَ، حَتَّى وَجَدْتُ فِي نَفْسِي عَلَيْهِ، فَلَمَّا قَدِمْتُ أَظْهَرْتُ شَكَايَتَهُ فِي الْمَسْجِدِ حَتَّى بَلَغَ ذَلِكَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ ذَاتَ غُدَاةٍ، وَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي نَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَلَمَّا رَانِي أَبَدَّنِي عَيْنَيْهِ يَقُوْلُ: حَدَّدَ إِلَيَّ النَّظَرَ حَتَّى إِذَا جَلَسْتُ قَالَ يَا عَمْرُو! وَاللهِ! لَقَدْ آذَيْتَنِي قُلْتُ: أَعُوْذُ بِاللهِ أَنْ أُوْذِيَكَ، يَا رَسُوْلَ اللهِ! قَالَ بَلَى، مَنْ آذَى عَلِيًّا فَقَدْ آذَانِي. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''حضرت عمرو بن شاس اسلمی ﷺ جو کہ اصحاب حدیبیہ میں سے تھے بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت علی ﷺ کے ہمراہ یمن کی طرف روانہ ہوا۔ سفر کے دوران انہوں نے میرے ساتھ سختی کی یہاں تک کہ میں اپنے دل میں ان کے خلاف کچھ محسوس کرنے لگا، پس جب میں (یمن سے) واپس آیا تو میں نے ان کے خلاف مسجد میں شکایت کا اظہار کر دیا یہاں تک کہ یہ بات حضور نبی اکرم ﷺ تک پہنچ گئی پھر ایک دن میں مسجد میں داخل ہوا جبکہ حضور نبی اکرم ﷺ صحابہ کرام ﷺ کے مجمع میں تشریف فرما تھے۔ آپ ﷺ نے مجھے بڑے غور سے دیکھا یہاں تک کہ جب میں بیٹھ گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے عمرو! خدا کی قسم تو نے مجھے اذیت دی ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کو اذیت دینے سے میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔

الحديث رقم ١٠٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٤٨٣، و الحاكم في المستدرك، ٣/١٣١، الحديث رقم: ٤٦١٩، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٢٩، و أحمد بن حنبل أيضاً في فضائل الصحابة، ٢/٥٧٩، الحديث رقم: ٩٨١۔ والبخاري في التاريخ الكبير، ٢/٣٠٦٠-٣٠٧۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں جو علی کو اذیت دیتا ہے وہ مجھے اذیت دیتا ہے۔ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔''

١٠٩۔ **عَنْ عَبْدِ اللهِ الْجَدَلِيِّ** قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ رضی الله عنها فَقَالَتْ لِيْ: أَيُسَبُّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِيْكُمْ؟ قُلْتُ: مَعَاذَ اللهِ! أَوْ سُبْحَانَ اللهِ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِيْ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

''حضرت عبداللہ جدلی ﷺ سے روایت ہے کہ میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے مجھے کہا: کیا تمہارے اندر حضور نبی اکرم ﷺ کو گالی دی جاتی ہے؟ میں نے کہا اللہ کی پناہ یا میں نے کہا اللہ کی ذات پاک ہے یا اسی طرح کا کوئی اور کلمہ کہا تو انہوں نے کہا میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو علی کو گالی دیتا ہے وہ مجھے گالی دیتا ہے۔ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل اور امام حاکم نے روایت کیا ہے۔''

١١٠۔ **عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ**، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ فَسَبَّ عَلِيًّا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَحَصَبَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ: يَا عَدُوَّ اللهِ آذَيْتَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ: (إِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللهَ وَرَسُوْلَهُ لَعَنَهُمُ اللهُ فِي الدُّنْيَا وَالْأٰخِرَةِ وَأَعَدَّلَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا) لَوْكَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ حَيًّا لَآذَيْتَهُ. رواه الحاكم.

الحديث رقم ١٠٩: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٦/٣٢٣، الحديث رقم: ٢٦٧٩١، والحاكم في المستدرك، ٣/١٣٠، الحديث رقم: ٤٦١٥، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/١٣٣، الحديث رقم: ٨٤٧٦، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٣٠۔

الحديث رقم ١١٠: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/ ١٢١، ١٢٢، الحديث رقم: ٤٦١٨۔

Presented by www.ziaraat.com

وَ قَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

''حضرت ابن ابی ملیکہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ اہل شام سے ایک شخص آیا اور اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے ہاں حضرت علی ؓ کو برا بھلا کہا، حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کو ایسا کہنے سے منع کیا اور فرمایا: اے اللہ کے دشمن تو نے حضور نبی اکرم ﷺ کو تکلیف دی ہے۔ (پھر یہ آیت پڑھی) ''بے شک وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کو تکلیف دیتے ہیں اللہ تبارک و تعالٰی دنیا و آخرت میں ان پر لعنت بھیجتا ہے اور اللہ نے ان کے لئے ایک ذلت آمیز عذاب تیار کر رکھا ہے پھر فرمایا: اگر حضور نبی اکرم ﷺ زندہ ہوتے تو یقیناً (تو اس بات کے ذریعے) آپ ﷺ کی اذیت کا باعث بنتا۔ اس حدیث کو امام حاکم نے المستدرک میں روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔''

١١١۔ **عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ الْجَدَلِيِّ** قَالَ: حَجَجْتُ وَ أَنَا غُلَامٌ فَمَرَرْتُ بِالْمَدِيْنَةِ وَ إِذَا النَّاسُ عُنُقٌ وَاحِدٌ فَاتَّبَعْتُهُمْ، فَدَخَلُوْا عَلٰى أُمِّ سَلْمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ فَسَمِعْتُهَا تَقُوْلُ: يَا شَبِيْبَ بْنَ رَبْعِيٍ، فَأَجَابَهَا رَجُلٌ جَلْفٌ جَافٌ: لَبَّيْكَ يَا أُمَّتَاهُ، قَالَتْ: أَيُسَبُّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي نَادِيْكُمْ؟ قَالَ: وَ أَنّٰى ذٰلِكَ! قَالَتْ: فَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ؟ قَالَ: إِنَّا لَنَقُوْلُ شَيْئاً نُرِيْدُ عَرَضَ هٰذِهِ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا، قَالَتْ: فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ سَبَّ عَلِيّاً فَقَدْ سَبَّنِي، وَمَنْ سَبَّنِي فَقَدْ سَبَّ اللهَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِي

الحديث رقم ١١١: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣ / ١٢١، الحديث رقم: ٤٦١٦، وقال الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ١٣٠: رجاله رجال الصحيح، و ابن عساكر في تاريخه، ٤٢ / ٥٣٣ـ ٤٢ / ٢٦٦، ٢٦٦، ٢٦٦، ٢٦٧ـ ٢٦٨، ٥٣٣.

الْمُسْتَدْرَكِ.

''حضرت ابو عبداللہ جدلی ؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک غلام کے ساتھ حج کیا پس میں مدینہ کے پاس سے گزرا تو میں نے لوگوں کو اکھٹا (کہیں جاتے ہوئے) دیکھا، میں بھی ان کے پیچھے پیچھے چل دیا۔ وہ سارے ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے پس میں نے ان کو آواز دیتے ہوئے سنا کہ اے شبیب بن ربعی! ایک روکھے اور سخت مزاج آدمی نے جواب دیا ہاں میری ماں! تو آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا تمہارے قبیلہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کو گالیاں دی جاتی ہیں؟ اس آدمی نے عرض کیا: یہ کیسے ہوسکتا ہے حضرت ام سلمہ ؓ نے فرمایا: کیا حضرت علی بن ابی طالب کو گالی دی جاتی ہے؟ تو اس نے کہا ہم جو بھی کہتے ہیں اس سے ہماری مراد دنیاوی غرض ہوتی ہے۔ پس آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے علی کو گالی دی اس نے مجھے گالی دی اور جس نے مجھے گالی دی اس نے اللہ کو گالی دی۔ اس حدیث کو حاکم نے المستدرک میں روایت کیا ہے۔''

١١٢۔ **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** ؓ قَالَ نَظَرَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَيَّ فَقَالَ: يَا عَلِيُّ أَنْتَ سَيِّدٌ فِي الدُّنْيَا سَيِّدٌ فِي الْآخِرَةِ حَبِيْبُكَ حَبِيْبِيْ وَ حَبِيْبِيْ حَبِيْبُ اللهِ وَعَدُوُّكَ عَدُوِّيْ وَ عَدُوِّيْ عَدُوُّ اللهِ وَ الْوَيْلُ لِمَنْ أَبْغَضَكَ بَعْدِيْ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وَقَالَ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

الحديث رقم ١١٢: أخرجه الحاكم فى المستدرك، ٣ / ١٣٨، الحديث رقم: ٤٦٤٠، والديلمي في الفردوس بمأثور الخطاب، ٥ / ٣٢٥، الحديث رقم: ٨٣٢٥.

Presented by www.ziaraat.com

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے میری (یعنی علی کی) طرف دیکھ کر فرمایا اے علی! تو دنیا و آخرت میں سردار ہے۔ تیرا محبوب میرا محبوب ہے اور میرا محبوب اللہ کا محبوب ہے اور تیرا دشمن میرا دشمن ہے اور میرا دشمن اللہ کا دشمن ہے اور اس کیلئے بربادی ہے جو میرے بعد تمہارے ساتھ بغض رکھے۔ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث امام بخاری اور امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔''

١١٣۔ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ لِعَلِيٍّ: طُوْبٰى لِمَنْ أَحَبَّكَ وَصَدَّقَ فِيْكَ، وَوَيْلٌ لِمَنْ أَبْغَضَكَ وَكَذَّبَ فِيْكَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَ أَبُوْيَعْلٰى.

وَ قَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے فرماتے ہوئے سنا (اے علی) مبارکباد ہو اسے جو تجھ سے محبت کرتا ہے اور تیری تصدیق کرتا ہے اور ہلاکت ہو اس کے لئے جو تجھ سے بغض رکھتا ہے اور تجھے جھٹلاتا ہے۔ اس حدیث کو حاکم اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے اور حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔''

١١٤۔ عَنْ سَلْمَانَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِعَلِيٍّ: مُحِبُّكَ مُحِبِّيْ وَ

الحديث رقم ١١٣: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/١٤٥، الحديث رقم: ٤٦٥٧ وأبو يعلى في المسند، ٣/١٧٨-١٧٩، الحديث رقم: ١٦٠٢، و الطبراني في المعجم الاوسط، ٢/٣٣٧، الحديث رقم: ٢١٥٧.

الحديث رقم ١١٤: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٦/٢٣٩، الحديث رقم: ٦٠٩٧، والبزار في المسند، ٦/ ٤٨٨، والهيثمي في

مُبْغِضُكَ مُبْغِضِيْ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ.

''حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تجھ سے محبت کرنے والا مجھ سے محبت کرنے والا ہے اور تجھ سے بغض رکھنے والا مجھ سے بغض رکھنے والا ہے۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے ''المعجم الکبیر'' میں روایت کیا ہے۔''

١١٥۔ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: سَمِعْتُ جَدِّي رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَا تَسُبُّوْا أَبَا بَكْرٍ وَ عُمَرَ فَإِنَّهُمَا سَيِّدَا كُهُوْلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ إِلَّا النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ، وَلَا تَسُبُّوْا الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ، فَإِنَّهُمَا سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَلَا تَسُبُّوْا عَلِيًّا، فَإِنَّهُ مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِي، وَمَنْ سَبَّنِي فَقَدْ سَبَّ اللهَ، وَمَنْ سَبَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ عَذَّبَهُ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ فِي تَارِيْخِهِ.

''امام حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے اپنے نانا حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ابوبکر اور عمر کو گالی نہ دو پس بے شک وہ دونوں اولین و آخرین میں سے ادھیڑ عمر جنتیوں کے سردار ہیں سوائے نبیوں اور مرسلین کے اور حسن اور حسین کو بھی گالی نہ دو بے شک وہ نوجوان جنتیوں کے سردار ہیں اور علی کو گالی نہ دو پس بے شک جو علی کو گالی دیتا ہے وہ مجھے گالی دیتا ہے اور جو مجھے گالی دیتا ہے وہ اللہ کو گالی دیتا ہے۔ اسے ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں روایت کیا ہے۔''

...... **مجمع الزوائد، ٩/١٣٢، والديلمي في الفردوس بمأثور الخطاب، ٥/٣١٦، الحديث رقم: ٨٣٠٤.**

الحديث رقم ١١٥: أخرجه ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ١٤/١٣١/١٣٢، ٣٠/ ١٧٨، ١٧٩.

Presented by www.ziaraat.com

کیا ہے۔‘‘

١١٦. عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ وَهُوَ آخِذٌ بِشَعْرِهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَهُوَ آخِذٌ بِشَعْرِهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَهُوَ آخِذٌ بِشَعْرِهِ قَالَ: مَنْ آذَى شَعْرَةً مِنْکَ فَقَدْ آذَانِي، وَمَنْ آذَانِي فَقَدْ آذَى اللهَ، وَمَنْ آذَى اللهَ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاکِرَ.

’’امام حسین بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں درآنحالیکہ وہ اپنے بال پکڑے ہوئے تھے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا درآنحالیکہ وہ اپنے بال پکڑے ہوئے تھے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے بتایا درآنحالیکہ آپ ﷺ اپنے موئے مبارک پکڑے ہوئے تھے کہ جس شخص نے تجھے (اے علی) بال برابر بھی اذیت دی تو اس نے مجھے اذیت دی اور جس نے مجھے اذیت دی اس نے اللہ کو اذیت دی اور جس نے اللہ کو اذیت دی پس اس پر اللہ کی لعنت ہو۔ اسے ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں روایت کی ہے۔‘‘

الحديث رقم ١١٦: أخرجه ابن عسلکر في تاريخه، ٥٤ / ٣٠٨: و الهندی في کنز العمال، ١٢ / ٣٤٩، الحديث رقم: ٣٥٣٥١، و نيشابوری في شرف المصطفیٰ، ٥ / ٥٠٥، الحديث رقم: ٢٤٨٦.

(١٢) بَابٌ فِي کَوْنِ حُبِّهِ عَلَامَةَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ بُغْضِهِ رضی الله عنه عَلَامَةَ الْمُنَافِقِيْنَ

﴿حبِ علی رضی اللہ عنہ علامتِ ایمان ہے اور بغضِ علی رضی اللہ عنہ علامتِ نفاق ہے﴾

١١٧. عَنْ زِرٍّ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَ بَرَأَ النَّسَمَةَ إِنَّهُ لَعَهْدُ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ ﷺ إِلَيَّ أَنْ لَا يُحِبَّنِيْ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَّ لَا يُبْغِضَنِيْ إِلَّا مُنَافِقٌ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’حضرت زر بن حبیش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس نے دانے کو پھاڑا (اور اس سے اناج اور نباتات اگائے) اور جس نے جانداروں کو پیدا کیا، حضور نبی امی ﷺ کا مجھ سے عہد ہے کہ مجھ سے صرف مومن ہی محبت کرے گا اور صرف منافق ہی مجھ سے بغض رکھے گا۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔‘‘

الحديث رقم ١١٧: أخرجه مسلم في الصحيح، کتاب الإيمان، باب الدليل على أن حب الأنصار و علي من الإيمان، ١ / ٨٦، الحديث رقم: ٧٨، و ابن حبان في الصحيح، ١٥ / ٣٦٧، الحديث رقم: ٦٩٢٤، والنسائي في السنن الکبرىٰ، ٥ / ٤٧، الحديث رقم: ٨١٥٣، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦ / ٣٦٥، الحديث رقم: ٣٢٠٦٤، وأبويعلی في المسند، ١ / ٢٥٠، الحديث رقم: ٢٩١، و البزار في المسند، ٢ / ١٨٢، الحديث رقم: ٥٦٠، و ابن ابي عاصم في السنة، ٢ / ٥٩٨، الحديث رقم: ١٣٢٥.

Presented by www.ziaraat.com

١١٨۔ عَنْ عَلِيٍّ: قَالَ لَقَدْ عَهِدَ إِلَيَّ النَّبِيُّ الْأُمِّيُّ ﷺ أَنَّهُ لَا يُحِبُّكَ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُكَ إِلَّا مُنَافِقٌ. قَالَ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ أَنَا مِنَ الْقَرْنِ الَّذِيْنَ دَعَالَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

''حضرت علی ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی امی ﷺ نے مجھ سے عہد فرمایا کہ مومن ہی تجھ سے محبت کرے گا اور کوئی منافق ہی تجھ سے بغض رکھے گا۔ عدی بن ثابت ؓ فرماتے ہیں کہ میں اس زمانے کے لوگوں میں سے ہوں جن کے لیے حضور نبی اکرم ﷺ نے دعا فرمائی ہے۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔''

١١٩۔ عَنْ بُرَيْدَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ أَمَرَنِي بِحُبِّ أَرْبَعَةٍ، وَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُحِبُّهُمْ. قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ سَمِّهِمْ لَنَا، قَالَ: عَلِيٌّ مِنْهُمْ، يَقُوْلُ ذٰلِكَ ثَلَاثًا وَ أَبُوْذَرٍّ، وَالْمِقْدَادُ، وَ سَلْمَانُ وَ أَمَرَنِي بِحُبِّهِمْ، وَ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُحِبُّهُمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ

وَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ. هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت بریدہ ؓ کہتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ

الحديث رقم ١١٨: أخرجه الترمذى فى الجامع الصحيح، ابواب المناقب، باب مناقب على بن أبى طالب ٥/٦٤٣، الحديث رقم: ٣٧٣٦۔

الحديث رقم ١١٩: أخرجه الترمذى فى الجامع الصحيح، ٥/٦٣٦، ابواب المناقب، باب مناقب على بن أبى طالب، الحديث رقم: ٣٧١٨، وابن ماجة فى السنن،مقدمه، فضل سلمان وأبى ذرومقداد، الحديث رقم: ١٤٩، وأبونعيم فى حلية الاولياء، ١/١٧٢۔

نے مجھے چار آدمیوں سے محبت کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ اللہ بھی ان سے محبت کرتا ہے آپ ﷺ سے عرض کیا گیا یارسول اللہ! ہمیں ان کے نام بتا دیجئے۔ آپ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا کہ علی بھی انہی میں سے ہے، اور باقی تین ابو ذر، مقداد اور سلمان ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے ان سے محبت کرنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ میں بھی ان سے محبت کرتا ہوں۔ اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے امام ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے۔''

١٢٠۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ، قَالَ إِنَّا كُنَّا لَنَعْرِفُ الْمُنَافِقِيْنَ نَحْنُ مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ بِبُغْضِهِمْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

''حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے کہ ہم انصار لوگ، منافقین کو ان کے حضرت علی ؓ کے ساتھ بغض کی وجہ سے پہچانتے تھے۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔''

١٢١۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ تَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَا يُحِبُّ عَلِيًّا مُنَافِقٌ وَلَا يُبْغِضُهُ مُؤْمِنٌ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ. هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ فرمایا کرتے

الحديث رقم ١٢٠: أخرجه الترمذى فى الجامع الصحيح، ابواب المناقب، باب مناقب على بن أبي طالب، ٥/٦٣٥، الحديث رقم: ٣٧١٧، و أبو نعيم فى حلية الاولياء، ٦/٢٩٥۔

الحديث رقم ١٢١: أخرجه الترمذى فى الجامع الصحيح، ابواب المناقب،باب مناقب على، ٥/٦٣٥، الحديث رقم: ٣٧١٧، و أبويعلى فى المسند، ١٢/٣٦٢، الحديث رقم: ٦٩٣١ و الطبراني فى المعجم الكبير، ٢٣/٣٧٥، الحديث رقم: ٨٨٦۔

Presented by www.ziaraat.com

تھے کہ کوئی منافق حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت نہیں کرسکتا اور کوئی مومن اس سے بغض نہیں رکھ سکتا۔'' اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث حسن ہے۔

١٢٢۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ قَالَ: وَاللهِ مَا كُنَّا نَعْرِفُ مُنَافِقِيْنَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ إِلَّا بِبُغْضِهِمْ عَلِيًّا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْأَوْسَطِ.

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم! ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں اپنے اندر منافقین کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بغض کی وجہ سے ہی پہچانتے تھے۔ اس حدیث کو طبرانی نے ''المعجم الاوسط'' میں بیان کیا ہے۔''

١٢٣۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِنَّمَا دَفَعَ اللهُ الْقُطْرَ عَنْ بَنِي إِسْرَائِيْلَ بِسُوْءِ رَأْيِهِمْ فِي أَنْبِيَاءِهِمْ وَ إِنَّ اللهَ يَدْفَعُ الْقُطْرَ عَنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ بِبُغْضِهِمْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے ان کی بادشاہت انبیاء کرام علیہم السلام کے ساتھ ان کے برے سلوک کی وجہ سے چھین لی اور بے شک اللہ تبارک و تعالیٰ اس امت سے اس کی بادشاہت کو علی کے ساتھ بغض کی وجہ سے چھین لے گا۔ اس حدیث کو دیلمی نے روایت کیا ہے۔''

الحديث رقم ١٢٢: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٤/ ٢٦٤، الحديث رقم: ٤١٥١، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ١٣٢.
الحديث رقم ١٢٣: أخرجه الديلمي في الفردوس بمأثور الخطاب، ١/ ٣٤٤، الحديث رقم: ١٣٨٤، والذهبي في ميزان الاعتدال في نقد الرجال، ٢/ ٢٥١.

(١٣) بَابٌ فِي تَلْقِيْبِ النَّبِيِّ ﷺ إِيَّاهُ بِأَبِي تُرَابٍ وَ سَيِّدِ الْعَرَبِ

﴿ابوتراب اور سید العرب کے مصطفوی القاب﴾

١٢٤۔ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: مَا كَانَ لِعَلِيٍّ إِسْمٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَبِي التُّرَابِ وَ إِنْ كَانَ لَيَفْرَحُ إِذَا دُعِيَ بِهَا. فَقَالَ لَهُ: أَخْبِرْنَا عَنْ قِصَّتِهِ. لِمَ سُمِّيَ أَبَا تُرَابٍ؟ قَالَ: جَاءَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بَيْتَ فَاطِمَةَ، فَلَمْ يَجِدْ عَلِيًّا فِي الْبَيْتِ. فَقَالَ أَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ؟ فَقَالَتْ: كَانَ بَيْنِي وَ بَيْنَهُ شَيْءٌ. فَغَاضَبَنِي فَخَرَجَ فَلَمْ يَقِلْ عِنْدِي. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِإِنْسَانٍ: انْظُرْ أَيْنَ هُوَ؟ فَجَاءَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! هُوَ فِي الْمَسْجِدِ رَاقِدٌ. فَجَاءَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَ هُوَ مُضْطَجِعٌ قَدْ سَقَطَ رِدَآؤُهُ عَنْ شِقِّهِ فَأَصَابَهُ تُرَابٌ. فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَمْسَحُهُ عَنْهُ وَ يَقُوْلُ: قُمْ أَبَا التُّرَابِ. قُمْ أَبَاالتُّرَابِ! مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ هَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

''حضرت ابوحازم حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ

الحديث رقم ١٢٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المساجد، باب نوم الرجال في المسجد، ١/ ١٦٩، الحديث رقم: ٤٣٠، و البخاري في الصحيح، كتاب الاستئذان، باب القائلة في المسجد، ٥/ ٢٣١٦، الحديث رقم: ٥٩٢٤، و مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل علي بن أبي طالب، ٤/ ١٨٧٤، الحديث رقم: ٢٤٠٩، و البيهقي في السنن الكبرى، ٢/ ٤٤٦، الحديث رقم: ٤١٣٧، و الحاكم في معرفة علوم الحديث، ١/ ٢١١.

Presented by www.ziaraat.com

حضرت علی ؓ کو ابو تراب سے بڑھ کر کوئی نام محبوب نہ تھا، جب ان کو ابو تراب کے نام سے بلایا جاتا تو وہ خوش ہوتے تھے۔ راوی نے ان سے کہا ہمیں وہ واقعہ سنائیے کہ آپ ؓ کا نام ابو تراب کیسے رکھا گیا؟ انہوں نے کہا ایک دن حضور نبی اکرم ﷺ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے تو حضرت علی ؓ گھر میں نہیں تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا چچازاد کہاں ہے؟ عرض کیا میرے اور ان کے درمیان کچھ بات ہوگئی جس پر وہ خفا ہو کر باہر چلے گئے اور گھر پر قیلولہ بھی نہیں کیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے کسی شخص سے فرمایا: جاؤ تلاش کرو وہ کہاں ہیں؟ اس شخص نے آ کر خبر دی کہ وہ مسجد میں سو رہے ہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ حضرت علی ؓ کے پاس تشریف لے گئے، آپ ﷺ نے دیکھا کہ وہ لیٹے ہوئے ہیں جبکہ ان کی چادر ان کے پہلو سے نیچے گر گئی تھی اور ان کے جسم پر مٹی لگ گئی تھی، حضور نبی اکرم ﷺ اپنے ہاتھ مبارک سے وہ مٹی جھاڑتے جاتے اور فرماتے جاتے: اے ابو تراب! (مٹی والے)! اٹھو، اے ابو تراب اٹھو۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔''

۱۲۵۔ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيْهِ: أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ فَقَالَ: هَذَا فُلَانٌ، لِأَمِيْرِ الْمَدِيْنَةِ، يَدْعُوْ عَلِيًّا عِنْدَ الْمِنْبَرِ، قَالَ: فَيَقُوْلُ مَاذَا؟ قَالَ: يَقُوْلُ لَهُ: أَبُوْتُرَابٍ، فَضَحِکَ. قَالَ: وَاللهِ مَا سَمَّاهُ

الحديث رقم ۱۲۵: أخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب فضائل الصحابة، باب مناقب علی بن أبی طالب، ۳/۱۳۵۸، الحدیث رقم: ۳۵۰۰، و ابن حبان فی الصحیح، ۱۵/۳٦۸، الحدیث رقم: ٦۹۲۵، و الطبرانی فی المعجم الکبیر، ٦/۱٦۷، الحدیث رقم: ۵۸۷۹، و الرویاني في المسند، ۲/۱۸۸، الحدیث رقم: ۱۰۱۵، و الشیباني في الآحاد و المثاني، ۱/۱۵۰، الحدیث رقم: ۱۸۳، و البخاري في الأدب المفرد، ۱/۲۹٦، الحدیث رقم: ۸۵۲، و المبارکفوري في تحفة الأحوذي، ۱۰/۱٤٤.

إِلَّا النَّبِيُّ ﷺ، وَمَا كَانَ وَاللهِ لَهُ اسْمٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْهُ، فَاسْتَطْعَمْتُ الْحَدِيْثَ سَهْلًا، وَ قُلْتُ: يَا أَبَا عَبَّاسٍ، كَيْفَ ذٰلِکَ؟ قَالَ: دَخَلَ عَلِيٌّ عَلَى فَاطِمَةَ ثُمَّ خَرَجَ، فَاضْطَجَعَ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَيْنَ ابْنُ عَمِّکِ؟ قَالَتْ: فِي الْمَسْجِدِ، فَخَرَجَ إِلَيْهِ، فَوَجَدَ رِدَاءَهُ قَدْ سَقَطَ عَنْ ظَهْرِهِ، وَ خَلَصَ التُّرَابُ إِلَى ظَهْرِهِ، فَجَعَلَ يَمْسَحُ التُّرَابَ عَنْ ظَهْرِهِ فَيَقُوْلُ: اجْلِسْ أَبَاتُرَابٍ. مَرَّتَيْنِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت ابو حازم بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت سہل بن سعد ؓ سے اس وقت کے حاکم مدینہ کی شکایت کی کہ وہ برسرِ منبر حضرت علی ؓ کو برا بھلا کہتا ہے۔ حضرت سہل ؓ نے پوچھا: وہ کیا کہتا ہے؟ اس شخص نے جواب دیا کہ وہ ان کو ابو تراب کہتا ہے۔ اس پر حضرت سہل ؓ ہنس دیئے اور فرمایا، خدا کی قسم! ان کا یہ نام تو حضور نبی اکرم ﷺ نے رکھا تھا اور خود حضرت علی ؓ کو بھی کوئی نام اس سے بڑھ کر محبوب نہ تھا۔ میں نے حضرت سہل ؓ سے اس سلسلے کی پوری حدیث سننے کی خواہش کی، میں نے عرض کیا: اے ابو عباس! واقعہ کیا تھا؟ انہوں نے فرمایا: ایک روز حضرت علی ؓ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گھر تشریف لے گئے اور پھر مسجد میں آ کر لیٹ گئے، حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: تمہارا چچازاد کہاں ہے؟ انہوں نے عرض کیا: مسجد میں ہیں۔ آپ ﷺ وہاں ان کے پاس تشریف لے گئے آپ ﷺ نے دیکھا کہ چادر ان کے پہلو سے سرک گئی تھی اور ان کے جسم پر دھول لگ گئی تھی۔ آپ ﷺ ان کی پشت سے دھول جھاڑتے جاتے اور فرماتے جاتے اٹھو، اے ابو تراب! اٹھو، اے ابو تراب۔ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔''

Presented by www.ziaraat.com

’’حضرت ابو طفیل ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لائے تو حضرت علی ؓ مٹی پر سو رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو سب ناموں میں سے ابو تراب کا زیادہ حق دار ہے تو ابو تراب ہے۔ اس حدیث کو طبرانی نے ’’المعجم الاوسط‘‘ میں روایت کیا ہے۔‘‘

١٣٠۔ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَنَّى عَلِيًّا ؓ بِأَبِي تُرَابٍ، فَكَانَتْ مِنْ أَحَبِّ كُنَاهُ إِلَيْهِ. رَوَاهُ الْبَزَّارُ.

’’حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی ؓ کو ابو تراب کی کنیت سے نوازا۔ پس یہ کنیت انہیں سب کنیتوں سے زیادہ محبوب تھی۔ اس حدیث کو بزار نے روایت کیا ہے۔‘‘

الحديث رقم ١٣٠: أخرجه البزار في المسند، ٤/٢٤٨، الحديث رقم: ١٤١٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٠١.

(١٤) بَابُ فِي كَوْنِهِ ؓ فَاتِحاً لِخَيْبَرَ وَ صَاحِبَ لِوَاءِ النَّبِيِّ ﷺ

﴿آپ کا فاتحِ خیبر اور علمبردارِ مصطفیٰ ﷺ ہونا﴾

١٣١۔ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ قَدْ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي خَيْبَرَ، وَكَانَ بِهِ رَمَدٌ، فَقَالَ: أَنَا أَتَخَلَّفُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَخَرَجَ عَلِيٌّ فَلَحِقَ بِالنَّبِيِّ ﷺ، فَلَمَّا كَانَ مَسَاءُ اللَّيْلَةِ الَّتِي فَتَحَهَا اللهُ فِي صَبَاحِهَا، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ أَوْ لَيَأْخُذَنَّ الرَّايَةَ غَداً رَجُلاً يُحِبُّهُ اللهُ وَ رَسُوْلُهُ، أَوْ قَالَ: يُحِبُّ اللهَ وَ رَسُوْلَهُ، يَفْتَحُ اللهُ عَلَيْهِ. فَإِذَا نَحْنُ بِعَلِيٍّ، وَمَا نَرْجُوْهُ، فَقَالُوْا: هَذَا عَلِيٌّ، فَأَعْطَاهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَفَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت سلمہ بن اکوع ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ آشوب چشم کی تکلیف کے باعث معرکہء خیبر کے لیے (بوقت روانگی) مصطفوی لشکر میں شامل نہ

الحديث رقم ١٣١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب مناقب علي بن أبي طالب، ٣/١٣٥٧، الحديث رقم: ٣٤٩٩، و في كتاب المغازي، باب غزوة خيبر، ٤/١٥٤٢، الحديث رقم: ٣٩٧٢، و في كتاب الجهاد و السير، باب ما قيل في لواء النبي ﷺ، ٣/١٠٨٦، الحديث رقم: ٢٨١٢، و مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل علي بن أبي طالب ؓ، ٤/١٨٧٢، الحديث رقم: ٢٤٠٧، و البيهقي في السنن الكبرى، ٦/٣٦٢، الحديث رقم: ١٢٨٣٧.

Presented by www.ziaraat.com

ہو سکے۔ پس انہوں نے سوچا کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ سے پیچھے رہ گیا ہوں، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نکلے اور حضور نبی اکرم ﷺ سے جا ملے۔ جب وہ شب آئی جس کی صبح کو اللہ تعالیٰ نے فتح عطا فرمائی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کل میں جھنڈا ایسے شخص کو دوں گا یا کل جھنڈا وہ شخص پکڑے گا جس سے اللہ اور اس کا رسول محبت کرتے ہیں یا یہ فرمایا کہ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھوں خیبر کی فتح سے نوازے گا۔ پھر اچانک ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا، حالانکہ ہمیں ان کے آنے کی توقع نہ تھی۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ نے جھنڈا انہیں عطا فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھوں فتح نصیب فرمائی۔ یہ حدیث متفق علیہ۔''

١٣٢. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ: لَأُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ رَجُلًا يَفْتَحُ اللهُ عَلٰى يَدَيْهِ. يُحِبُّ اللهَ وَ رَسُوْلَهُ. وَ يُحِبُّهُ اللهُ وَ رَسُوْلُهُ، قَالَ: فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوْكُوْنَ لَيْلَتَهُمْ أَيُّهُمْ يُعْطَاهَا. قَالَ: فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. كُلُّهُمْ يَرْجُوْ أَنْ يُعْطَاهَا. فَقَالَ: أَيْنَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ؟ فَقَالُوْا: هُوَ يَا رَسُوْلَ اللهِ! يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ. قَالَ: فَأَرْسِلُوْا إِلَيْهِ. فَأُتِيَ بِهِ فَبَصَقَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي

الحديث رقم ١٣٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المغازي، باب غزوة خيبر، ٤/ ١٥٤٢، الحديث رقم: ٣٩٧٣، و في كتاب فضائل الصحابة، باب مناقب علي بن أبي طالب، ٣/ ١٣٥٧، الحديث رقم: ٣٤٩٨، ومسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل علي بن أبي طالب، ٤/ ١٨٧٢، الحديث رقم: ٢٤٠٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/ ٣٣٣، الحديث رقم: ٢٢٨٧٢، و ابن حبان في الصحيح، ١٥/ ٣٧٧، الحديث رقم: ٦٩٣٢، و أبو يعلى في المسند، ١٣/ ٥٣١، الحديث رقم: ٧٥٣٧.

عَيْنَيْهِ. وَ دَعَا لَهُ، فَبَرَأَ. حَتّٰى كَأَنْ لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ. فَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ. فَقَالَ عَلِيٌّ: يَارَسُوْلَ اللهِ! أُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مِثْلَنَا؟ فَقَالَ: أُنْفُذْ عَلٰى رِسْلِكَ. حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ. ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ. وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللهِ فِيْهِ. فَوَاللهِ! لَأَنْ يَهْدِيَ اللهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا، خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُوْنَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے غزوہ خیبر کے دن فرمایا کل میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جس کے ہاتھوں پر اللہ تعالیٰ فتح عطا فرمائے گا، وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس کو اس سے محبت کرتے ہیں۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے کہا پھر صحابہ نے اس اضطراب کی کیفیت میں رات گزاری کہ دیکھئے حضور نبی اکرم ﷺ کس کو جھنڈا عطا فرماتے ہیں، جب صبح ہوئی تو صحابہ کرام حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس پہنچے ان میں سے ہر شخص کو یہ توقع تھی کہ حضور ﷺ اس کو جھنڈا عطا فرمائیں گے، آپ ﷺ نے فرمایا: علی ابن ابی طالب کہاں ہیں؟ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ان کی آنکھوں میں تکلیف ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ان کو بلاؤ، حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا گیا، حضور نبی اکرم ﷺ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن ڈالا اور ان کے حق میں دعا کی تو ان کی آنکھیں اس طرح ٹھیک ہو گئیں گویا کبھی تکلیف ہی نہ تھی، پس حضور نبی اکرم ﷺ نے ان کو جھنڈا عطا فرمایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں ان سے اس وقت تک قتال کرتا رہوں گا جب تک وہ ہماری طرح نہ ہو جائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: نرمی سے روانہ ہونا، جب تم ان کے پاس میدان جنگ میں پہنچ جاؤ تو ان کو اسلام کی دعوت دینا اور ان کو یہ بتانا کہ ان پر اللہ کے کیا حقوق واجب ہیں، بخدا اگر تمہاری وجہ سے ایک شخص بھی ہدایت پا جاتا ہے تو وہ تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔''

Presented by www.ziaraat.com

١٣٣۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: يَوْمَ خَيْبَرَ لَأُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ رَجُلاً يُحِبُّ اللهَ وَ رَسُوْلَهُ. يَفْتَحُ اللهُ عَلَى يَدَيْهِ. قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: مَا أَحْبَبْتُ الْإِمَارَةَ إِلَّا يَوْمَئِذٍ. قَالَ فَتَسَاوَرْتُ لَهَا رَجَاءَ أَنْ أُدْعَى لَهَا. قَالَ فَدَعَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ. فَأَعْطَاهُ إِيَّاهَا. وَقَالَ امْشِ. وَلَا تَلْتَفِتْ. حَتَّى يَفْتَحَ اللهُ عَلَيْكَ. قَالَ فَسَارَ عَلِيٌّ شَيْئًا ثُمَّ وَقَفَ وَلَمْ يَلْتَفِتْ. فَصَرَخَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! عَلَى مَاذَا أُقَاتِلُ النَّاسَ؟ قَالَ قَاتِلْهُمْ حَتَّى يَشْهَدُوْا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ. فَإِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ فَقَدْ مَنَعُوْا مِنْكَ دِمَاءَ هُمْ وَ أَمْوَالَهُمْ. إِلَّا بِحَقِّهَا. وَ حِسَابُهُمْ عَلَى اللهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے غزوۂ خیبر کے دن فرمایا: کل میں اس شخص کو جھنڈا دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے، اللہ اس کے ہاتھوں پر فتح عطا فرمائے گا، حضرت عمر بن الخطاب ؓ نے فرمایا، اس دن کے علاوہ میں نے کبھی امارت کی تمنا نہیں کی، اس دن میں آپ ﷺ کے سامنے اس امید سے آیا کہ آپ ﷺ مجھے اس کیلئے بلائیں، حضرت ابو ہریرہ ؓ نے کہا پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی ابن ابی طالب ؓ کو بلایا اور ان کو جھنڈا عطا کیا اور فرمایا جاؤ اور ادھر ادھر التفات نہ کرنا، حتی کہ اللہ تعالیٰ تمہیں

الحديث رقم ١٣٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل علي بن أبي طالب، ٤ / ١٨٧١، ١٨٧٢، الحديث رقم: ٢٤٠٥، وابن حبان في الصحيح، ١٥ / ٣٧٩، الحديث رقم: ٦٩٣٤، والنسائي في السنن الكبرى، ٥ / ١٧٩، الحديث رقم: ٨٦٠٣، والبيهقي في شعب الإيمان، ١ / ٨٨، الحديث رقم: ٧٨، و ابن سعد في الطبقات الكبرى، ٢ / ١١٠۔

فتح عطا فرمائے۔ حضرت علی ؓ کچھ دور گئے پھر ٹھہر گئے اور ادھر ادھر التفات نہیں کیا، پھر انہوں نے زور سے آواز دی یا رسول اللہ! میں لوگوں سے کس بنیاد پر جنگ کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم ان سے اس وقت تک جنگ کرو جب تک کہ وہ ”لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ“ کی شہادت نہ دیں اور جب وہ یہ گواہی دے دیں تو پھر انہوں نے تم سے اپنی جانوں اور مالوں کو محفوظ کر لیا الّا یہ کہ ان پر کسی کا حق ہو اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔“

١٣٤۔ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ، فِي رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ وَ مِنْهَا عَنْهُ: ثُمَّ أَرْسَلَنِي إِلَى عَلِيٍّ، وَهُوَ أَرْمَدُ، فَقَالَ: لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللهَ وَ رَسُوْلَهُ، أَوْ يُحِبُّهُ اللهُ وَ رَسُوْلُهُ. قَالَ: فَأَتَيْتُ عَلِيًّا، فَجِئْتُ بِهِ أَقُوْدُهُ، وَهُوَ أَرْمَدُ، حَتَّى أَتَيْتُ بِهِ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، فَبَصَقَ فِي عَيْنَيْهِ فَبَرَأَ، وَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ وَخَرَجَ مَرْحَبٌ فَقَالَ:

قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ أَنِّي مَرْحَبُ
شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبُ
إِذَا الْحُرُوْبُ أَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ

فَقَالَ عَلِيٌّ:

الحديث رقم ١٣٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الجهاد و السير، باب غزوة الأحزاب و هي الخندق، ٣ / ١٤٤١، الحديث رقم: ١٨٠٧، و ابن حبان في الصحيح، ١٥ / ٣٨٢، الحديث رقم: ٦٩٣٥، و أحمد بن حنبل في المسند، ٤ / ٥١، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٧ / ٣٩٣، الحديث رقم: ٣٦٨٧٤، و الطبراني في المعجم الكبير، ٧ / ١٧، الحديث رقم: ٦٢٤٣۔

Presented by www.ziaraat.com

أَنَا الَّذِي سَمَّتْنِي أُمِّي حَيْدَرَهْ

كَلَيْثِ غَابَاتٍ كَرِيهِ الْمَنْظَرَهْ

أُوْفِيهِمُ بِالصَّاعِ كَيْلَ السَّنْدَرَهْ

قَالَ: فَضَرَبَ رَأْسَ مَرْحَبٍ فَقَتَلَهُ، ثُمَّ كَانَ الْفَتْحُ عَلَى يَدَيْهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”حضرت سلمہ بن اکوع ؓ ایک طویل حدیث میں بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے پھر مجھے حضرت علی ؓ کو بلانے کے لئے بھیجا اور ان کو آشوب چشم تھا پس حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں ضرور بالضرور جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہوگا یا اللہ اور اس کا رسول ﷺ اس سے محبت کرتے ہوں گے۔ راوی بیان کرتے ہیں پھر میں حضرت علی ؓ کے پاس آیا اور ان کو حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس لے آیا اس حال میں کہ وہ آشوب چشم میں مبتلا تھے۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنا لعاب دہن ان کی آنکھوں میں ڈالا تو وہ ٹھیک ہوگئے۔ اور پھر اُنہیں جھنڈا عطا کیا۔ حضرت علی ؓ کے مقابلہ میں مرحب نکلا اور کہنے لگا۔“

(تحقیق خیبر جانتا ہے کہ بے شک میں مرحب ہوں اور یہ کہ میں ہر وقت ہتھیار بند ہوتا ہوں اور ایک تجربہ کار جنگجو ہوں اور جب جنگیں ہوتی ہیں تو وہ بھڑک اٹھتا ہے)

پس حضرت علی ؓ نے فرمایا:

(میں وہ شخص ہوں جس کا نام اس کی ماں نے حیدر رکھا ہے اور میں جنگل کے اس شیر کی مانند ہوں جو ایک ہیبت ناک منظر کا حامل ہو یا ان کے درمیان ایک پیمانوں میں ایک بڑا پیمانہ)

راوی بیان کرتے ہیں پھر حضرت علی ؓ نے مرحب کے سر پر ضرب لگائی

اور اس کو قتل کر دیا پھر فتح آپ ؓ کے ہاتھوں ہوئی۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔“

۱۳۵۔ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ، :فِي رِوَايَةٍ طَوِيلَةٍ وَمِنْهَا عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَوْمَ خَيْبَرَ: لَأُعْطِيَنَّ اللِّوَاءَ غَدًا رَجُلاً يُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُوْلُهُ. فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ، دَعَا عَلِيًّا، وَهُوَ أَرْمَدُ، فَتَفَلَ فِي عَيْنَيْهِ وَأَعْطَاهُ اللِّوَاءَ، وَنَهَضَ النَّاسُ مَعَهُ، فَلَقِيَ أَهْلَ خَيْبَرَ، وَإِذَا مَرْحَبٌ يَرْتَجِزُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَ هُوَ يَقُوْلُ:

قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ أَنِّي مَرْحَبُ

شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبُ

أَطْعَنُ أَحْيَانًا وَحِينًا أَضْرِبُ

إِذَا اللُّيُوثُ أَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ

قَالَ: فَاخْتَلَفَ هُوَ وَ عَلِيٌّ ضَرْبَتَيْنِ، فَضَرَبَهُ عَلَى هَامَتِهِ حَتَّى عَضَّ السَّيْفُ مِنْهَا بِأَضْرَاسِهِ، وَسَمِعَ أَهْلُ الْعَسْكَرِ صَوْتَ ضَرْبَتِهِ. قَالَ: وَمَا تَتَامَّ آخِرُ النَّاسِ مَعَ عَلِيٍّ حَتَّى فُتِحَ لَهُ وَلَهُمْ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت عبداللہ بن بریدہ ؓ اپنے والد بریدہ اسلمی ؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ اہل خیبر کے قلعہ میں اترے تو حضور نبی

الحديث رقم ۱۳۵: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۵/۳۵۸، الحديث رقم: ۲۳۰۸۱، و النسائي في السنن الكبرىٰ، ۵/۱۰۹، الحديث رقم: ۸۴۰۳، و الحاكم في المستدرك، ۳/۴۹۴، الحديث رقم: ۵۸۴۴، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ۶/۱۵۰، و الطبري في التاريخ الطبري، ۲/۱۳۶.

Presented by www.ziaraat.com

اکرم ﷺ نے فرمایا: کل میں ضرور بالضرور اس آدمی کو جھنڈا عطا کروں گا جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول ﷺ اس سے محبت کرتے ہیں، پس جب اگلا دن آیا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا، وہ آشوب چشم میں مبتلا تھے، حضور نبی اکرم ﷺ نے ان کی آنکھ میں اپنا لعاب دہن ڈالا اور ان کو جھنڈا عطا کیا اور لوگ آپ رضی اللہ عنہ کے معیت میں قتال کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ چنانچہ آپ کا سامنا اہل خیبر کے ساتھ ہوا اور اچانک مرحب نے آپ رضی اللہ عنہ کے سامنے آکر یہ رجزیہ اشعار کہے:

(تحقیق خیبر نے یہ جان لیا ہے کہ بے شک میں مرحب ہوں اور یہ کہ میں ہر وقت ہتھیار بند ہوتا ہوں اور میں ایک تجربہ کار جنگجو ہوں۔ میں کبھی نیزے اور کبھی تلوار سے وار کرتا ہوں اور جب یہ شیر آگے بڑھتے ہیں تو بھڑک اٹھتے ہیں)

راوی بیان کرتے ہیں دونوں نے تلواروں کے واروں کا آپس میں تبادلہ کیا پس حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کی کھوپڑی پر وار کیا یہاں تک کہ تلوار اس کی کھوپڑی کو چیرتی ہوئی اس کے دانتوں تک آ پہنچی اور تمام اہل لشکر نے اس ضرب کی آواز سنی۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ اس کے بعد ان لوگوں میں سے کسی اور نے آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مقابلہ کا ارادہ نہ کیا۔ یہاں تک کہ فتح مسلمانوں کا مقدر ٹھہری۔ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔"

۱۳۶۔ **عَنْ عَلِيٍّ** قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ بَعَثَ إِلَيَّ وَأَنَا أَرْمَدُ الْعَيْنِ، يَوْمَ خَيْبَرَ، فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللهِ! إِنِّي أَرْمَدُ الْعَيْنِ، قَالَ: فَتَفَلَ فِي عَيْنِي وَقَالَ: اللَّهُمَّ! أَذْهِبْ عَنْهُ الْحَرَّ وَالْبَرْدَ فَمَا وَجَدْتُ حَرًّا وَلاَ بَرْدًا مُنْذُ

الحديث رقم ۱۳۶: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱/ ۹۹، الحديث رقم: ۷۷۸، و في ۱/ ۱۳۳، الحديث رقم: ۱۱۱۷، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ۲/ ۵۶۴، الحديث رقم: ۹۵۰.

يَوْمَئِذٍ. وَقَالَ: لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ، وَ يُحِبُّهُ اللهُ وَ رَسُوْلُهُ، لَيْسَ بِفَرَّارٍ فَتَشَرَّفَ لَهَا أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ فَأَعْطَانِيْهَا. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

"حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ نے جنگ خیبر کے دوران مجھے بلا بھیجا اور مجھے آشوب چشم تھا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے آشوب چشم ہے۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ نے میری آنکھوں میں لعاب دہن ڈالا اور فرمایا: اے اللہ! اس سے گرمی و سردی کو دور کردے۔ پس اس دن کے بعد میں نے نہ تو گرمی اور نہ ہی سردی محسوس کی اور حضور نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی فرمایا: میں ضرور بالضرور یہ جھنڈا اس آدمی کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہوگا اور اللہ اور اس کا رسول ﷺ اس سے محبت کرتے ہوں گے۔ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔"

۱۳۷۔ **عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ**، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ بِالرَّحْبَةِ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْحُدَيْبِيَّةِ خَرَجَ إِلَيْنَا نَاسٌ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فِيْهِمْ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو وَ أُنَاسٌ مِن رُؤَسَاءِ الْمُشْرِكِيْنَ، فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ خَرَجَ إِلَيْكَ نَاسٌ مِنْ أَبْنَائِنَا وَ إِخْوَانِنَا وَ أَرِقَّائِنَا وَ لَيْسَ لَهُمْ فِقْهٌ فِي الدِّيْنِ، وَ إِنَّمَا خَرَجُوْا فِرَارًا مِن أَمْوَالِنَا وَ ضِيَاعِنَا فَارْدُدْهُمْ إِلَيْنَا. فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ فِقْهٌ فِي الدِّيْنِ سَنُفَقِّهُهُمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ لَتَنْتَهُنَّ أَوْ لَيَبْعَثَنَّ اللهُ عَلَيْكُمْ مَنْ يَضْرِبُ رِقَابَكُمْ بِالسَّيْفِ عَلَى الدِّيْنِ، قَدْ إِمْتَحَنَ

الحديث رقم ۱۳۷: أخرجه الترمذى فى الجامع الصحيح، ابواب المناقب، باب مناقب على بن أبى طالب، ۵/ ۶۳۴، الحديث رقم: ۳۷۱۵، و الطبرانى فى المعجم الأوسط، ۴/ ۱۵۸، الحديث رقم: ۳۸۶۲، و أحمد بن حنبل فى فضائل الصحابة، ۲/ ۶۴۹، الحديث رقم: ۱۱۰۵.

Presented by www.ziaraat.com

اللهُ قُلُوْبَهُمْ عَلَى الْإِيْمَانِ. قَالُوْا: مَنْ هُوَ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ فَقَالَ لَهُ أَبُوْبَكْرٍ: مَنْ هُوَ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ وَ قَالَ عُمَرُ: مَنْ هُوَ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ هُوَ خَاصِفُ النَّعْلِ، وَ كَانَ أَعْطَى عَلِيًّا نَعْلَهُ يَخْصِفُهَا. قَالَ: ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيْنَا عَلِيٌّ فَقَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ربعی بن حراش سے روایت ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے رحبہ کے مقام پر فرمایا: صلح حدیبیہ کے موقع پر کئی مشرکین ہماری طرف آئے جن میں سہیل بن عمرو اور مشرکین کے کئی دیگر سردار تھے پس انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ (ﷺ) ہماری اولاد، بھائیوں اور غلاموں میں سے بہت سے ایسے لوگ آپ ﷺ کے پاس چلے آئے ہیں جنہیں دین کی کوئی سمجھ بوجھ نہیں۔ یہ لوگ ہمارے اموال اور جائیدادوں سے فرار ہوئے ہیں۔ لہٰذا آپ یہ لوگ ہمیں واپس کر دیجئے اگر انہیں دین کی سمجھ نہیں تو ہم انہیں سمجھا دیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے قریش! تم لوگ اپنی حرکتوں سے باز آ جاؤ ورنہ اللہ تعالیٰ تمہاری طرف ایسے شخص کو بھیجے گا جو دین اسلام کی خاطر تلوار کے ساتھ تمہاری گردنیں اڑا دے گا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کے ایمان کو آزما لیا ہے۔ حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ عنہما اور دیگر لوگوں نے پوچھا: یا رسول اللہ! وہ کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ جوتیوں میں پیوند لگانے والا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس وقت اپنی نعلین مبارک مرمت کے لئے دی تھیں۔ حضرت ربعی بن حراش فرماتے ہیں کہ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور کہنے لگے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھے گا۔ وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں تلاش کر لے۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔‘‘

۱۳۸۔ **عَنِ الْبَرَاءِ**، قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ جَيْشَيْنِ وَ أَمَّرَ عَلَى أَحَدِهِمَا عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَعَلَى الْآخَرِ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ، وَقَالَ: إِذَا كَانَ الْقِتَالُ فَعَلِيٌّ قَالَ: فَافْتَتَحَ عَلِيٌّ حِصْنًا فَأَخَذَ مِنْهُ جَارِيَةً، فَكَتَبَ مَعِي خَالِدٌ كِتَابًا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَشِيْ بِهِ، قَالَ: فَقَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَرَأَ الْكِتَابَ، فَتَغَيَّرَ لَوْنُهُ، ثُمَّ قَالَ: مَا تَرَى فِي رَجُلٍ يُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُوْلُهُ؟ قَالَ: قُلْتُ: أَعُوْذُ بِاللهِ مِنْ غَضَبِ اللهِ وَ مِنْ غَضَبِ رَسُوْلِهِ، وَ إِنَّمَا أَنَا رَسُوْلٌ، فَسَكَتَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے دو لشکر ایک ساتھ روانہ کیے۔ ایک کا امیر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اور دوسرے کا حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو مقرر کیا اور فرمایا: جب جنگ ہوگی تو دونوں لشکروں کے امیر علی ہوں گے۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک قلعہ فتح کیا اور مال غنیمت میں سے ایک باندی لے لی۔ اس پر حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے میرے ہاتھ ایک خط حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں روانہ کیا جس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شکایت تھی۔ آپ ﷺ نے اسے پڑھا تو چہرہ انور کا رنگ متغیر ہوگیا۔ فرمایا: تم اس شخص سے کیا چاہتے ہو جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کیا کہ میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے غصے سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ میں تو صرف قاصد ہوں۔ اس پر آپ ﷺ خاموش ہو گئے۔ اس کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث حسن ہے۔‘‘

الحديث رقم ۱۳۸: أخرجه الترمذي في الجامع الصحيح، ابواب المناقب، باب مناقب علي، ۵/۶۳۸، الحديث رقم: ۳۷۲۵، و في كتاب الجهاد: باب ما جاء من يستعمل على الحرب، ۴/۲۰۷، الحديث رقم: ۱۷۰۴، و ابن أبي شيبه في المصنف، ۶/۳۷۲، الحديث رقم: ۳۲۱۱۹.

Presented by www.ziaraat.com

۱۳۹۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ وَ مِنْهَا قَالَ: وَقَعُوْا فِي رَجُلٍ لَهُ عَشْرٌ وَقَعُوْا فِي رَجُلٍ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: لَأَبْعَثَنَّ رَجُلًا لَا يُخْزِيْهِ اللهُ أَبَدًا، يُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ قَالَ، فَاسْتَشْرَفَ لَهَا مَنِ اسْتَشْرَفَ. قَالَ أَيْنَ عَلِيٌّ؟ قَالُوْا: هُوَ فِي الرَّحَى يَطْحَنُ قَالَ وَمَا كَانَ أَحَدُكُمْ لِيَطْحَنَ؟ قَالَ، فَجَاءَ وَ هُوَ أَرْمَدُ لَا يَكَادُ يُبْصِرُ. قَالَ؟ فَنَفَثَ فِي عَيْنَيْهِ، ثُمَّ هَزَّ الرَّايَةَ ثَلَاثًا فَأَعْطَاهَا إِيَّاهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک طویل حدیث میں روایت کرتے ہیں کہ وہ اس آدمی میں جھگڑا کر رہے تھے جو عشرہ مبشرہ میں سے ہے وہ اس آدمی میں جھگڑا کر رہے تھے جس کے بارے میں حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں (فلاں غزوہ کے لئے) اس آدمی کو بھیجوں گا جس کو اللہ تبارک و تعالیٰ کبھی رسوا نہیں کرے گا۔ وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے۔ پس (اس جھنڈے) کے حصول کی سعادت کے لئے ہر کسی نے خواہش کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا علی کہاں ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ وہ چکی میں آٹا پیس رہا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی آٹا کیوں نہیں پیس رہا؟ راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کو آشوبِ چشم تھا اور اتنا سخت تھا کہ آپ دیکھ نہیں سکتے تھے۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں پھونکا پھر جھنڈے کو تین دفعہ ہلایا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو عطاء کر دیا۔ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔‘‘

الحديث رقم ۱۳۹: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ۱/ ۳۳۰، الحديث رقم: ۳۰۶۲، و الحاکم فی المستدرک، ۳/ ۱۴۳، الحديث رقم: ۴۶۵۲، و النسائی فی السنن الکبریٰ، ۵/ ۱۱۳، الحديث رقم: ۸۴۰۹، و ابن أبی عاصم فی السنة، ۲/ ۶۰۳، الحديث رقم: ۱۳۵۱.

۱۴۰۔ عَنْ هُبَيْرَةَ: خَطَبَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہما فَقَالَ: لَقَدْ فَارَقَكُمْ رَجُلٌ بِالْأَمْسِ لَمْ يَسْبِقْهُ الْأَوَّلُوْنَ بِعِلْمٍ، وَلَا يُدْرِكُهُ الْآخِرُوْنَ، كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَبْعَثُهُ بِالرَّايَةِ، جِبْرِيْلُ عَنْ يَمِيْنِهِ، وَمِيْكَائِيْلُ عَنْ شِمَالِهِ، لَا يَنْصَرِفُ حَتَّى يُفْتَحَ لَهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْأَوْسَطِ.

’’حضرت ہبیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا اور کہا کہ گزشتہ کل تم سے وہ ہستی جدا ہو گئی ہے جن سے نہ تو گذشتہ لوگ علم میں سبقت لے سکے اور نہ ہی بعد میں آنے والے ان کے مرتبہ علمی کو پا سکیں گے، حضور نبی اکرم ﷺ ان کو اپنا جھنڈا دے کر بھیجتے تھے اور جبرائیل آپ کی دائیں طرف اور میکائیل آپ کی بائیں طرف ہوتے تھے اور آپ رضی اللہ عنہ کو فتح عطا ہونے تک وہ آپ کے ساتھ رہتے تھے۔ اس حدیث کو احمد بن حنبل نے اور طبرانی نے ’’المعجم الاوسط‘‘ میں روایت کیا ہے۔‘‘

۱۴۱۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَخَذَ الرَّايَةَ فَهَزَّهَا ثُمَّ قَالَ: مَنْ يَأْخُذُهَا بِحَقِّهَا؟ فَجَاءَ فُلَانٌ فَقَالَ: أَنَا، قَالَ: أَمِطْ، ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: أَمِطْ، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: وَالَّذِي كَرَّمَ وَجْهَ مُحَمَّدٍ لَأُعْطِيَنَّهَا رَجُلًا لَا يَفِرُّ، هَاكَ يَا عَلِيُّ فَانْطَلَقَ حَتَّى فَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ خَيْبَرَ وَ فَدَكَ وَجَاءَ بِعَجْوَتِهِمَا وَقَدِيْدِهِمَا. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ أَبُوْيَعْلَى فِي مُسْنَدِهِ.

الحديث رقم ۱۴۰: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ۱/ ۱۹۹، الحديث رقم: ۱۷۱۹، و الطبراني فی المعجم الأوسط، ۲/ ۳۳۶، الحديث رقم: ۲۱۵۵.

الحديث رقم ۱۴۱: أخرجه أحمد فی المسند، ۳/ ۱۶، الحديث رقم: ۱۱۱۳۸، و أبويعلى في المسند، ۲/ ۴۹۹، الحديث رقم: ۱۳۴۶، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ۶/ ۱۵۱، و أحمد بن حنبل أيضاً في فضائل الصحابة، ۲/ ۵۸۳، الحديث رقم: ۹۸۷.

Presented by www.ziaraat.com

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے جھنڈا پکڑا اور اس کو لہرایا پھر فرمایا: کون اس جھنڈے کو اس کے حق کے ساتھ لے گا پس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا میں اس جھنڈے کو لیتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم پیچھے ہو جاؤ پھر ایک اور آدمی آیا آپ ﷺ نے اس کو بھی فرمایا پیچھے ہو جاؤ پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس نے محمد کے چہرے کو عزت و تکریم بخشی میں یہ جھنڈا ضرور بالضرور اس آدمی کو دوں گا جو بھاگے گا نہیں۔ اے علی! یہ جھنڈا اٹھا لو پس وہ چلے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں خیبر اور فدک کی فتح نصیب فرمائی اور آپ ان دونوں (خیبر و فدک) کی کھجوریں اور خشک گوشت لے کر آئے۔ اس حدیث کو احمد بن حنبل اور ابویعلی نے اپنی مسند میں بیان کیا ہے۔''

١٤٢. عَنْ أَبِي رَافِعٍ رضي الله عنه مَوْلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ عَلِيٍّ عليه السلام حِيْنَ بَعَثَهُ رَسُوْلُ اللهِ بِرَايَتِهِ، فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْحِصْنِ، خَرَجَ إِلَيْهِ أَهْلُهُ فَقَاتَلَهُمْ، فَضَرَبَهُ رَجُلٌ مِنْ يَهُوْدَ فَطَرَحَ تُرْسَهُ مِنْ يَدِهِ، فَتَنَاوَلَ عَلِيٌّ عليه السلام بَابًا كَانَ عِنْدَ الْحِصْنِ، فَتَرَّسَ بِهِ نَفْسَهُ، فَلَمْ يَزَلْ فِي يَدِهِ وَهُوَ يُقَاتِلُ حَتَّى فَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَلْقَاهُ مِنْ يَدَيْهِ حِيْنَ فَرَغَ فَلَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي نَفَرٍ مَعِي سَبْعَةٌ أَنَا ثَامِنُهُمْ، نَجْهَدُ عَلَى أَنْ نَقْلِبَ ذَلِكَ الْبَابَ فَمَا نَقْلِبُهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْهَيْثَمِيُّ.

''حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ جو حضور نبی اکرم ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے روایت کرتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی علیہ السلام کو اپنا جھنڈا دے کر خیبر کی طرف روانہ کیا تو ہم بھی ان کے ساتھ تھے۔ جب ہم قلعہ خیبر کے پاس پہنچے جو مدینہ منورہ کے قریب ہے تو خیبر والے آپ پر ٹوٹ پڑے۔ آپ بے مثال

الحديث رقم ١٤٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٦ / ٨، الحديث رقم: ٢٣٩٠٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٦ / ١٥٢.

بہادری کا مظاہرہ کر رہے تھے کہ اچانک آپ پر ایک یہودی نے وار کر کے آپ کے ہاتھ سے ڈھال گرا دی۔ اس پر حضرت علی علیہ السلام نے قلعہ کا ایک دروازہ اکھیڑ کر اسے اپنی ڈھال بنا لیا اور اسے ڈھال کی حیثیت سے اپنے ہاتھ میں لئے جنگ میں شریک رہے۔ بالآخر دشمنوں پر فتح حاصل ہو جانے کے بعد اس ڈھال نما دروازہ کو اپنے ہاتھ سے پھینک دیا۔ اس سفر میں میرے ساتھ سات آدمی اور بھی تھے، ہم آٹھ کے آٹھ مل کر اس دروازے کو الٹنے کی کوشش کرتے رہے لیکن وہ دروازہ (جسے حضرت علی نے تنہا اکھیڑا تھا) نہ الٹایا جا سکا۔ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل اور ہیثمی نے روایت کیا ہے۔''

١٤٣. عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه: أَنَّ عَلِيًّا عليه السلام حَمَلَ الْبَابَ يَوْمَ خَيْبَرَ حَتَّى صَعِدَ الْمُسْلِمُوْنَ فَفَتَحُوْهَا وَأَنَّهُ جُرِّبَ فَلَمْ يَحْمِلْهُ إِلَّا أَرْبَعُوْنَ رَجُلًا. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ خیبر کے روز حضرت علی علیہ السلام نے قلعہ خیبر کا دروازہ اٹھا لیا یہاں تک کہ مسلمان قلعہ پر چڑھ گئے اور اسے فتح کر لیا اور یہ آزمودہ بات ہے کہ اس دروازے کو چالیس آدمی مل کر اٹھاتے تھے۔ اس حدیث کو ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔''

١٤٤. عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ كَانَ صَاحِبَ لِوَاءِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، يَوْمَ بَدْرٍ وَفِي كُلِّ مَشْهَدٍ. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ فِي الطَّبَقَاتِ الْكُبْرَى.

الحديث رقم ١٤٣: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦ / ٣٧٤، الحديث رقم: ٣٢١٣٩، والعسقلاني في فتح الباري، ٧ / ٤٧٨، والعجلوني في كشف الخفاء، ١ / ٤٣٨، الحديث رقم: ١١٦٨، وَقَالَ العجلوني: رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ عَنْ جَابِرٍ، والطبراني في تاريخ الأمم والملوك، ٢ / ١٣٧، وابن هشام في السيرة النبوية، ٤ / ٣٠٦.

الحديث رقم ١٤٤: أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، ٣ / ٢٣.

Presented by www.ziaraat.com

''حضرت قتادہ ؓ کا بیان ہے کہ حضرت علی ؓ غزوہ بدر سمیت ہر معرکہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کے علم بردار تھے۔ اسے ابن سعد نے ''الطبقات الکبریٰ'' میں روایت کیا ہے۔''

(١٥) بَابٌ فِي أَمْرِ النَّبِيِّ بِسَدِّ الْأَبْوَابِ إِلَّا بَابَ عَلِيٍّ ؓ

﴿مسجد نبوی ﷺ میں باب علی ؓ کے سوا باقی سب دروازوں کا بند کروا دیا جانا﴾

١٤٥. **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ**، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَمَرَ بِسَدِّ الْأَبْوَابِ إِلَّا بَابَ عَلِيٍّ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

''حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی ؓ کے دروازے کے سوا مسجد میں کھلنے والے تمام دروازے بند کرنے کا حکم دیا۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔''

١٤٦. **عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ** قَالَ: كَانَ لِنَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَبْوَابٌ شَارِعَةٌ فِي الْمَسْجِدِ، قَالَ: فَقَالَ يَوْماً: سُدُّوْا هَذِهِ الْأَبْوَابَ إِلَّا بَابَ عَلِيٍّ، قَالَ: فَتَكَلَّمَ فِي ذَلِكَ النَّاسُ، قَالَ: فَقَامَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ

الحديث رقم ١٤٥: أخرجه الترمذى فى الجامع الصحيح، ابواب المناقب، باب مناقب على، ٥/٦٤١، الحديث رقم: ٣٧٣٢، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١١٥.

الحديث رقم ١٤٦: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ٤/٣٦٩، الحديث رقم: ١٩٥٠٢، و النسائي في السنن الكبرى، ٥/١١٨، الحديث رقم: ٨٤٢٣، و الحاكم فى المستدرك، ٣/١٣٥، الحديث رقم: ٤٦٣١، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١١٤.

Presented by www.ziaraat.com

فَحَمِدَ اللهَ تعالٰى وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أَمَرْتُ بِسَدِّ هٰذِهِ الْأَبْوَابِ إِلَّا بَابَ عَلِيٍّ، وَ قَالَ فِيْهِ قَائِلُكُمْ وَ إِنِّي وَاللهِ مَا سَدَدْتُ شَيْئًا وَلَا فَتَحْتُهُ وَلٰكِنِّي أُمِرْتُ بِشَيْءٍ فَاتَّبَعْتُهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ النَّسَائِيُ وَ الْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کئی صحابہ کرام کے گھروں کے دروازے مسجد نبوی کے صحن میں کھلتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن فرمایا: علی کا دروازہ چھوڑ کر باقی تمام دروازوں کو بند کر دو۔ راوی نے کہا کہ اس بارے میں لوگوں نے چہ میگوئیاں کیں تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوئے پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی پھر فرمایا: میں نے علی کے دروازے کو چھوڑ کر باقی سب دروازوں کو بند کرنے کا حکم دیا ہے۔ تم میں سے کچھ لوگوں نے اس کے متعلق باتیں کی ہیں۔ بخدا میں نے اپنی طرف سے کسی چیز کو بند کیا نہ کھولا میں نے تو بس اس امر کی پیروی کی جس کا مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ملا۔ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل، نسائی اور حاکم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔‘‘

۱۴۷۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ وَ مِنْهَا عَنْهُ قَالَ: وَ سَدَّ أَبْوَابَ الْمَسْجِدِ غَيْرَ بَابِ عَلِيٍّ فَقَالَ، فَيَدْخُلُ الْمَسْجِدَ جُنُبًا وَ هُوَ طَرِيْقُهُ. لَيْسَ لَهُ طَرِيْقٌ غَيْرُهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک طویل حدیث میں روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد کے تمام دروازے

الحديث رقم ۱٤۷: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ۱/ ۳۳۰، الحديث رقم: ۳۰٦۲.

بند کر دیئے سوائے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دروازے کے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی حالت جنابت میں بھی مسجد میں داخل ہوسکتا ہے۔ کیونکہ یہی اس کا راستہ ہے اور اس کے علاوہ اس کے گھر کا کوئی اور راستہ نہیں ہے۔ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔‘‘

۱٤۸۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كُنَّا نَقُوْلُ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: رَسُوْلُ اللهِ خَيْرُ النَّاسِ، ثُمَّ أَبُوْبَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، وَ لَقَدْ أُوْتِيَ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ ثَلَاثَ خِصَالٍ، لِأَنْ تَكُوْنَ لِي وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ: زَوَّجَهُ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابْنَتَهُ، وَ وَلَدَتْ لَهُ. وَ سَدَّ الْأَبْوَابَ إِلَّا بَابَهُ فِي الْمَسْجِدِ وَ أَعْطَاهُ الرَّايَةَ يَوْمَ خَيْبَرَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں کہا کرتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام لوگوں سے افضل ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور یہ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو تین خصلتیں عطا کی گئیں ہیں۔ ان میں سے اگر ایک بھی مجھے مل جائے تو یہ مجھے سرخ قیمتی اونٹوں کے ملنے سے زیادہ محبوب ہے۔ (اور وہ تین خصلتیں یہ ہیں) کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کا نکاح اپنی صاحبزادی سے کیا جس سے ان کی اولاد ہوئی اور دوسری یہ کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد نبوی کی طرف کھلنے والے تمام دروازے بند کروا دیئے مگر ان کا دروازہ مسجد میں رہا اور تیسری یہ کہ ان کو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیبر کے دن جھنڈا عطا فرمایا۔ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔‘‘

الحديث رقم ۱٤۸: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند ۲/ ۲٦، الحديث رقم: ٤۷۹۷، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/ ۱۲۰، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ۲/ ٥٦۷، الحديث رقم: ۹٥٥.

Presented by www.ziaraat.com

١٤٩۔ **عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ** ؓ قَالَ: أَمَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِسَدِّ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ كُلِّهَا غَيْرَ بَابِ عَلِيٍّ ؓ فَقَالَ الْعَبَّاسُ، يَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَدْرَ مَا أَدْخُلُ أَنَا وَحْدِيْ وَ أَخْرُجُ؟ قَالَ مَا أُمِرْتُ بِشَيْءٍ مِنْ ذَالِكَ فَسَدَّهَا كُلَّهَا غَيْرَ بَابِ عَلِيٍّ وَ رُبَّمَا مَرَّ وَ هُوَ جُنُبٌ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ.

’’حضرت جابر بن سمرہ ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی ؓ کے دروازے کے علاوہ مسجد نبوی کی طرف کھلنے والے تمام دروازوں کو بند کرنے کا حکم فرمایا۔ حضرت عباس ؓ نے عرض کیا: کیا صرف میرے آنے جانے کیلئے راستہ رکھنے کی اجازت ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے اس کا حکم نہیں سو آپ ﷺ نے حضرت علی ؓ کے دروازے کے علاوہ سب دروازے بند کروا دیئے اور بسا اوقات وہ حالت جنابت میں بھی مسجد سے گزر جاتے۔ اسے طبرانی نے ’’المعجم الکبیر،، میں روایت کیا ہے۔‘‘

الحديث رقم ١٤٩: أخرجه الطبرانى فى المعجم الكبير، ٢/ ٢٤٦، الحديث رقم: ٢٠٣١، و الهيثمى فى مجمع الزوائد، ٩/ ١١٥.

(١٦) بَابٌ فِي مَكَانَتِهِ ؓ الْعِلْمِيَّةِ

﴿آپ ؓ کا علمی مقام و مرتبہ﴾

١٥٠۔ **عَنْ عَلِيٍّ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

’’حضرت علی ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں حکمت کا گھر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔‘‘

١٥١۔ **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَ عَلِيٌّ بَابُهَا فَمَنْ أَرَادَ الْمَدِيْنَةَ فَلْيَأْتِ الْبَابَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔ لہٰذا جو اس شہر میں داخل ہونا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ وہ اس دروازے سے آئے۔ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔‘‘

الحديث رقم ١٥٠: أخرجه الترمذى فى الجامع الصحيح، ابواب المناقب، باب مناقب على، ٥/ ٦٣٧، الحديث رقم: ٣٧٢٣، وأحمد بن حنبل فى فضائل الصحابة، ٢/ ٦٣٤، الحديث رقم: ١٠٨١، وأبو نعيم فى حلية الأولياء، ١/ ٦٤.

الحديث رقم ١٥١: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/ ١٣٧، الحديث رقم: ٤٦٣٧، و الديلمي في الفردوس بمأثور الخطاب، ١/ ٤٤، الحديث رقم: ١٠٦.

Presented by www.ziaraat.com

۱۵۲۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: أَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَ عَلِيٌّ بَابُهَا فَمَنْ أَرَادَ الْعِلْمَ فَلْيَأْتِ الْبَابَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ.

’’حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔ لہٰذا جو کوئی علم حاصل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اسے چاہیے کہ وہ اس دروازے سے آئے۔ اس حدیث کو حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔‘‘

۱۵۳۔ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: وَ اللهِ! مَا نَزَلَتْ آيَةٌ إِلَّا وَ قَدْ عَلِمْتُ فِيْمَا نَزَلَتْ وَ أَيْنَ نَزَلَتْ وَ عَلَى مَنْ نَزَلَتْ، إِنَّ رَبِّيْ وَهَبَ لِي قَلْبًا عَقُوْلًا وَ لِسَانًا طَلْقًا. رَوَاهُ أَبُوْنُعَيْمٍ.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں قرآن کی ہر آیت کے بارے میں جانتا ہوں کہ وہ کس کے بارے، کس جگہ اور کس پر نازل ہوئی بے شک میرے رب نے مجھے بہت زیادہ سمجھ والا دل اور فصیح زبان عطا فرمائی ہے۔ اسے ابونعیم نے ’’حلیۃ الاولیاء‘‘ میں اور ابن سعد نے ’’الطبقات الکبریٰ‘‘ میں روایت کیا ہے۔‘‘

۱۵۴۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَبِيْهِ

الحديث رقم ۱۵۲: أخرجه الحاكم في المستدرك، ۳/ ۱۳۸، الحديث رقم: ۴۶۳۹، و الطبراني في المعجم الكبير، ۱۱/ ۶۵، الحديث رقم: ۱۱۰۶۱، و الهيثمي في المجمع الزوائد، ۹/ ۱۱۴، و المناوي في فيض القدير، ۳/ ۴۶، و خطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ۴/ ۳۴۸۔

الحديث رقم ۱۵۳: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ۱/ ۶۸، و ابن سعد في الطبقات الكبرىٰ، ۲/ ۳۳۸۔

الحديث رقم ۱۵۴: أخرجه ابن سعد فى الطبقات الكبرىٰ، ۲/ ۳۳۸۔

أَنَّهُ قِيْلَ لِعَلِيٍّ: مَا لَکَ أَكْثَرُ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، حَدِيْثًا؟ قَالَ: إِنِّي كُنْتُ إِذَا سَأَلْتُهُ أَنْبَأَنِي، وَ إِذَا سَكَتُّ ابْتَدَأَنِي. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ فِي الطَّبَقَاتِ الْكُبْرىٰ.

’’حضرت عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ کیا وجہ ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابہ میں سے آپ کثرت سے احادیث روایت کرنے والے ہیں؟ تو آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا: کہ اس کی وجہ یہ ہے جب میں آپ ﷺ سے کوئی سوال کرتا تھا تو آپ ﷺ مجھے اس کا جواب ارشاد فرماتے تھے اور جب میں خاموش ہوتا تو حضور نبی اکرم ﷺ مجھ سے بات شروع فرما دیتے تھے۔ اسے ابن سعد نے ’’الطبقات الکبریٰ‘‘ بیان کیا ہے۔‘‘

۱۵۵۔ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: سَلُوْنِي عَنْ كِتَابِ اللهِ، فَإِنَّهُ لَيْسَ مِنْ آيَةٍ إِلَّا وَ قَدْ عَرَفْتُ بِلَيْلٍ نَزَلَتْ أَمْ بِنَهَارٍ، فِي سَهْلٍ أَمْ فِي جَبَلٍ. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ فِي الطَّبَقَاتِ الْكُبْرىٰ.

’’حضرت ابوطفیل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھ سے کتاب اللہ کے بارے سوال کرو پس بے شک کوئی بھی آیت ایسی نہیں ہے جس کے بارے میں میں یہ نہ جانتا ہوں کہ وہ دن کو نازل ہوئی یا رات کو، پہاڑ میں نازل ہوئی یا میدان میں۔ اسے ابن سعد نے ’’الطبقات الکبریٰ‘‘ میں روایت کیا ہے۔‘‘

الحديث رقم ۱۵۵: أخرجه ابن سعد فى الطبقات الكبرىٰ، ۲/ ۳۳۸۔

Presented by www.ziaraat.com

(۱۷) بَابٌ فِي كَوْنِهِ ﷺ أَقْضَى الصَّحَابَةِ

﴿صحابہ کرام ﷺ میں سب سے بہتر فیصلہ کرنے والے﴾

١٥٦۔ **عَنْ عَلِيٍّ** قَالَ: بَعَثَنِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِلَى الْيَمَنِ قَاضِيًا، فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللهِ ﷺ تُرْسِلُنِي وَأَنَا حَدِيْثُ السِّنِّ، وَلَا عِلْمَ لِيْ بِالْقَضَاءِ، فَقَالَ: إِنَّ اللهَ سَيَهْدِي قَلْبَکَ، وَيُثَبِّتُ لِسَانَکَ، فَإِذَا جَلَسَ بَيْنَ يَدَيْکَ الْخَصْمَانِ فَلَا تَقْضِيَنَّ حَتَّى تَسْمَعَ مِنَ الْآخَرِ كَمَا سَمِعْتَ مِنَ الْأَوَّلِ فَإِنَّهُ أَحْرَى أَنْ يَتَبَيَّنَ لَکَ الْقَضَاءُ. قَالَ فَمَا زِلْتُ قَاضِيًا أَوْ مَا شَكَكْتُ فِي قَضَاءٍ بَعْدُ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

''حضرت علی ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے یمن کی طرف قاضی بنا کر بھیجا۔ میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ! آپ مجھے بھیج رہے ہیں جبکہ میں نو عمر ہوں اور فیصلہ کرنے کا بھی مجھے علم نہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ عنقریب تمہارے دل کو ہدایت عطا کر دے گا اور تمہاری زبان اس پر قائم کر دے گا۔ جب بھی فریقین تمہارے سامنے بیٹھ جائیں تو جلدی سے فیصلہ نہ کرنا جب تک دوسرے کی بات نہ سن لو جیسے تم نے پہلے کی سنی تھی۔ یہ طریقہ کار تمہارے لیے فیصلہ کو واضح کر دے گا۔ آپ بیان کرتے ہیں کہ اس دعا کے بعد میں کبھی بھی فیصلہ کرنے میں شک میں نہیں پڑا۔ اس حدیث کو امام ابوداود نے روایت کیا ہے۔''

الحديث رقم ١٥٦: أخرجه أبوداؤد في السنن، كتاب الأقضيه، باب كيف القضاء، ٣/٣٠١، الحديث رقم: ٣٥٨٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٨٣، الحديث رقم: ٦٣٦، و النسائي في السنن الكبرىٰ، ٥/١١٦، الحديث رقم: ٨٤١٧، و البيهقي في السنن الكبرىٰ، ١٠/٨٦.

١٥٧۔ **عَنْ عَلِيٍّ** قَالَ: بَعَثَنِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِلَى الْيَمَنِ، فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللهِ ﷺ! تَبْعَثُنِي وَ أَنَا شَابٌّ، أَقْضِيْ بَيْنَهُمْ. وَ لَا أَدْرِيْ مَا الْقَضَاءُ؟ فَضَرَبَ بِيَدِهِ فِي صَدْرِيْ. ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ! اَهْدِ قَلْبَهُ، وَ ثَبِّتْ لِسَانَهُ. قَالَ: فَمَا شَكَكْتُ فِي قَضَاءٍ بَيْنَ اثْنَيْنِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَة.

''حضرت علی ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے یمن کی طرف بھیجا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بھیج رہے ہیں کہ میں ان کی درمیان فیصلہ کروں حالانکہ میں نوجوان ہوں اور یہ بھی نہیں جانتا کہ فیصلہ کیا ہے؟ پس حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنا دست اقدس میرے سینے پہ مارا پھر فرمایا: اے اللہ اس کے دل کو ہدایت عطا فرما اور اس کی زبان کو حق پر قائم رکھ۔ فرمایا: اس کے بعد میں نے دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ کرنے میں کبھی بھی شک نہیں کیا۔ اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔''

١٥٨۔ **عَنْ عَبْدِ اللهِ** قَالَ: كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ أَقْضَى أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَکِ.

الحديث رقم ١٥٧: أخرجه ابن ماجة في السنن، كتاب الأحكام، باب ذكر القضاة، ٢/٧٧٤، الحديث رقم: ٢٣١٠، و النسائي في السنن الكبرىٰ، ٥/١١٦، الحديث رقم: ٨٤١٩، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٦٥، الحديث رقم: ٣٢٠٦٨، و البزار في المسند، ٣/١٢٦، الحديث رقم: ٩١٢، و عبد بن حميد في المسند، ١/٦١، الحديث رقم: ٩٤، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٢/٥٨٠، الحديث رقم: ٩٨٤، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٢/٣٣٧

الحديث رقم ١٥٨: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/١٤٥، الحديث رقم: ٤٦٥٦، و العسقلاني في فتح الباري، ٨/١٦٧، و ابن سعد في الطبقات الكبرىٰ، ٢/٣٣٨.

Presented by www.ziaraat.com

''حضرت ابو اسحاق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے اہل مدینہ میں سے سب سے اچھا فیصلہ فرمانے والا علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہے۔ اس حدیث کو حاکم نے روایت کیا ہے۔''

١٥٩۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ: عَلِيٌّ أَقْضَانَا، وَ أُبَيٌّ أَقْرَأُنَا. رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ.

''حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: علی ہم سب سے بہتر اور صائب فیصلہ فرمانے والے ہیں اور ابی بن کعب ہم سب سے بڑھ کر قاری ہیں۔ اس حدیث کو حاکم نے روایت کیا ہے۔''

١٦٠۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: عَلِيٌّ أَقْضَانَا. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ فِي الطَّبَقَاتِ الْكُبْرَى.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ ہم میں سب سے بہتر فیصلہ فرمانے والے علی رضی اللہ عنہ ہیں۔ اسے ابن سعد نے ''الطبقات الکبریٰ'' میں روایت کیا ہے۔''

١٦١۔ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: كَانَ عُمَرُ يَتَعَوَّذُ بِاللهِ مِنْ مُعْضِلَةٍ لَيْسَ فِيْهَا أَبُوْ حَسَنٍ. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ فِي الطَّبَقَاتِ الْكُبْرَى.

''حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس نا قابل حل اور مشکل مسئلہ سے جس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نہیں ہوتے تھے اللہ کی پناہ مانگا کرتے تھے۔ اسے ابن سعد نے ''الطبقات الکبریٰ'' میں روایت کیا ہے۔''

الحديث رقم ١٥٩: أخرجه الحاكم في المستدرك على الصحيحين، ٣/٣٤٥، الحديث رقم: ٥٣٢٨، و أحمد بن حنبل في المسند، ٥/١١٣، الحديث رقم: ٢١١٢٣.

الحديث رقم ١٦٠: أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، ٢/٣٣٩.

الحديث رقم ١٦١: أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، ٢/٣٣٩.

(١٨) بَابٌ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: أَلنَّظْرُ إِلَى وَجْهِ عَلِيٍّ عِبَادَةٌ

﴿فرمان نبوی ﷺ: علی کے چہرے کو دیکھنا عبادت ہے﴾

١٦٢۔ عَنْ عَبْدِاللهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَلنَّظْرُ إِلَى وَجْهِ عَلِيٍّ عِبَادَةٌ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ.

''حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: علی کے چہرے کو تکنا عبادت ہے۔ اس حدیث کو امام حاکم نے اور طبرانی نے المعجم الکبیر میں روایت کیا ہے۔''

١٦٣۔ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَلنَّظْرُ إِلَى عَلِيٍّ عِبَادَةٌ، رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وَ قَالَ هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

الحديث رقم ١٦٢: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/١٥٢، الحديث رقم: ٤٦٨٢، و الطبراني في المعجم الكبير، ١٠/٧٦، الحديث رقم: ١٠٠٠٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١١٩، (و قال الهيثمي وثقه ابن حبان و قال مستقيم الحديث)، و الديلمي في الفردوس بمأثور الخطاب، ٤/٢٩٤، الحديث رقم: ٦٨٦٥ (عن معاذ بن جبل)، وأبونعيم في حلية الأولياء، ٥/٥٨.

الحديث رقم ١٦٣: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/٥٢، الحديث رقم: ٤٦٨١، و الديلمي في الفردوس بمأثور الخطاب، ٤/٢٩٤، الحديث رقم: ٦٨٦٦، وأبونعيم في حلية الأولياء، ٢/١٨٣.

Presented by www.ziaraat.com

''حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: علی کی طرف دیکھنا بھی عبادت ہے۔ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔''

١٦٤۔ **عَنْ طَلِيْقِ بْنِ مُحَمَّدٍ** قَالَ: رَأَيْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ يَحِدُّ النَّظَرَ إِلَى عَلِيٍّ فَقِيْلَ لَهُ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: النَّظْرُ إِلَى عَلِيٍّ عِبَادَةٌ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ.

''حضرت طلیق بن محمد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ٹکٹکی باندھ کر دیکھ رہے تھے۔ کسی نے ان سے پوچھا کہ آپ ایسا کیوں کر رہے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ علی کی طرف دیکھنا بھی عبادت ہے۔ اس حدیث کو طبرانی نے ''المعجم الکبیر'' میں روایت کیا ہے۔''

١٦٥۔ **عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ**: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ذِكْرُ عَلِيٍّ عِبَادَةٌ، رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: علی کا ذکر بھی عبادت ہے۔ اس حدیث کو دیلمی نے روایت کیا ہے۔''

١٦٦۔ **عَنْ عَائِشَةَ** رضی اللہ عنہا **قَالَتْ**: رَأَيْتُ أَبَابَكْرٍ يُكْثِرُ النَّظَرَ إِلَى وَجْهِ عَلِيٍّ فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَبَتِ! أَرَاكَ تُكْثِرُ النَّظَرَ إِلَى وَجْهِ عَلِيٍّ فَقَالَ: يَا بُنَيَّةُ! سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: النَّظْرُ إِلَى وَجْهِ عَلِيٍّ عِبَادَةٌ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ فِي تَارِيْخِهِ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے اپنے والد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ کثرت سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے چہرے کو دیکھا کرتے۔ پس میں نے آپ سے پوچھا، اے ابا جان! کیا وجہ ہے کہ آپ کثرت سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے چہرے کی طرف تکتے رہتے ہیں؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اے میری بیٹی! میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ علی کے چہرے کو تکنا بھی عبادت ہے۔ اس حدیث کو ابن عساکر نے ''تاریخ دمشق الکبیر'' میں بیان کیا ہے۔''

١٦٧۔ **عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ** قَالَ: قَالَ: رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: النَّظْرُ إِلَى عَلِيٍّ عِبَادَةٌ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ فِي تَارِيْخِهِ.

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا علی کے چہرے کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔ اس حدیث کو ابن عساکر نے ''تاریخ دمشق الکبیر'' میں بیان کیا ہے۔''

١٦٨۔ **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ** عَنْ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: النَّظْرُ إِلَى وَجْهِ عَلِيٍّ عِبَادَةٌ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ فِي تَارِيْخِهِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت معاذ بن جبل سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: علی کے چہرے کو تکنا عبادت ہے۔ اس حدیث کو ابن

الحديث رقم ١٦٤: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٨/ ١٠٩، الحديث رقم: ٢٠٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ١٠٩.

الحديث رقم ١٦٥: أخرجه الديلمي في الفردوس بمأثور الخطاب، ٢/ ٢٤٤، الحديث رقم: ١٣٥١.

الحديث رقم ١٦٦: أخرجه ابن عسكر في تاريخه، ٤٢/ ٣٥٥، و الزمخشري في مختصر كتاب الموافقة: ١٤.

الحديث رقم ١٦٧: أخرجه ابن عسكر في تاريخ دمشق الكبير، ٤٢/ ٣٥١.

الحديث رقم ١٦٨: أخرجه ابن عسكر في تاريخ دمشق الكبير، ٤٢/ ٣٥٣.

Presented by www.ziaraat.com

عساکر نے ''تاریخ دمشق الکبیر'' میں بیان کیا ہے۔''

١٦٩۔ **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ** قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ النَّظْرُ إِلَى عَلِيٍّ عِبَادَةٌ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ فِي تَارِيْخِهِ.

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: علی کے چہرے کو تکنا عبادت ہے۔ اس حدیث کو ابن عساکر نے ''تاریخ دمشق الکبیر'' میں بیان کیا ہے۔''

١٧٠۔ **عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ** قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ النَّظْرُ إِلَى عَلِيٍّ عِبَادَةٌ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ فِي تَارِيْخِهِ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: علی کے چہرے کو تکنا عبادت ہے۔ اس حدیث کو ابن عساکر نے ''تاریخ دمشق الکبیر'' میں بیان کیا ہے۔''

الحديث رقم ١٦٩: أخرجه ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٤٢ / ٣٥٣.
الحديث رقم ١٧٠: أخرجه ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٤٢ / ٣٥٣.

(١٩) بَابٌ فِي تَشَرُّفِهِ بِتَغْسِيلِ النَّبِيِّ ﷺ.

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے غسل کے لئے آپ رضی اللہ عنہ کا انتخاب﴾

١٧١۔ **عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ أَبِي عَوْنٍ** قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيْهِ: اغْسِلْنِي يَا عَلِيُّ إِذَا مِتُّ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا غَسَلْتُ مَيِّتًا قَطُّ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِنَّكَ سَتُهَيَّأُ أَوْ تُيَسَّرُ، قَالَ عَلِيٌّ: فَغَسَلْتُهُ. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ فِي الطَّبَقَاتِ الْكُبْرَى.

''حضرت عبدالواحد بن ابی عون رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے اپنے اس مرض میں جس میں آپ ﷺ کی وفات ہوئی فرمایا: اے علی جب میں فوت ہو جاؤں تو مجھے غسل دینا تو آپ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے کبھی کسی میت کو غسل نہیں دیا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک عنقریب تو اس کے لئے تیار ہو جائے گا حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں پس میں نے آپ ﷺ کو غسل دیا۔ اس حدیث کو ابن سعد نے ''الطبقات الکبریٰ'' میں بیان کیا ہے۔''

١٧٢۔ **عَنْ عَامِرٍ** قَالَ: غَسَلَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَالْفَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ وَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَكَانَ عَلِيٌّ يَغْسِلُهُ وَيَقُوْلُ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، طِبْتَ مَيِّتًا وَحَيًّا. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ فِي الطَّبَقَاتِ الْكُبْرَى.

''حضرت عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی اور فضل بن عباس اور

الحديث رقم ١٧١: أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، ٢ / ٢٨٠.
الحديث رقم ١٧٢: أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، ٢ / ٢٧٧.

Presented by www.ziaraat.com

اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم ﷺ کو غسل دیا جب حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کو غسل دے رہے تھے تو کہتے تھے یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں آپ وصال فرما کر اور زندہ رہ کر دونوں حالتوں میں پاکیزہ تھے۔ اس حدیث کو ابن سعد نے ’’الطبقات الکبریٰ‘‘ میں بیان کیا ہے۔‘‘

۱۷۳۔ عَنْ عَامِرٍ قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ يَغْسِلُ النَّبِيَّ ﷺ وَالْفَضْلُ وَأُسَامَةُ يُحْجِبَانِهِ. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ فِي الطَّبَقَاتِ الْكُبْرَى.

’’حضرت عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ کو غسل دے رہے تھے اور حضرت فضل اور اسامہ نے آپ ﷺ پر پردہ کیا ہوا تھا۔ اس حدیث کو ابن سعد نے ’’الطبقات الکبریٰ‘‘ میں بیان کیا ہے۔‘‘

الحديث رقم ۱۷۳: أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، ۲/ ۲۷۷.

(۲۰) بَابٌ فِي إِعْلَامِ النَّبِيِّ ﷺ إِيَّاهُ بِاسْتِشْهَادِهِ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کا آپ رضی اللہ عنہ کو شہادت کی خبر دینا﴾

۱۷٤۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ عَلَى جَبَلِ حِرَاءٍ. فَتَحَرَّكَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اسْكُنْ. حِرَاءُ! فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيْقٌ أَوْ شَهِيْدٌ وَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ وَ أَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ وَ عَلِيٌّ وَ طَلْحَةُ وَ الزُّبَيْرُ وَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہم. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے حراء (پہاڑ) پرسکون رہو پس بے شک تجھ پر نبی ہے یا صدیق ہے یا شہید ہے (اور کوئی نہیں)۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ اس پہاڑ پر حضور نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ اور حضرت زبیر اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم تھے۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔‘‘

الحديث رقم ۱۷٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل طلحة و الزبير، ٤/ ۱۸۸۰، الحديث رقم: ۲٤۱۷، وابن حبان في الصحيح، ۱۵/ ٤٤۱، الحديث رقم: ٦۹۸۳، و أحمد بن حنبل في المسند، ۱/ ۱۸۷ الحديث رقم: ۱٦۳۰، و الطبراني في المعجم الأوسط، ۱/ ۲۷۳، الحديث رقم: ۸۹۰، و أبويعلى في المسند، ۲/ ۲۵۹، الحديث رقم: ۹۷۰.

Presented by www.ziaraat.com

١٧٥۔ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ، قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَعَلِيٌّ رَفِيْقَيْنِ فِي غَزْوَةِ ذَاتِ الْعُشَيْرَةِ، فَلَمَّا نَزَلَهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَأَقَامَ بِهَا رَأَيْنَا أُنَاسًا مِنْ بَنِي مُدْلِجٍ يَعْمَلُوْنَ فِي عَيْنٍ لَهُمْ فِي نَخْلٍ، فَقَالَ لِي عَلِيٌّ: يَا أَبَا الْيَقْظَانِ، هَلْ لَكَ أَنْ تَأْتِيَ هَؤُلَاءِ فَنَنْظُرَ كَيْفَ يَعْمَلُوْنَ؟ فَجِئْنَا هُمْ، فَنَظَرْنَا إِلَى عَمَلِهِمْ سَاعَةً ثُمَّ غَشِيَنَا النَّوْمُ، فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَعَلِيٌّ فَاضْطَجَعْنَا فِي صَوْرٍ مِنَ النَّخْلِ فِي دَقْعَاءَ مِنَ التُّرَابِ، فَنِمْنَا. فَوَاللهِ مَا أَهَبَّنَا إِلَّا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُحَرِّكُنَا بِرِجْلِهِ، وَقَدْ تَتَرَّبْنَا مِنْ تِلْكَ الدَّقْعَاءِ، فَيَوْمَئِذٍ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِعَلِيٍّ: يَا أَبَا تُرَابٍ لِمَا يَرَى عَلَيْهِ مِنَ التُّرَابِ. قَالَ: أَلَا أُحَدِّثُكُمَا بِأَشْقَى النَّاسِ رَجُلَيْنِ؟ قُلْنَا: بَلَى يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: أُحَيْمِرُ ثَمُوْدَ الَّذِي عَقَرَ النَّاقَةَ، وَالَّذِي يَضْرِبُكَ يَا عَلِيُّ عَلَى هَذِهِ (يَعْنِي قَرْنَهُ). حَتَّى تُبَلَّ مِنْهُ هَذِهِ. يَعْنِي لِحْيَتَهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ.

”حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ ”ذات العشیرہ“ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور میں ایک دوسرے کے ساتھ تھے پس جب حضور نبی اکرم ﷺ اس جگہ آئے اور وہاں قیام فرمایا ہم نے بنو مدلج کے لوگوں کو دیکھا کہ وہ ایک کھجور تلے اپنے ایک چشمے میں کام کر رہے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا: اے ابا یقظان تمہاری کیا رائے ہے اگر ہم ان لوگوں کے پاس جائیں اور دیکھیں کہ وہ کیا کر رہے ہیں؟ پس ہم ان کے پاس آئے اور ان کے کام کو کچھ دیر تک دیکھا

الحديث رقم ١٧٥: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ٤/٢٦٣، (الحديث رقم: ١٨٣٢١)، و النسائي في السنن الكبرى، ٥/١٥٣، الحديث رقم: ٨٥٣٨، و الحاكم في المستدرك، ٣/١٥١، الحديث رقم: ٤٦٧٩.

پھر ہمیں نیند آنے لگی تو میں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ وہاں سے چلے اور کھجوروں کے درمیان مٹی پر ہی لیٹ کر سوگئے۔ پس اللہ کی قسم ہمیں حضور نبی اکرم ﷺ کے علاوہ کسی نے نہ جگایا۔ آپ ﷺ نے ہمیں اپنے مبارک قدموں کے مس سے جگایا۔ جبکہ ہم خوب خاک آلود ہو چکے تھے پس اس دن حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے ابوتراب! اور یہ آپ ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہ کے جسم پر مٹی کو دیکھ کر فرمایا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں دو بدبخت ترین آدمیوں کے بارے نہ بتاؤں؟ ہم نے کہا ہاں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: پہلا شخص قوم ثمود کا احیمر تھا جس نے صالح علیہ السلام کی اونٹنی کی ٹانگیں کاٹی تھیں اور دوسرا شخص وہ ہے جو اے علی تمہارے سر پر وار کرے گا۔ یہاں تک کہ (خون سے یہ) داڑھی تر ہو جائے گی۔ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے مسند میں اور امام نسائی نے ”السنن الکبریٰ“ میں روایت کیا ہے۔“

١٧٦۔ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سَبُعٍ قَالَ، سَمِعْتُ عَلِيًّا رضي الله عنه يَقُوْلُ: لَتُخْضَبَنَّ هَذِهِ مِنْ هَذَا، فَمَا يَنْتَظِرُ بِيَ الْأَشْقَى؟ قَالُوْا: يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَأَخْبِرْنَا بِهِ نُبِيْرُ عِتْرَتَهُ، قَالَ: إِذًا تَاللهِ تَقْتُلُوْنَ بِي غَيْرَ قَاتِلِي، قَالُوْا: فَاسْتَخْلِفْ عَلَيْنَا، قَالَ: لَا وَلَكِنْ أَتْرُكُكُمْ إِلَى مَا تَرَكَكُمْ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، قَالُوْا: فَمَا تَقُوْلُ لِرَبِّكَ إِذَا أَتَيْتَهُ؟ قَالَ: أَقُوْلُ: اللَّهُمَّ تَرَكْتَنِي فِيهِمْ مَا بَدَا لَكَ، ثُمَّ قَبَضْتَنِي إِلَيْكَ وَأَنْتَ فِيهِمْ، فَإِنْ شِئْتَ أَصْلَحْتَهُمْ، وَإِنْ شِئْتَ أَفْسَدْتَهُمْ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

الحديث رقم ١٧٦: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ١/١٣٠، الحديث رقم: ١٠٧٨، وأبويعلى في المسند، ١/٤٤٣، الحديث رقم: ٥٩٠، و ابن ابي شيبة في المصنف، ٧/٤٤٤، الحديث رقم: ٣٧٠٩٨، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٣٧.

Presented by www.ziaraat.com

''حضرت عبداللہ بن سبع ؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی ؓ کو فرماتے ہوئے سنا کہ یہ داڑھی سر کے خون سے سرخ ہو جائے گی اور اس کا انتظار ایک بدبخت کر رہا ہے لوگوں نے کہا اے امیرالمومنین ہمیں اس کے بارے میں خبر دیجئے ہم اس کی نسل کو تباہ کر دیں گے آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم تم سوائے میرے قاتل کے کسی کو قتل نہیں کرو گے۔ انہوں نے کہا ہم پر کسی کو خلیفہ مقرر کر دیں آپ نے فرمایا نہیں لیکن میں اسی چیز کی طرف چھوڑتا ہوں جس کی طرف تمہیں حضور نبی اکرم ﷺ نے چھوڑا (یعنی باہمی مشاورت) انہوں نے کہا آپ اپنے رب سے کیا کہیں گے جب آپ اس کے پاس جائیں گے۔ آپ نے فرمایا: میں کہوں گا ''اے اللہ تو نے جتنا عرصہ چاہا مجھے ان میں باقی رکھا پھر تو نے مجھے اپنے پاس بلا لیا لیکن تو ان میں باقی ہے اگر تو چاہے تو ان کی اصلاح فرما دے اور اگر تو چاہے تو ان میں بگاڑ پیدا کر دے۔ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔''

١٧٧۔ **عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَبُعٍ** قَالَ: خَطَبَنَا عَلِيٌّ ؓ فَقَالَ: وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ لَتُخْضَبَنَّ هَذِهِ مِنْ هَذِهِ، قَالَ: قَالَ النَّاسُ: فَأَعْلِمْنَا مَنْ هُوَ؟ وَاللهِ لَنُبِيرَنَّ عِتْرَتَهُ، قَالَ: أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ أَنْ يُقْتَلَ غَيْرُ قَاتِلِي، قَالُوْا: إِنْ كُنْتَ قَدْ عَلِمْتَ ذَلِکَ اسْتَخْلِفْ إِذًا، قَالَ: لَا، وَلَكِنْ أَكِلُكُمْ إِلَى مَا وَكَلَكُمْ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''حضرت عبداللہ بن سبع بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نے ایک دن ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا: اس ذات کی قسم جس نے دانے کو پھاڑا اور مخلوقات کو زندگی

الحديث رقم ١٧٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/١٥٦، الحديث رقم: ١٣٤٠، و المقدسي في الأحاديث المختارة، ٢/٢١٣، الحديث رقم: ٥٩٥، و البزار في المسند، ٣/٩٢، الحديث رقم: ٨٧١.

عطا فرمائی یہ داڑھی ضرور بالضرور خون سے خضاب کی جائے گی (یعنی میری داڑھی میرے سر کے خون سے سرخ ہو جائے گی) راوی بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے کہا پس آپ ہمیں بتا دیں وہ کون ہے؟ ہم اس کی نسل مٹا دیں گے۔ آپ ؓ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ میرے قاتل کے علاوہ کسی کو قتل نہ کیا جائے۔ لوگوں نے کہا اگر آپ یہ جانتے ہیں تو کسی کو خلیفہ مقرر کر دیں، آپ نے فرمایا: نہیں لیکن میں تمہیں وہ چیز سونپتا ہوں جو حضور نبی اکرم ﷺ نے تمہیں سونپی (یعنی باہم مشاورت سے خلیفہ مقرر کرو)۔ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔''

١٧٨۔ **عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ** قَالَ: دَعَا عَلِيٌّ النَّاسَ إِلَى الْبَيْعَةِ فَجَاءَ عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ مُلْجَمٍ الْمُرَادِيُّ فَرَدَّهُ مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ: مَا يَحْبِسُ أَشْقَاهَا؟ لَتُخْضَبَنَّ. أَوْ لَتُصْبَغَنَّ هَذِهِ مِنْ هَذَا، يَعْنِي لِحْيَتَهُ مِنْ رَأْسِهِ، ثُمَّ تَمَثَّلَ بِهَذَيْنِ الْبَيْتَيْنِ.

اُشْدُدْ حَيَازِيمَکَ لِلْمَوْتِ
فَإِنَّ الْمَوْتَ آتِيکَ
ولا تَجْزَعْ مِنَ الْقَتْلِ
إِذَا حَلَّ بِوَادِيکَا

وَاللهِ إِنَّهُ لَعَهْدُ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ ﷺ إِلَيَّ. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ فِي الطَّبَقَاتِ الْکُبْرَى.

''حضرت ابو طفیل بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نے لوگوں کو بیعت کی

الحديث رقم ١٧٨: أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، ٣/٣٣، ٣٤.

Presented by www.ziaraat.com

دعوت دی تو عبدالرحمن بن ملجم مرادی بھی آیا پس آپ رضی اللہ عنہ نے دو دفعہ اس کو واپس بھیج دیا، جب وہ تیسری مرتبہ آیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس بدبخت کو کون روکے گا؟ پھر فرمایا: ضرور بالضرور اس (داڑھی کو) خضاب کیا جائے گا یا خون سے رنگا جائے گا یعنی سر کے خون سے میری داڑھی سرخ ہوگی پھر آپ نے یہ دو شعر پڑھے۔"

تو موت کے لئے کمر بستہ ہو
بے شک موت تجھے آنے والی ہے
اور قتل سے خوفزدہ نہ ہو
جب وہ تیری وادی میں اتر آئے

"خدا کی قسم یہ حضور نبی اُمّی ﷺ کا میرے ساتھ عہد ہے، اسے ابن سعد نے "الطبقات الکبریٰ" میں روایت کیا ہے۔"

(٢١) بَابٌ فِي جَامِعِ صِفَاتِهِ رضي الله عنه

﴿آپ رضی اللہ عنہ کی جامع صفات کا بیان﴾

١٧٩. عَنْ عَبْدِ اللهِ قال: فِي رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ وَ مِنْهَا وَجَدْتُ فِي كِتَابِ أَبِي بِخَطِّ يَدِهِ فِي هَذَا الْحَدِيْثِ، قَالَ: أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ زَوَّجْتُکِ أَقْدَمَ أُمَّتِي سِلْمًا، وَ أَكْثَرَهُمْ عِلْمًا، وَ أَعْظَمَهُمْ حِلْمًا؟ رَوَاهُ أَحْمَدُ.

"حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: کیا تو راضی نہیں کہ میں نے تیرا نکاح امت میں سب سے پہلے اسلام لانے والے، سب سے زیادہ علم والے اور سب سے زیادہ بردبار شخص سے کیا ہے۔ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔"

١٨٠. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: عَلِيٌّ مَعَ الْقُرْآنِ، وَ الْقُرْآنُ مَعَ عَلِيٍّ لَا يَفْتَرِقَانِ حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

"حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نے حضور نبی

الحديث رقم ١٧٩: أخرجه أحمد فى المسند، ٥/ ٢٦، و الطبراني فى المعجم الكبير، ٢٠/ ٢٢٩، و حسام الدين الهندى فى كنز العمال، الحديث رقم: ٣٢٩٢٤، ٣٢٩٢٥، و السيوطي فى جمع الجوامع، الحديث رقم: ٤٢٧٣، ٤٢٧٤.

الحديث رقم ١٨٠: أخرجه الطبراني فى المعجم الأوسط، ٥/١٣٥، الحديث رقم: ٤٨٨٠، و الصغير، ١/٢٥٥، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٣٤.

Presented by www.ziaraat.com

اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ علی اور قرآن کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ یہ دونوں کبھی بھی جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوضِ کوثر پر (اکٹھے) آئیں گے۔ اس حدیث کو طبرانی نے ''المعجم الاوسط'' میں روایت کیا ہے۔''

۱۸۱۔ **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ**، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: النَّاسُ مِنْ شَجَرٍ شَتَّى، وَ أَنَا وَ عَلِيٌّ مِنْ شَجَرَةٍ وَاحِدَةٍ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْأَوْسَطِ.

''حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا لوگ جدا جدا نسب سے تعلق رکھتے ہیں جبکہ میں اور علی ایک ہی نسب سے ہیں۔ اس حدیث کو طبرانی نے ''المعجم الاوسط'' میں روایت کیا ہے۔''

۱۸۲۔ **عَنِ بْنِ عَبَّاسٍ** عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: السُّبَّقُ ثَلَاثَةٌ: السَّابِقُ إِلَى مُوْسَى، يُوْشَعُ بْنُ نُوْنٍ وَ السَّابِقُ إِلَى عِيْسَى، صَاحِبُ يَاسِيْنَ، وَ السَّابِقُ إِلَى مُحَمَّدٍ ﷺ، عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ؓ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سبقت لے جانے والے تین ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی

الحديث رقم ۱۸۱: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۴/ ۲۶۳، الحديث رقم: ۱۶۵۱، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/ ۱۰۰، و الديلمي في الفردوس بمأثور الخطاب، ۴/ ۳۰۳، الحديث رقم: ۶۸۸۸.
الحديث رقم ۱۸۲: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۱۱/ ۹۳، الحديث رقم: ۱۱۱۵۲، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/ ۱۰۲.

طرف (ان پر ایمان لاکر) سبقت لیجانے والے حضرت یوشع بن نون ہیں، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف سبقت لیجانے والے صاحب یاسین ہیں اور حضور نبی اکرم ﷺ کی طرف سبقت لیجانے والے علی ابن ابی طالب ہیں۔ اس حدیث کو طبرانی نے ''المعجم الکبیر'' میں روایت کیا ہے۔''

۱۸۳۔ **عَنِ بْنِ عَبَّاسٍ** قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِأُمِّ سَلَمَةَ: هَذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ لَحْمُهُ لَحْمِي، وَ دَمُهُ دَمِي، فَهُوَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسَى، إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: وہ فرماتے ہیں، حضور نبی اکرم ﷺ نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: یہ علی بن ابی طالب ہے اس کا گوشت میرا گوشت ہے اور اس کا خون میرا خون ہے اور یہ میرے لئے ایسے ہے جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے حضرت ہارون علیہ السلام مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ اس حدیث کو طبرانی نے ''المعجم الکبیر'' میں بیان کیا ہے۔''

۱۸۴۔ **عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَكِيْمٍ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ تَعَالَى أَوْحَى إِلَيَّ فِيْ عَلِيٍّ ثَلَاثَةَ أَشْيَاءَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي: أَنَّهُ سَيِّدُ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَ إِمَامُ الْمُتَّقِيْنَ، وَ قَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن عکیم ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے شبِ معراج وحی کے ذریعے مجھے علی کی تین صفات کی خبر دی یہ کہ وہ تمام مومنین کے سردار ہیں، متقین کے امام ہیں اور (قیامت کے روز) نورانی

الحديث رقم ۱۸۳: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۱۲/ ۱۸، الحديث رقم: ۱۲۳۴۱، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/ ۱۱۱.
الحديث رقم ۱۸۴: أخرجه الطبراني في المعجم الصغير، ۲/ ۸۸.

Presented by www.ziaraat.com

مآخذ و مراجع

۱۔ **ابن ابی شیبہ**، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم بن عثمان کوفی (۱۵۹۔۲۳۵ھ/۷۷۶۔۸۴۹ء)۔ **المصنف**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ۱۴۰۹ھ۔

۲۔ **ابن ابی عاصم**، ابوبکر احمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلد شیبانی (۲۰۶۔۲۸۷ھ/۸۲۲۔۹۰۰ء)۔ **السنہ**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۰ھ۔

۳۔ **ابن جعد**، ابو الحسن علی بن جعد بن عبید ہاشمی (۱۳۳۔۲۳۰ھ/۷۵۰۔۸۴۵ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: مؤسسہ نادر، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔

۴۔ **ابن حبان**، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (۲۷۰۔۳۵۴ھ/۸۸۴۔۹۶۵ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۳ء۔

۵۔ **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **فتح الباری**۔ لاہور، پاکستان: دار نشر الکتب الاسلامیہ، ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱ء۔

۶۔ **ابن حیان**، عبد اللہ بن محمد بن جعفر بن حبان ابو محمد انصای (۲۷۴ھ۔۳۶۹ھ)۔ **طبقات المحدثین باصبہان**۔ بیروت، لبنان، مؤسسہ الرسالہ ۱۴۱۲ھ۔۱۹۹۲

۷۔ **ابن خزیمہ**، ابو بکر محمد بن اسحاق (۲۲۳۔۳۱۱ھ/۸۳۸۔۹۲۴ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۰ھ/۱۹۷۰ء۔

۸۔ **ابن راہویہ**، ابو یعقوب اسحاق بن ابراہیم بن مخلد بن ابراہیم بن عبد اللہ (۱۶۱۔۲۳۷ھ/۷۷۸۔۸۵۱ء)۔ **المسند**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الایمان، ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۱ء۔

Presented by www.ziaraat.com

۹۔ **ابن سعد**، ابو عبد اللہ محمد (۱۶۸۔۲۳۰ھ/۷۸۴۔۸۴۵ء)۔ **الطبقات الکبریٰ**۔ بیروت، لبنان: دار بیروت للطباعۃ والنشر، ۱۳۹۸ھ/۱۹۷۸ء۔

۱۰۔ **ابن عبد البر**، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (۳۶۸۔۴۶۳ھ/۹۷۹۔۱۰۷۱ء)۔ **التمہید**۔ مغرب (مراکش): وزات عموم الأوقاف والشؤون الإسلامیہ، ۱۳۸۷ھ۔

۱۱۔ **ابن عساکر**، ابو قاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ بن عبد اللہ بن حسین دمشقی (۴۹۹۔۵۷۱ھ/۱۱۰۵۔۱۱۷۶ء)۔ **تاریخ دمشق الکبیر (تاریخ ابن عساکر)**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۱ء۔

۱۲۔ **ابن کثیر**، ابو الفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر بن ضوء بن کثیر بن زرع بصروی (۷۰۱۔۷۷۴ھ/۱۳۰۱۔۱۳۷۳ء)۔ **البدایہ والنہایہ**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء۔

۱۳۔ **ابن ماجہ**، ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (۲۰۹۔۲۷۳ھ/۸۲۴۔۸۸۷ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء۔

۱۴۔ **ابن مندہ**، ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق بن یحیٰ (۳۱۰۔۳۹۵ھ/۹۲۲۔۱۰۰۵ء)۔ **الایمان**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۶ھ۔

۱۵۔ **ابن ہشام**، ابو محمد عبد الملک حمیری (م۲۱۳ھ/۸۲۸ء)۔ **السیرۃ النبویہ**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۴۱۱ھ۔

۱۶۔ **ابو داؤد**، سلیمان بن اشعث بن اسحاق بن بشیر بن شداد ازدی سجستانی (۲۰۲۔۲۷۵ھ/۸۱۷۔۸۸۹ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء۔

۱۷۔ **ابو عوانہ**، یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم بن زید نیشاپوری (۲۳۰۔۳۱۶ھ/۸۴۵۔۹۲۸ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۹۹۸ء۔

۱۸۔ **ابو نعیم**، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (۳۳۶۔۴۳۰ھ/۹۴۸۔۱۰۳۸ء)۔ **حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء**۔ بیروت، لبنان۔ دار

الکتاب العربی، ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء۔

۱۹۔ **ابو یعلیٰ**، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰۔۳۰۷ھ/۸۲۵۔۹۱۹ء)۔ **المسند**۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء۔

۲۰۔ **ابو یعلیٰ**، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰۔۳۰۷ھ/۸۲۵۔۹۱۹ء)۔ **المعجم**۔ فیصل آباد، پاکستان: ادارۃ العلوم والاثریہ، ۱۴۰۷ھ۔

۲۱۔ **احمد بن حنبل**، ابو عبد اللہ بن محمد (۱۶۴۔۲۴۱ھ/۷۸۰۔۸۵۵ء)۔ **فضائل الصحابہ**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ۔

۲۲۔ **احمد بن حنبل**، ابو عبد اللہ بن محمد (۱۶۴۔۲۴۱ھ/۷۸۰۔۸۵۵ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۸ھ/۱۹۷۸ء۔

۲۳۔ **بخاری**، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ/۸۱۰۔۸۷۰ء)۔ **الادب المفرد**۔ بیروت، لبنان: دار البشائر الاسلامیہ، ۱۴۰۹ھ/۱۹۸۹ء۔

۲۴۔ **بخاری**، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ/۸۱۰۔۸۷۰ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان + دمشق، شام: دار القلم، ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱ء۔

۲۵۔ **بخاری**، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ/۸۱۰۔۸۷۰ء)۔ **التاریخ الکبیر**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۲۶۔ **بزار**، ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (۲۱۰۔۲۹۲ھ/۸۲۵۔۹۰۵ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: ۱۴۰۹ھ۔

۲۷۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ **السنن الکبریٰ**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء۔

۲۸۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ **شعب الایمان**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔

۲۹۔ **ترمذی**، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی (۲۱۰۔۲۷۹ھ/

Presented by www.ziaraat.com

۸۲۵-۸۹۲ء)۔ **الجامع الصحیح**۔ بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ۱۹۹۸ء۔

۳۰۔ **ترمذی**، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی (۲۱۰-۲۷۹ھ/ ۸۲۵-۸۹۲ء)۔ **الشمائل المحمدیہ**۔ ملتان، پاکستان: فاروقی کتب خانہ۔

۳۱۔ **حاکم**، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱-۴۰۵ھ/ ۹۳۳-۱۰۱۴ء)۔ **المستدرک علی الصحیحین**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۰ء۔

۳۲۔ **حسام الدین ہندی**، علاء الدین علی متقی (م ۹۷۵ھ)۔ **کنز العمال**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۳۹۹ھ/ ۱۹۷۹ء۔

۳۳۔ **حسینی**، ابراہیم بن محمد (۱۰۵۴-۱۱۲۰ھ)۔ **البیان والتعریف**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۱ھ

۳۴۔ **حمیدی**، ابو بکر عبد اللہ بن زبیر (م۲۱۹ھ/ ۸۳۴ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ + قاہرہ، مصر: مکتبۃ المتنبی۔

۳۵۔ **خطیب بغدادی**، ابو بکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲-۴۶۳ھ/ ۱۰۰۲-۱۰۷۱ء)۔ **تاریخ بغداد**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۳۶۔ **خطیب تبریزی**، محمد بن عبد اللہ۔ **مشکوۃ المصابیح**۔ بیروت، لبنان، دار الفکر، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۱ء۔

۳۷۔ **دارقطنی**، ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان (۳۰۶-۳۸۵ھ/ ۹۱۸-۹۹۵ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ، ۱۳۸۶ھ/ ۱۹۶۶ء۔

۳۸۔ **دارمی**، ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن (۱۸۱-۲۵۵ھ/ ۷۹۷-۸۶۹ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ۔

۳۹۔ **دیلمی**، ابو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ بن فناخسرو ہمذانی (۴۴۵-۵۰۹ھ/ ۱۰۵۳-۱۱۱۵ء)۔ **الفردوس بمأثور الخطاب**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۸۶ء۔

۴۰۔ **ذہبی**، شمس الدین محمد بن احمد الذہبی (۶۷۳-۷۴۸ھ)۔ **میزان الاعتدال فی نقد الرجال**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۹۵ء۔

۴۱۔ **رویانی**، ابو بکر محمد بن ہارون (م ۳۰۷ھ)۔ **المسند**۔ قاہرہ، مصر: مؤسسہ قرطبہ، ۱۴۱۶ھ۔

۴۲۔ **زمخشری**، امام جار اللہ محمد بن عمر بن محمد خوارزمی الزمخشری (۴۶۷-۵۳۸ھ)۔ **مختصر کتاب الموافقۃ بین اہل البیت والصحابہ**، بیروت، لبنان، دار الکتب العلمیہ، ۱۴۲۰ھ/ ۱۹۹۹ء

۴۳۔ **سعید بن منصور** (م ۲۲۷ھ)۔ **السنن** (مجلدات: ۵)۔ ریاض، سعودی عرب، ۲۰۰۰ء۔ محقق: سعد بن عبد اللہ۔

۴۴۔ **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹-۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵-۱۵۰۵ء)۔ **الخصائص الکبریٰ**۔ فیصل آباد، پاکستان: مکتبہ نوریہ رضویہ۔

۴۵۔ **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹-۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵-۱۵۰۵ء)۔ **تاریخ الخلفاء**۔ بیروت، لبنان دار الکتاب العربی، ۱۴۲۰ھ۔ ۱۹۹۹ء۔

۴۶۔ **شاشی**، ابو سعید ہیثم بن کلیب بن شریح (م ۳۳۵ھ/ ۹۴۶ء)۔ **المسند**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ العلوم والحکم، ۱۴۱۰ھ۔

۴۷۔ **شافعی**، ابو عبد اللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع قرشی (۱۵۰-۲۰۴ھ/ ۷۶۷-۸۱۹ء)۔ **المسند**۔ بیروت لبنان: دار الکتب العلمیہ

۴۸۔ **شیبانی**، ابو بکر احمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلد (۲۰۶-۲۸۷ھ/ ۸۲۲-۹۰۰ء)۔ **الآحاد والمثانی**۔ ریاض، سعودی عرب: دار الرایہ، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۱ء۔

۴۹۔ **طبرانی**، سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰-۳۶۰ھ/ ۸۷۳-۹۷۱ء)۔

Presented by www.ziaraat.com

المعجم الاوسط۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ المعارف، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء۔

۵۰۔ **طبرانی**، سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰۔۳۶۰ھ/۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **المعجم الصغیر**، بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۸ھ/۱۹۹۷ء۔

۵۱۔ **طبرانی**، سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰۔۳۶۰ھ/۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **المعجم الکبیر**، موصل، عراق: مطبعۃ الزہراء الحدیثہ۔

۵۲۔ **طبرانی**، سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰۔۳۶۰ھ/۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **المعجم الکبیر**۔ قاہرہ، مصر: مکتبہ ابن تیمیہ۔

۵۳۔ **طبری**، ابوجعفر محمد بن جریر بن یزید (۲۲۴۔۳۱۰ھ/۸۳۹۔۹۲۳ء)۔ **تاریخ الامم والملوک**۔ بیروت، لبنان، دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۷ھ۔

۵۴۔ **طحاوی**، ابوجعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن سلمہ بن عبد الملک بن سلمہ (۲۲۹۔۳۲۱ھ/۸۵۳۔۹۳۳ء)۔ **شرح معانی الآثار**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۳۹۹ھ۔

۵۵۔ **طیالسی**، ابو داؤد سلیمان بن داؤد جارود (۱۳۳۔۲۰۴ھ/۷۵۱۔۸۱۹ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔

۵۶۔ **عبد الرزاق**، ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (۱۲۶۔۲۱۱ھ/۷۴۴۔۸۲۶ء)۔ **المصنف**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ۔

۵۷۔ **عبد بن حمید**، ابو محمد بن نصر کسی (م ۲۴۹ھ/۸۶۳ء)۔ **المسند**۔ قاہرہ، مصر: مکتبۃ السنہ، ۱۴۰۸ھ/۱۹۸۸ء۔

۵۸۔ **عجلونی**، ابو الفداء اسماعیل بن محمد بن عبد الہادی بن عبد الغنی جراحی (۱۰۸۷۔۱۱۶۲ھ/۱۶۷۶۔۱۷۴۹ء)۔ **کشف الخفا و مزیل الالباس**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء۔

۵۹۔ **عینی**، بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد بن موسیٰ بن احمد بن حسین بن یوسف بن محمود (۷۶۲۔۸۵۵ھ/۱۳۶۱۔۱۴۵۱ء)۔ **عمدۃ القاری**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر،

۱۳۹۹ھ/۱۹۷۹ء۔

۶۰۔ **قضاعی**، ابو عبد اللہ محمد بن سلامہ بن جعفر بن علی بن حکمون بن ابراہیم بن محمد بن مسلم قضاعی (م ۴۵۴ھ/۱۰۶۲ء)۔ **مسند الشہاب**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۶ء۔

۶۱۔ **کنانی**، احمد بن ابی بکر بن اسماعیل (۷۶۲۔۸۴۰ھ)۔ **مصباح الزجاجۃ فی زوائد ابن ماجہ**۔ بیروت، لبنان: دار العربیہ، ۱۴۰۳ھ۔

۶۲۔ **مبارک پوری**، محمد عبد الرحمٰن بن عبد الرحیم (۱۲۸۳۔۱۳۵۳ھ)۔ **تحفۃ الاحوذی**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۶۳۔ **مالک**، ابن انس بن مالکؒ بن ابی عامر بن عمرو بن حارث اصبحی (۹۳۔۱۷۹ھ/۷۱۲۔۷۹۵ء) **الموطا**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۵ء۔

۶۴۔ **محب طبری**، ابوجعفر احمد بن عبد اللہ بن محمد بن ابی بکر بن محمد بن ابراہیم (۶۱۵۔۶۹۴ھ/۱۲۱۸۔۱۲۹۵ء)۔ **الریاض النضرہ فی مناقب العشرہ**۔ بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ۱۹۹۶ء۔

۶۵۔ **محب طبری**، ابوجعفر احمد بن عبد اللہ بن محمد بن ابی بکر بن محمد بن ابراہیم (۶۱۵۔۶۹۴ھ/۱۲۱۸۔۱۲۹۵ء)۔ **ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ**، جدہ، سعودی عرب، مکتبۃ الصحابہ، ۱۴۱۵ھ/۱۹۹۵ء۔

۶۶۔ مسلم، ابو الحسین ابن الحجاج بن مسلم بن ورد قشیری نیشاپوری (۲۰۶۔۲۶۱ھ/۸۲۱۔۸۷۵ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

۶۷۔ **مقدسی**، محمد بن عبد الواحد بن احمد بن عبد الرحمٰن بن اسماعیل بن منصور سعدی حنبلی (م ۵۶۹۔۶۴۳ھ/۱۱۷۳۔۱۲۴۵ء)۔ **الاحادیث المختارہ**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبۃ النہضۃ الحدیثہ، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔

Presented by www.ziaraat.com

۶۸۔ **مناوی**، عبدالرؤف بن تاج العارفین بن علی بن زین العابدین (۹۵۲۔۱۰۳۱ھ/ ۱۵۴۵۔۱۶۲۱ء)۔ **فیض القدیر شرح الجامع الصغیر**۔ مصر: مکتبہ تجاریہ کبریٰ، ۱۳۵۶ھ۔

۶۹۔ **منذری**، ابومحمد عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد اللہ بن سلامہ بن سعد (۵۸۱۔ ۶۵۶ھ/۱۱۸۵۔ ۱۲۵۸ء)۔ **الترغیب و الترہیب**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ۔

۷۰۔ **نسائی**، ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر بن دینار (۲۱۵۔ ۳۰۳ھ/۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۵ء۔

۷۱۔ **نسائی**، ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر بن دینار (۲۱۵۔ ۳۰۳ھ/۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ **السنن الکبریٰ**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۱ء۔

۷۲۔ **نیشاپوری** أبوسعید عبد الملک بن أبي عثمان محمد بن إبراهیم النیشاپوری (م ۴۰۶ھ) **کتاب شرف المصطفیٰ** بیروت، لبنان: دارالبشائر، ۲۰۰۳ھ/۱۴۲۴ء

۷۳۔ **ہبۃ اللہ**، ابوالقاسم ہبۃ اللہ بن الحسن الطبری اللالکائی، **کرامات الأولیاء**، الریاض، سعودی عرب، دارالطیبہ، ۱۴۱۲ھ

۷۴۔ **ہیثمی**، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵۔۸۰۷ھ/۱۳۳۵۔ ۱۴۰۵ء)۔ **مجمع الزوائد**۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث + بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء۔

۷۵۔ **ہیثمی**، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵۔۸۰۷ھ/ ۱۳۳۵۔ ۱۴۰۵ء)۔ **موارد الظمآن إلی زوائد ابن حبان**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی معرکہ آراء تصانیف ﴿اپریل 2005ء تک﴾

A. قرآنیات

01. عرفانُ القرآن (ترجمہ پارہ 1 تا 20، 29، 30)
02. عرفانُ القرآن (ترجمہ پارہ 1 تا 15 مجلد)
03. تفسیر منہاجُ القرآن (سورۃُ الفاتحہ، جزو اوّل)
04. تفسیر منہاجُ القرآن (سورۃُ البقرہ)
05. حکمتِ اِستعاذہ
06. تسمیۃُ القرآن
07. معارِفُ الکوثر
08. فلسفۂ تسمیہ
09. معارفِ اسمِ اللہ
10. مَناهِجُ العرفان فی لفظِ القرآن
11. لفظِ ربُّ العالمین کی علمی و سائنسی تحقیق
12. صفتِ رحمت کی شانِ اِمتیاز
13. اَسمائے سورۂ فاتحہ
14. سورۂ فاتحہ اور تصورِ ہدایت
15. اُسلوبِ سورۂ فاتحہ اور نظامِ فکر و عمل
16. سورۂ فاتحہ اور تعلیماتِ طریقت
17. سورۂ فاتحہ اور اِنسانی زندگی کا اِعتقادی پہلو
18. شانِ اَوّلیت اور سورۂ فاتحہ
19. سورۂ فاتحہ اور حیاتِ اِنسانی کا عملی پہلو (تصورِ عبادت)
20. سورۂ فاتحہ اور تعمیرِ شخصیت
21. فطرت کا قرآنی تصوّر
22. لا إکراہ فی الدین کا قرآنی فلسفہ
23. ''کنز الایمان'' کی فنی حیثیت

B. الحدیث

24. الأربعین فی فضائلِ النبی الأمین ﷺ
25. الأربعین بُشریٰ للمؤمنین فی شفاعةِ سیدِ المرسلین ﷺ
26. السیف الجلی علیٰ منکر ولایة علی علیہ السلام
27. القول المعتبر فی الإمام المنتظر علیہ السلام
28. الأربعین: الدرة البیضاء فی مناقب فاطمة الزهراء سلام الله علیها
29. الأربعین: مرج البحرین فی مناقب الحسنین علیهما السلام
30. الأربعین: القول الوثیق فی مناقب الصدیق رضی اللہ عنہ
31. الكنز الثمین فی فضیلة الذكر و الذاكرین
32. البدر التمام فی الصلوٰة علیٰ صاحبِ الدُّنُوّ و المقام ﷺ
33. المِنْهَاجُ السَّوِيُّ
34. كَنْزُ الْمَطَالِبِ فِيْ مَنَاقِبِ عَلِيِّ ابْنِ أَبِيْ طَالِب

C. اِیمانیات

35. اَرکانِ اِیمان
36. اِیمان اور اِسلام
37. شہادتِ توحید
38. حقیقتِ توحید و رسالت
39. اِیمان بالرسالت
40. اِیمان بالکتب
41. اِیمان بالقدر

Presented by www.ziaraat.com

42. اِیمان باِلآخرت
43. مومن کون ہے؟
44. منافقت اور اُس کی علامات

D. اِعتقادیات

45. عقیدۂ توحید اور حقیقتِ شرک
46. تصورِ بدعت اور اُس کی شرعی حیثیت
47. حیاۃ النبی ﷺ
48. مسئلہ اِستغاثہ اور اُس کی شرعی حیثیت
49. تصورِ اِستعانت
50. عقیدۂ توسل
51. عقیدۂ شفاعت
52. عقیدۂ علمِ غیب
53. شہرِ مدینہ اور زیارتِ رسول ﷺ
54. اِیصالِ ثواب اور اُس کی شرعی حیثیت
55. خوابوں اور بشارات پر اِعتراضات کا علمی محاکمہ
56. تثلیث کیا ہے؟
57. منہاجُ العقائد
58. ایمان
59. اِحسان
60. البِدْعَة عِنْدَ الْأئِمَّة وَ الْمُحَدِّثِيْن

E. سیرت و فضائلِ نبوی ﷺ

61. مقدمہ سیرۃ الرسول ﷺ (جلد اوّل)
62. سیرۃ الرسول ﷺ (جلد دُوُم)
63. سیرۃ الرسول ﷺ (جلد سوُم)
64. سیرۃ الرسول ﷺ (جلد چہارُم)
65. سیرۃ الرسول ﷺ (جلد پنجم)
66. سیرۃ الرسول ﷺ (جلد ششم)
67. سیرۃ الرسول ﷺ (جلد ہفتم)
68. سیرۃ الرسول ﷺ (جلد ہشتم)
69. سیرۃ الرسول ﷺ (جلد نہم)
70. سیرۃ الرسول ﷺ (جلد دہم)
71. سیرتِ نبوی ﷺ کا علمی فیضان
72. سیرتِ نبوی ﷺ کی تاریخی اَہمیت
73. سیرتِ نبوی ﷺ کی عصری و بین الاقوامی اَہمیت
74. قرآن اور سیرتِ نبوی ﷺ کا نظریاتی و اِنقلابی فلسفہ
75. قرآن اور شمائلِ نبوی ﷺ
76. نورِ محمدی: خلقت سے ولادت تک (میلاد نامہ)
77. میلاد النبی ﷺ
78. تاریخِ مولدُ النبی ﷺ
79. مولدُ النبی ﷺ عند الأئمة و المحدثين
80. فلسفۂ معراجُ النبی ﷺ
81. حسنِ سراپائے رسول ﷺ
82. أسمائے مصطفیٰ ﷺ
83. خصائصِ مصطفیٰ ﷺ
84. شمائلِ مصطفیٰ ﷺ
85. برکاتِ مصطفیٰ ﷺ
86. معارف الشفاء بتعريف حقوق المصطفى ﷺ
87. تحفة السرور فی تفسير آية نور
88. نور الأبصار بذكر النبی المختار ﷺ
89. تذکارِ رسالت
90. ذکرِ مصطفیٰ ﷺ (کائنات کی بلند ترین حقیقت)
91. فضیلتِ درود و سلام
92. اِیمان کا مرکز و محور (ذاتِ مصطفیٰ ﷺ)
93. عشقِ رسول ﷺ: وقت کی اَہم ضرورت
94. عشقِ رسول ﷺ: اِستحکامِ اِیمان کا واحد ذریعہ
95. غلامئِ رسول: حقیقی تقویٰ کی اَساس
96. تحفظِ ناموسِ رسالت
97. اَسیرانِ جمالِ مصطفیٰ ﷺ

F. ختمِ نبوت

98. مناظرۂ ڈنمارک
99. عقیدۂ ختمِ نبوت اور فتنۂ قادیانیت
100 عقیدۂ ختمِ نبوت اور مرزا غلام احمد قادیانی
101. مرزائے قادیان اور تشریعی نبوت کا دعویٰ
102. مرزائے قادیان کی دماغی کیفیت
103. عقیدۂ ختمِ نبوت اور مرزائے قادیان کا متضاد موقف

G. عبادات

104. اَرکانِ اِسلام
105. فلسفۂ نماز
106. آدابِ نماز
107. نماز اور فلسفۂ اِجتماعیت
108. نماز کا فلسفۂ معراج
109. فلسفۂ صوم
110. فلسفہ و اَحکامِ حج

H. فقہیات

111. نص اور تعبیرِ نص
112. تحقیقِ مسائل کا شرعی اُسلوب
113. اِجتہاد اور اُس کا دائرۂ کار
114. عصرِ حاضر اور فلسفۂ اِجتہاد
115. تاریخِ فقہ میں ہدایہ اور صاحبِ ہدایہ کا مقام
116. الحکم الشرعی
117. منہاجِ شریعت

I. رُوحانیات

118. اِطاعتِ الٰہی
119. ذکرِ الٰہی
120. محبتِ الٰہی
121. خشیتِ الٰہی اور اُس کے تقاضے
122. حقیقتِ تصوّف (جلد اوّل)
123. اِسلامی تربیتی نصاب (جلد اوّل)
124. اِسلامی تربیتی نصاب (جلد دُوُم)
125. سلوک و تصوف کا عملی دستور
126. اَخلاقُ الانبیاء
127. تذکرے اور صحبتیں
128. حسنِ اَعمال
129. حسنِ اَحوال
130. حسنِ اَخلاق
131. صفائے قلب و باطن
132. فسادِ قلب اور اُس کا علاج
133. زندگی نیکی اور بدی کی جنگ ہے
134. ہر شخص اپنے نشۂ عمل میں گرفتار ہے
135. ہمارا اَصلی وطن
136. تربیت کا قرآنی منہاج
137. جرم، توبہ اور اِصلاحِ اَحوال

Presented by www.ziaraat.com

138. طبقات العباد

139. حقیقتِ اعتکاف

J. اَوراد و وظائف

140. الفیوضات المحمدیة ﷺ

141. الأذکار الإلٰہیة

142. دلائل البرکات فی التحیات و الصلوات

143. مناجاتِ امام زین العابدین علیہ السلام

K. علمیات

144. اسلام کا تصورِ علم

145. علم ..... توجیہی یا تخلیقی

146. دینی اور لادینی علوم کے اِصلاح طلب پہلو

147. تعلیمی مسائل پر انٹرویو

L. اِقتصادیات

148. معاشی مسئلہ اور اُس کا اِسلامی حل

149. بلاسود بینکاری کا عبوری خاکہ

150. بلاسود بینکاری اور اِسلامی معیشت

151. بجلی مہنگی کیوں؟ IPPs کا معاملہ کیا ہے؟

M. جہادیات

152. حقیقتِ جہاد

153. جہاد بالمال

154. فلسفۂ شہادتِ اِمام حسین علیہ السلام

155. شہادتِ اِمام حسین علیہ السلام (حقائق و واقعات)

156. شہادتِ اِمام حسین علیہ السلام: ایک پیغام

157. ذبحِ عظیم (ذبحِ اسماعیل علیہ السلام سے ذبحِ حسین علیہ السلام تک)

N. فکریات

158. قرآنی فلسفۂ انقلاب (جلد اول)

159. قرآنی فلسفۂ انقلاب (جلد دوم)

160. اِسلامی فلسفۂ زندگی

161. فرقہ پرستی کا خاتمہ کیونکر ممکن ہے؟

162. منہاجُ الافکار (جلد اوّل)

163. منہاجُ الافکار (جلد دُوم)

164. منہاجُ الافکار (جلد سوم)

165. ہمارا دینی زوال اور اُسکے تدارک کا سہ جہتی منہاج

166. اِیمان پر باطل کا سہ جہتی حملہ اور اُس کا تدارک

167. دورِ حاضر میں طاغوتی یلغار کے چار محاذ

168. خدمتِ دین کی توفیق

169. قرآنی فلسفۂ تبلیغ

170. اِسلام کا تصورِ اِعتدال و توازن

171. نوجوان نسل دین سے دُور کیوں؟

172. تعلیماتِ اِسلام

173. تحریکِ منہاج القرآن: ''اَفکار و ہدایات''

174. تحریکِ منہاج القرآن: انٹرویوز کی روشنی میں

175. تحریکِ منہاج القرآن کی اِنقلابی فکر

176. روایتی سیاست یا مصطفوی اِنقلاب ..... !

177. اِجتماعی تحریکی کردار کے چار عناصر

178. اَہم انٹرویو

O. اِنقلابیات

179. نظامِ مصطفیٰ (ایک اِنقلاب آفریں پیغام)

180. حصولِ مقصد کی جدّ و جہد اور نتیجہ خیزی

181. پیغمبرانہ جدّ و جہد اور اُس کے نتائج

182. پیغمبرِ اِنقلاب اور صحیفۂ اِنقلاب

183. قرآنی فلسفۂ عروج و زوال

184. باطل قوتوں کو کھلا چیلنج

185. سفرِ اِنقلاب

186. مصطفوی اِنقلاب میں طلبہ کا کردار

187. سیرتُ النبی ﷺ اور اِنقلابی جدّ و جہد

188. مقصدِ بعثتِ انبیاء علیہم السلام

P. سیاسیات

189. سیاسی مسئلہ اور اُس کا اِسلامی حل

190. تصورِ دین اور حیاتِ نبوی ﷺ کا سیاسی پہلو

191. نیو ورلڈ آرڈر اور عالمِ اِسلام

192. آئندہ سیاسی پروگرام

Q. قانونیات

193. میثاقِ مدینہ کا آئینی تجزیہ

194. اِسلامی قانون کی بنیادی خصوصیات

195. اِسلامی اور مغربی تصورِ قانون کا تقابلی جائزہ

196. اِسلام میں سزائے قید اور جیل کا تصور

R. شخصیات

197. پیکرِ عشقِ رسول: سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ

198. فضائل و مراتبِ سیدنا فاروقِ اَعظم رضی اللہ عنہ

199. حبِ علی کرم اللہ وجہہ الکریم

200. سیرتِ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا

201. سیرتِ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

202. سیرتِ سیدۂ عالم فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا

203. شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور فلسفۂ خودی

204. حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں (بریلوی) کا علمی نظم

205. اِقبالؒ کا خواب اور آج کا پاکستان

206. اِقبالؒ اور پیغامِ عشقِ رسول ﷺ

207. اِقبال اور تصورِ عشق

208. اِقبال کا مردِ مومن

S. اِسلام اور سائنس

209. اِسلام اور جدید سائنس

210. تخلیقِ کائنات (قرآن اور جدید سائنس کا تقابلی مطالعہ)

211. اِنسان اور کائنات کی تخلیق و اِرتقاء

212. اَمراضِ قلب سے بچاؤ کی تدابیر

213. شانِ اَولیاء (قرآن اور جدید سائنس کی روشنی میں)

T. عصریات

214. اِسلام میں اِنسانی حقوق

215. حقوقِ والدین

216. اِسلامی معاشرہ میں عورت کا مقام

217. عصرِ حاضر کے جدید مسائل اور ڈاکٹر محمد طاہر القادری

U. عربی کتب

218. معهد منهاج القرآن

219. التصوّر الإسلامي لطبيعة البشرية

220. نهج التربية الإجتماعية في القرآن الكريم

221. التصوّر التشريعي للحكم الإسلامي

222. فلسفة الإجتهاد و العالم المعاصر

223. الجريمة في الفقه الإسلامي

224. منهاج الخطبات للعيدين و الجمعات

Presented by www.ziaraat.com

225. قواعدُ الإقتصادِ فی الإسلام

226. الإقتصاد الأربوی و نظام المصرف فی الإسلام

V. انگریزی کتب

227. Irfan-ul-Qur'an (English Translation of the Holy Qur'an, Part 1)
228. Sirat-ur-Rasul ﷺ, vol. 1
229. The Ghadir Declaration
230. The Awaited Imam
231. Creation of Man
232. Islamic Penal System and its Philosophy
233. Beseeching for Help (*Istighathah*)
234. Islamic Concept of Intermediation (*Tawassul*)
235. Real Islamic Faith and the Prophet's Stature
236. Greetings and Salutations on the Prophet (ﷺ)
237. Spiritualism and Magnetism
238. Islam on Prevention of Heart Diseases
239. Islamic Philosophy of Human Life
240. Islam in Various Perspectives
241. Islam and Christianity
242. Islam and Criminality
243. Qur'anic Concept of Human Guidance
244. Islamic Concept of Human Nature
245. Divine Pleasure
246. Qur'anic Philosophy of Benevolence (*Ihsan*)
247. Islam and Freedom of Human Will
248. Islamic Concept of Law
249. Philosophy of Ijtihad and the Modern World
250. Qur'anic Basis of Constitutional Theory
251. Islam - The State Religion
252. Legal Character of Islamic Punishments
253. Legal Structure of Islamic Punishments
254. Classification of Islamic Punishments
255. Islamic Philosophy of Punishments
256. Islamic Concept of Crime
257. Qur'an on Creation and Expansion of the Universe
258. Creation and Evolution of the Universe
259. Virtues of Sayyedah Fatimah (سلام اللہ علیہا)

Received with Thanks from Brother Hasan Sajjad. Electronic Copy made for our children + Momineen living abroad.

S. Nazar Alias

22.7.2009

Presented by www.ziaraat.com

Received
with Thanks from
Brother Hasan Sajjad.
Electronic Copy made
for our children +
Momineen living abroad.
S. Nazar Abbas
22.7.2009

225. قواعد الإقتصاد فی الإسلام

226. الإقتصاد الأربوی و نظام المصرفی الإسلام

V. انگریزی کتب

227. Irfan-ul-Qur'an (English Translation of the Holy Qur'an, Part 1)
228. Sirat-ur-Rasul ﷺ, vol. 1
229. The Ghadir Declaration
230. The Awaited Imam
231. Creation of Man
232. Islamic Penal System and its Philosophy
233. Beseeching for Help (*Istighathah*)
234. Islamic Concept of Intermediation (*Tawassul*)
235. Real Islamic Faith and the Prophet's Stature
236. Greetings and Salutations on the Prophet (ﷺ)
237. Spiritualism and Magnetism
238. Islam on Prevention of Heart Diseases
239. Islamic Philosophy of Human Life
240. Islam in Various Perspectives
241. Islam and Christianity
242. Islam and Criminality
243. Qur'anic Concept of Human Guidance
244. Islamic Concept of Human Nature
245. Divine Pleasure
246. Qur'anic Philosophy of Benevolence (*Ihsan*)
247. Islam and Freedom of Human Will
248. Islamic Concept of Law
249. Philosophy of Ijtihad and the Modern World
250. Qur'anic Basis of Constitutional Theory
251. Islam - The State Religion
252. Legal Character of Islamic Punishments
253. Legal Structure of Islamic Punishments
254. Classification of Islamic Punishments
255. Islamic Philosophy of Punishments
256. Islamic Concept of Crime
257. Qur'an on Creation and Expansion of the Universe
258. Creation and Evolution of the Universe
259. Virtues of Sayyedah Fatimah (سلام اللہ علیہا)

Presented by www.ziaraat.com